ناشر: ولی العصر ٹرسٹ ـ رتہ متہ
ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

علیؑ فی القرآن

(قرآن میں علیؑ)

○

شواہد التنزیل ص۴۲ ، ص۴۳ کے مطابق نبی کونین کا ارشاد گرامی ہے۔

آیات قرآن کے چار حصے ہیں۔

۱ـــــ ایک حصہ بالخصوص ہم اہلبیت کے لیے ہیں۔

۲ـــــ ایک حصہ بالخصوص ہمارے اعداء کے لیے ہے۔

۳ـــــ ایک حصہ میں حلال و حرام ہے۔

۴ـــــ ایک حصہ میں فرائض و احکام ہیں۔

یاد رکھو، علی کے حق میں قرآن کی بہترین آیات ہیں۔

○ بحوالہ سابقہ یزید ابن رومان سے منقول ہے

قرآن کا جتنا حصہ فضائل علی میں نازل ہوا ہے اور کسی کے حق میں نازل نہیں ہوا۔

○ بحوالہ سابقہ عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ سے مروی ہے۔

قرآن میں حضرت علی کے فضائل میں اتنی ایسی آیات نازل ہوئی جن میں

آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۶ کے مطابق جناب عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے حضرت علیؑ میں تین سو سے زائد آیات نازل ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وآلہ الائمۃ الطاہرین

اللہ کی رحمت اور قسیم النار والجنۃ حضرت علیؑ کی قبولیت کا امیدوار صادق ابن محمد حسینی شیرازی عرض پرداز ہے کہ زیر نظر مجموعہ میں تمام وہ آیات قرآنیہ پیش کی گئی ہیں جو از روئے تنزیل، تاویل یا مصداق صرف اور صرف حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جنہیں میں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ کتب اہل سنت سے نقل کیا ہے۔

ان کتب میں سے میرا زیادہ انحصار اور اعتماد، حاکم حسکانی حنفی کی تالیف شواہد التنزیل۔ سید ہاشم بحرانی کی کتاب غایۃ المرام سے صرف وہ آیات ہیں جو انہوں نے کتب اہلسنت سے نقل کی ہیں اور علامہ سلیمان حنفی قندوزی کی کتاب ینابیع المودۃ پر رہا ہے۔ ان تین کتب کے علاوہ دیگر کتب سے بھی حسب استطاعت لیا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ میں نے ان آیات کو جو کتب شیعہ میں حضرت علیؑ کے حق میں بتائی گئی ہیں نقل نہیں کیا ہے۔ البتہ کتب شیعہ میں ایسی روایات جو کتب اہلسنت میں بھی موجود ہیں انہیں ضرور نقل کیا ہے۔ اس میں میرا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ میری زیر نظر کتاب میں صرف وہی روایات جمع کی جائیں جو اہلسنت نے روایت کی ہیں یہ بھی خیال رہے کہ بعض آیات تو ایسی بھی ہیں جنکے متعلق کتب اہلسنت میں روایات و احادیث کے اس لحاظ سے انبار لگے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل

ہوئی۔ لیکن میں نے اختصار کے پیش نظر کثیر تعداد کی روایات میں سے ایک دو احادیث پر اکتفا کی ہے میں نے تو ایک راستہ ہموار کیا ہے امید ہے میرے بعد آنیوالے علماے اعلام اس طرف توجہ فرما کر اس کمی کو پورا کر دیں گے انشاء اللہ۔

علاوہ ازیں چونکہ وقت تالیف میرے پاس کتب کا وافر ذخیرہ موجود نہیں تھا اس لیے تمام وہ آیات جو حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کو بھی کماحقہ جمع نہیں کر سکا۔

مجھے یہ بھی امید ہے کہ میرے بعد آنیوالے صاحب استطاعت علماء اسطرف بھی ضرور توجہ فرمائیں گے اور میری مالی بے بضاعتی کی اس خامی کو بھی دور کریں گے۔

میری تمام اس محنت اور مشقت کا مقصد صرف اور صرف حضرت علی کی رضا کا حصول ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ راضی ہو گئے تو میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا

کربلائے والے۔ صادق حسینی شیرازی

سُورَةُ الفَاتِحَہ

اس سورۃ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۱)

۲۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۶)

۳۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفاتحہ / ۱

ینابیع المودۃ صـ۶۹ پر علامہ سلیمان قندوزی نے ابن طلحہ حلبی شافعی کی کتاب الدر المنظم کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔

تمام آسمانی کتب کے تمام اسرار قرآن میں ہیں۔ قرآن کے تمام اسرار سورۃ فاتحہ میں ہیں اور فاتحہ کے تمام اسرار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہیں۔ بسم اللہ کے تمام اسرار بائے بسم اللہ میں ہیں۔ اور بائے بسم اللہ میں جو کچھ ہے وہ نقطہ بائے بسم اللہ میں ہے۔ اور حضرت علی نے فرمایا ہے۔ بائے بسم اللہ کا نقطہ میں ہوں۔

مؤلف ——— آپ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح نقطہ کے بغیر بائے بسم اللہ مہمل اور بے معنی حرف رہ جاتا ہے اسی طرح میرے بغیر قرآن کا سمجھنا بھی مہمل اور بے معنی ہے۔ یعنی میں قرآن ناطق ہوں۔ اور قرآن پر ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے ساتھ مجھ پر ایمان نہ لایا جائے۔ کیونکہ اسلام کو حضرت علیؑ کے جہاد نے استحکام و استقامت بخشی ہے۔ حدیث نبوی میں ہے۔ اللہ نے تکمیل دین کی بنیاد ولایت علی کے اقرار کو قرار دیا ہے۔ اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کر اللہ نے اتمام نعمت فرما کر دین اسلام پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ آج تم پر اپنی نعمت کامل کر دی۔ اور آج تمہارے اسلام پر راضی ہوں۔ گویا۔

○ ولایت علی کے بغیر دین ناقص ہے۔

○ ولایت علی کے بغیر نعمت الہیہ نامکمل ہے

○ اور ولایت علی کے بغیر اسلام ہی نہیں۔

اس حدیث شریف کا مقتضی یہ ہے کہ قرآن میں موجود سورہ کے آغاز یا درمیان میں جہاں بھی بسم اللہ موجود ہے اسی کا نقطہ با حضرت علی ہیں۔ اور قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ اور ایک سو چودہ بسم اللہ ہیں۔ بنا بریں حق تو یہ تھا کہ بسم اللہ کے متعلق علیحدہ علیحدہ کچھ عرض کیا جاتا۔ لیکن خوف تطویل کے پیش نظر ہم صرف پہلی بسم اللہ کے متعلق کچھ عرض کر کے بقیہ کی تفصیل دیگر فضلائے مبرزین پر چھوڑتے ہیں۔

ینابیع المودۃ علامہ سلیمان قندوزی نے حکیم ترمذی محمد ابن علی کے رسالہ الفتح المبین سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے۔

ایک رات حضرت علی نے بائے بسم اللہ کے نقطہ کی تفسیر بیان فرمانا شروع کی صبح نمودار ہو گئی لیکن نقطۂ بائے بسم اللہ کی تفسیر ختم نہ ہو سکی۔ الخ۔

۲- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ فاتحہ ۱

غایۃ المرام میں ابراہیم ابن محمد حموینی شافعی کی۔ فرائد السمطین۔ سے خثیمہ جعفی سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ سے میں نے سنا ہے کہ

○ ہم اللہ کے مختار ہیں۔

○ ہم واضح اور غیر مبہم راہ حق ہیں۔

○ اور اللہ کیطرف ہم ہی صراط مستقیم ہیں۔

○ غایۃ المرام میں ثعلبی کی تفسیر کشف البیان فی تفسیر القرآن۔ کے حوالہ سے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں مسلم ابن حیان سے منقول ہے کہ۔

میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ

اھدنا الصراط المستقیم میں صراط مستقیم سے۔ محمد و آل محمد کی راہ حق مراد ہے

○ غایۃ المرام میں وکیع ابن جراح کی تفسیر کے حوالے سے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اھدنا الصراط المستقیم کے متعلق فرمایا ہے۔ اے لوگو دعا مانگا کرو۔ اے اللہ! ہمیں محبت محمد و آل محمد کی ہدایت دے۔

اھدنا الصراط المستقیم کا یہی معنی اور بھی متعدد مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے۔

مثلاً۔ السید ابوبکر شافعی نے۔ رشفۃ الصادی میں۔ اور علامہ سلیمان قندوزی نے ینابیع المودہ میں متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

۲۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۶ از حافظ حسکانی میں عبدالرحمن ابن زید ابن اسلم نے اپنے باپ زید ابن اسلم سے روایت کی ہے کہ۔ منعم علیہم لوگوں کا راستہ سے مراد آنحضور اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت علی اور آپ کے شیعوں کا راستہ ہے۔

سُورَۃُ البَقَرَۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کی مدح وثنا کی گئی ہے۔

۱۔ ھدی للمتقین (۲)

۲۔ واولئک ھم المفلحون (۵)

۳۔ واذا قیل لھم امنوا کما آمن الناس (۱۳)

۴،۵ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم۔ انما نحن مستھزؤن۔ اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (۱۴، ۱۵)

۶۔ وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھر (۲۵)

۷۔ فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیھم (۳۷)

۸۔ وارکعوا مع الراکعین (۴۳)

۹۔ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین (۴۵)

۱۰۔ الذین یظنون انھم ملقوا ربھم وانھم الیہ راجعون (۴۶)

۱۱۔ وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون (۵۷)

۱۲۔ واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ (۵۸)

۱۳ــ واذ استسقی موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر (٦٠)
۱۴ــ والذین آمنوا وعملوا الصالحات اولٰئك اصحاب الجنة (۸۲)
۱۵ــ واذ ابتلیٰ ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماماً (۱۲۴)
۱۶ــ یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم (۱۴۲)
۱۷ــ وکذٰلك جعلناکم امة وسطاً (۱۴۳) وان کانت لکبیرة الا علی الذین هدی الله (۱۴۳)
۱۸ــ یا ایها الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلاة (۱۵۳)
۱۹ــ وبشر الصابرین (الیٰ) واولٰئك هم المهتدون (۱۵۵-۱۵۷)
۲۰ــ اذ تبرأ الذین اتبعوا ورأو العذاب وتقطعت بهم الاسباب (۱۶۶)
۲۱ــ یا ایها الذین امنوا کلوا من طیبات مارزقناکم (۱۷۲)
۲۲ــ واتی المال علیٰ حبه ذوی القربیٰ (۱۷۷)
۲۳ــ یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم القصاص (۱۷۸)
۲۴ــ یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام (۱۸۳)
۲۵ــ ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله (۲۰۷)
۲۶ــ یا ایها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافه (۲۰۸)
۲۷ــ والله یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم (۲۱۳)
۲۸ــ تلك الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض (۲۵۳)
۲۹ــ یا ایها الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم (۲۵۴)

٣٠ــــ فقد استمسك بالعروة الوثقىٰ (٢٥٦)

٣١ــــ مثل الذين ينفقون اموالهم فى سبيل الله (٢٦١)

٣٢ــــ ومثل الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله (٢٦٥)

٣٣ــــ يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم (٢٦٧)

٣٤ــــ يؤتى الحكمة من يشاء ومن يوت الحكمة فقد اوتى خيرا كثيرا (٢٦٩)

٣٥ــــ الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية (٢٧٤)

٣٦ــــ ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلاة (٢٧٧)

٣٧ــــ يا ايها الذين امنوا اذا تداينتم (٢٨٢)

٣٨ــــ آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمومنون (٢٨٥)

سُورَۃُ البَقَرَۃ
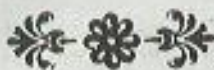
۱۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ | متقین کا ہادی ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۶۶ حافظ حاکم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلۂ سند کے ذریعہ عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ــــ ذلک الکتاب لا ریب فیہ یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اللہ کیطرف سے نازل شدہ ہے۔ ھدیً یعنی بیان اور نور ہے۔ للمتقین۔ یعنی علی ابن ابیطالب جس نے ایک لمحہ کے لیے بھی نہ تو شرک کیا ہے اور نہ ہی کسی بُت کے چرن چھوئے ہیں۔ خالصۃً للہ عبادت خدا کی ہے۔ علی ابن ابیطالب اور انکے شیعہ بلا حساب داخل جنت ہونگے۔

مولف ــــ تقویٰ کے بہت زیادہ مراتب ہیں۔ اور حضرت علی تقویٰ کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھے ہر حیثیت میں ہر اعتبار سے کسی جگہ اور کسی وقت بھی دست علی سے دامن تقویٰ نہیں چھوٹا۔

اگر متقین کا کوئی کامل ترین فرد مصداق ہے تو وہ صرف اور صرف علی ابن ابیطالب کی ذاتِ گرامی صفات ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت سے بڑھ کر کوئی اور تائید و تصدیق نہیں ہو سکتی۔

۴۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔	وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہیں ۔

بقرہ ۵

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۹ حافظ حاکم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ ۔ مجھے سلمان خیر (سلیمان فارسی) نے کہا ہے ۔ یا علیؑ جب کبھی میں آنحضور کی خدمت میں ہوتا تھا اور آپ تشریف لاتے تھے تو آپ کو آتا ہوا دیکھ کر نبی کریم فرماتے تھے اے سلمان یہ آنیوالا شخص اور اس کا گروہ ہی قیامت کے روز سرفراز ہوگا ۔

مولف ——— لغت عرب کے قواعد سے آشنا حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ سرور انبیاء کا یہ جملہ ——— یا سلمان ہذا وحزبہ ہم المفلحون ۔ قواعد زبان کی رو سے حصر ہے ۔ یعنی آنحضور نے فلاح کو حضرت علیؑ اور آپ کے حزب میں محصور فرما دیا ہے ۔ گویا ان کے علاوہ فلاح اور کسی جگہ سے ہی نہیں کیونکہ ۔ ہذا وحزبہ مبتدا ہے ۔ اور المفلحون خبر ہے ۔ مبتدا اور خبر کے درمیان ہُم ۔ ضمیر فصل کا فاصلہ اور المفلحون خبر کو معرف باللام کیا گیا ہے ۔ جو از روئے قواعد زبان دلیل حصر ہوتی ہے ۔

نبی کریم نے جناب سلمان کے سامنے ۔ ھذا وحزبہ ہم المفلحون میں اسطرح حصر فرمایا ہے جسطرح ذات احدیت نے آیت زیر عنوان میں حروف حصر استعمال فرمائے ہیں ۔ اُولٰئك علی ھدًی من ربھم و اُولٰئك ھم المفلحون آنحضور کے حصر اور ذات احدیت کے حصر میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ دونوں جگہ مبتداء اور خبر کے مابین ۔ ہُم ۔ ضمیر فصل کا فاصلہ ہے اور دونوں جگہ خبر مفلحون کو معرف باللام کر کے المفلحون کہا گیا ہے ۔

۳- اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ.

(بقرہ: ۱۳)

جب ان سے کہا جائے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۔ ، حافظ حاکم حسکانی حنفی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ جناب عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جسطرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں ۔ میں دوسرے لوگوں سے مراد حضرت علی ابن ابیطالب جعفر طیار جناب حمزہ ، سلمان ، ابوذر ، عمار ، مقداد اور حذیفہ ابن یمان وغیرہ ہیں۔

مولف ——— یعنی لفظ الناس سے مراد یہی مذکورہ بالا افراد جیسے ہیں ۔ اور کون نہیں جانتا کہ یہ سب لوگ حزب امیر المومنین علی ابن ابیطالب میں تھے ۔

۴- وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ. اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ.

(بقرہ ۱۴، ۱۵)

جب یہ لوگ اہل ایمان سے ملیں گے تو کہیں گے ہم تو ایمان لا چکے ہیں۔ اور جب اپنے شیاطین کے پاس جائیں گے تو کہیں گے ہم تو آپ کے ساتھ ہیں ، ان کا تو صرف مذاق اڑاتے ہیں ۔ اللہ بھی ان کا مذاق اڑائیگا ۔ اور انہیں گمراہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۔ حافظ حاکم حسکانی حنفی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابو العباس علوی نے اپنے سلسلۂ سند کے ذریعہ مقاتل سے اور مقاتل نے محمد حنفیہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی امیر المومنین بیرون مدینہ سے تشریف لا رہے تھے ان کے ساتھ سلمان فارسی ، عمار ، صہیب ، مقداد اور ابوذر بھی تھے ۔

میں ان کی ملاقات عبداللہ ابن ابی ابن سلول منافق سے ہو گئی۔ جو اپنے تمام ساتھیوں
کے ہمراہ تھا۔ عبداللہ نے حضرت علی کو دیکھ کر کہا اے سید بنی ہاشم۔ وصی رسول برادر
نبی داماد نبوت۔ اور ابو الحسنین جس نے اپنی جان و مال آنحضور پر صرف کر دیا ہے خوش آمدید
آپ نے فرمایا اے ابی پر نفاق کتنی بری بات ہے۔ اچھا ہوتا اگر اسے چھوڑ دیتا
میں گواہی دیتا ہوں کہ تو منافق ہے۔ ابی نے کہا میری باتیں سن کر بھی آپ مجھے منافق کہہ
رہے ہیں حالانکہ بخدا! میں آپ اور آپ کے اصحاب کے خلوص کا دل سے قائل ہوں
حضرت علی نے فرمایا۔ بخدا تو منافق ہے۔

پھر حضرت علی آنحضور کے پاس گئے اور تمام ماجرا بیان کیا ——— ذات احدیت
کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی۔ اذا لقوا الذین امنو۔ یعنی جب ابن ابی حضرت
علی جیسے تصدیق قرآن کرنیوالے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم تو ایمان لا چکے ہیں۔
یعنی نبی اکرم اور قرآن کی تصدیق کرتے ہیں ——— مگر جب اپنے شیاطین کے پاس
جاتے ہیں ——— یعنی منافقین کی بزم میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ——— ہم تو آپ
کے ساتھ ہیں ——— یعنی کفر و شرک میں ہمارا وہی راستہ ہے جو آپ کا ہے ——— ہم تو
ان کا مذاق اڑاتے ہیں ——— یعنی حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔
اللہ نے بطور جواب ان سے فرمایا ہے کہ اگر یہ لوگ حضرت علی اور ان کے ساتھیوں
کے ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں تو قیامت میں اللہ بھی ان کے اس مذاق کا بدلہ لینے
کی خاطر ان کا مذاق اڑائیگا۔

غایۃ المرام میں سید ہاشم بحرانی نے اہلسنت کے ایک عالم کبیر حنبلی کی تفسیر
کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اللہ بھی ان کا مذاق اڑائیگا۔ یعنی قیامت میں اللہ ان لوگوں
کو حضرت علی اور آپ کے ساتھیوں سے کئے گئے مذاق کے جواب میں ان کا مذاق

اڑائے گا۔

جناب عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تمام بنی آدم کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیگا۔ جب لوگ گزرنے لگیں گے تو مومنین پل صراط عبور کرتے جائیں گے اور منافقین جہنم میں گرتے جائیں گے۔ ذات احدیت کیطرف سے داروغہ جہنم کو حکم ہوگا کہ منافقین کا مذاق اڑا۔ چنانچہ جہنم سے جنت کا ایک دروازہ کھولے گا اور منافقین کو پکارے گا کہاں جاتے ہو ادھر آؤ۔ وہ جہنم سے جنت کی طرف دوڑیں گے۔ اور جہنم کے ستر سمندروں سے تیر کر کے جنت کے دروازہ پر پہنچ جائیں گے اور جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرینگے تو داروغہ جہنم جنت کا وہ دروازہ بند کر دیگا اور اس کی مخالف سمت میں دوسرا دروازہ کھول دے گا۔ پھر یہ لوگ اس دروازہ کی طرف لپکیں گے۔ جب وہاں پہنچیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور تیسری سمت میں تیسرا دروازہ کھولیگا۔ ان لوگوں کے ساتھ یہی سلسلہ ہمیشہ تک رہیگا۔

(۵) بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

(بقرہ: ۲۵)

ان لوگوں کو ایسی جنات کی بشارت دے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی جو ایمان لا چکے ہیں اور اعمال صالحہ کئے ہیں جب بھی انہیں میوہ جات سے رزق ملے گا تو یہ لوگ کہیں گے کہ یہ میوہ جات تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں۔ حالانکہ قبل ازیں انہیں ان کے مشابہ دیئے گئے تھے۔ ان کو جنت میں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور یہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے

○ غایۃ المرام ص۴۲۳ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے علمائے اہلسنت کے صف اول کے عالم حبری کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں ایسی آیت جو صرف آنحضور اور آپ کے اہلبیت کے لیے نازل ہوئی ہے جنہیں لوگوں میں سے اور کوئی بھی شریک نہیں، یہ سورہ بقرہ میں ہے ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو بشارت دیدے۔ الخ۔

یہ حضرت علیؑ، حضرت حمزہؓ، جناب جعفرؓ، اور عبیدہ ابن الحارثؓ ابن عبدالمطلبؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۶۔ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔
(بقرہ: ۳۷)

حضرت آدمؑ نے اللہ سے کچھ کلمات حاصل کر کے معذرت کی اور اللہ نے معذرت قبول کرلی اللہ تواب اور رحیم ہے۔

غایۃ المرام ص۳۹۳ پر علامہ سید ہاشم بحرانی نے مناقب مغازلی شافعی کے حوالہ سے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ سعید ابن جبیر سے سعید نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

نبی اکرمؐ سے ان کلمات کی بابت سوال کیا گیا جو حضرت آدمؑ کو معذرت کرنے کی خاطر تعلیم کئے گئے تھے، آپ نے جواب دیا، حضرت آدمؑ کو یہ دعا تعلیم کی گئی تھی بحق محمد و علی و فاطمہ والحسن والحسین الا ماتبت علی ــ اللہ نے معذرت آدمؑ قبول کرلی۔

○ غایۃ المرام ص۳۹۳ پر علامہ بحرانی نے علمائے اہلسنت کے صف اول کے عالم قاضی ابو عمرو عثمان ابن احمد کے ذریعہ عبداللہ ابن عباس سے اور عبداللہ

نے آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جب حضرت آدم ترکِ اولیٰ کے مرتکب ہوئے تو آپ نے سوئے عرش دیکھا آپ کو عرش کے گرد کچھ تصویریں نظر آئیں بارگاہ خالق میں عرض کیا۔ بارالٰہا مجھے اپنے جیسی کچھ مخلوق نظر آ رہی ہے یہ کون ہیں ؟

ذات احدیت نے فرمایا۔ اے آدم ان تصاویر میں سے دو تیری ذریت سے ہونگے۔ جن میں سے ایک کا نام محمد ہوگا۔ نبوت کا آغاز تجھ سے ہوگا اور اختتام اس پر ہوگا۔ دوسرا اس کا بھائی ہے اس کا نام علی ہوگا۔ میں محمد کی تائید اور نصرت اسی کے ہاتھوں کروں گا۔ ان کے گرد جو انوار ہیں وہ اسی نبی کی ذریت سے ہیں، جو اس کے بھائی علی اور اس کی بیٹی فاطمہ سے ہونگے۔ اس کی فاطمہ بیٹی سیدۃ النساء ہوگی۔ میں اس فاطمہ اور اس کی ذریت کو آتش جہنم سے دور رکھوں گا۔ جس دن کوئی نسب اور رشتہ نہیں ہوگا اس دن بھی میرے محمد کا نسب اور رشتہ برقرار رہیگا۔ حضرت آدم نے اللہ کی اس نعمت پر اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔ جس کے جواب میں ذات احدیت نے ملائکہ کو سجدہ آدم کا حکم دیا۔

۷- اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔ (البقرہ: ۴۳)	نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔

مناقب خطیب خوارزمی صفحہ ۱۸۹ میں موفق ابن احمد نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

ارکعوا مع الراکعین۔ صرف اور صرف نبی اکرم اور حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ سب سے پہلے نمازی اور رکوع کرنیوالے یہی دو ہی تھے۔

۸۔ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔ (بقرہ : ۴۵)

نماز اور روزہ سے مدد حاصل کرو۔ نماز انکساری کرنے والوں کے سوا ہر ایک کے لیے بہت بھاری ہے۔

شواہد التنزیل از حافظ حاکم حسکانی میں مذکور ہے کہ مجھے ابوبکر سبیعی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

نماز میں خشوع و خضوع اور انکساری کرنے والے آنحضور اور حضرت علیؑ ہی ہیں۔

۹۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (بقرہ : ۴۶)

وہ لوگ جو اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ انہیں دربار خالق میں جانا ہے اور ان کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

غایۃ المرام ص۳۹۹ میں علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علیؑ، عثمان ابن مظعون، عمار یاسر اور ان کے دیگر ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱۰۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (بقرہ : ۵۷)

ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا یہ تو اپنے پر ہی ظلم کرتے رہے۔

ینابیع المودہ ص۳۵۸ میں علامہ سلیمان قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ: ذات احدیت اس بات سے کہیں عظیم تر، اجل اور ارفع ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے۔ خلاق عالم نے اپنی ذات کو ہم اہلبیت میں شمار کر کے اپنی طرف ظلم کی نسبت دی ہے اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے پر ظلم کیا ہے۔ گویا خداوند عالم نے ہمارے پر ظلم کو اپنی ذات پر ظلم سے تعبیر کیا ہے۔

۱۰- اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(بقرہ: ۵۸)

جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں چلے جاؤ اور جو چاہو تر و تازہ کھاؤ۔ البتہ دروازہ میں داخل ہوتے ہوئے ذرا سا سر بصورت سجدہ جھکا کر چلو اور حطۃ۔ کہتے جاؤ ہم تمہارے تمام گناہ معاف کر دینگے اور تم میں سے جو محسن ہیں ان کی نوازشات میں مزید اضافہ کرینگے۔

تفسیر در منثور میں علامہ جلال الدین سیوطی نے اسی آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔ اس امت میں ہماری مثال کشتی نوح اور باب حطہ کی مانند ہے۔

۱۲- اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔

(بقرہ: ۲)

جب حضرت موسیٰ نے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پہ لگاؤ تو اس سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص۲۳ ابوالحسن فقیہ محمد ابن علی ابن شاذان کی المناقب المائۃ کے حوالے ابن عباس سے۔ ابن عباس نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے۔

جابر نے آنحضور کی خدمت میں عرض کیا۔ آقا! آپ کے بعد آئمہ کی تعداد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جابر تو نے بہت اہم سوال کیا ہے اور گویا تمام اسلام کا سوال ہے جابر میرے بعد ائمہ کی تعداد ان چشموں کی تعداد کے برابر ہوگی جو حضرت موسیٰ کے پیے عصا

اسکے بعد چھوڑتے تھے۔

۱۳۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (بقرہ: ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے وہی اصحاب جنت ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹۰ میں حافظ حاکم حسکانی نے ابو حجیفہ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورہ بقرہ کی ان آیات میں سے جو نبی کریم، حضرت علیؑ اور آپ کے اہل بیت کے لیے بالخصوص نازل ہوئی ہیں ایک یہ آیت بھی ہے جو صرف اور صرف حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ علی ہی اوّل مومن اور پہلا نمازی ہے۔

مولف:۔ یہ آیت مصداق اوّل اور فرد کامل ہونیکی حیثیت سے حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس وقت علی ہی مومن تھا جب کوئی اور نہ تھا۔ گویا حضرت علی ہی واحد اور بلا شرکت غیرے ایمان کے دائرہ میں فرد کامل تھا۔ اور حضرت علی پر صدق ایمان بالاولیۃ بھی ہے اور بالاولویۃ بھی ہے

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹۱ میں حافظ حاکم حسکانی نے لکھا ہے کہ امام ابو طاہر زیادی نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ، حضرت علی میں چار ایسی خصوصیات ہیں جو کسی میں نہیں ہیں۔

۱۔ حضرت علیؑ پہلا وہ انسان تھا جس نے آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی۔

۲۔ حضرت علی ہی وہ ہستی ہے جو ہر جنگ میں علمبردار رہے۔

۳۔ حضرت علی ہی وہ واحد فرد تھے جو جنگ حنین میں اس وقت ثابت قدم رہے تھے جب تمام صحابہ آپ کو چھوڑ گئے تھے۔

۴۔ حضرت علی ہی وہ ہستی ہے جسے آنحضور کی تغسیل و تدفین کی تنہا

سعادت حاصل ہے۔

۱۴۔ وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ۔

(بقرہ: ۱۲۴)

جب اللہ نے حضرت ابراہیم کو چند کلمات سے آزمایا اور آپ نے انہیں مکمل کیا۔

ینابیع المودہ صفحہ ۹۷ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے مفضل سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادق سے سوال کیا کہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

یہ وہی کلمات تھے جو حضرت آدم کو تعلیم کئے گئے تھے اور جن کے واسطے سے آپ نے معذرت کی اور آپ کی معذرت قبول ہوئی اور وہ تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے۔ محمد۔ علی۔ فاطمہؑ۔ حسن اور حسین کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ میرے ترک اولیٰ کو معاف فرما۔ اللہ نے حضرت آدم کا ترک اولیٰ معاف فرما دیا۔

میں نے عرض کیا۔ پھر فاتمھن۔ یعنی انہیں مکمل کیا۔ کا کیا معنی ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ان کلمات کو مکمل کرنے کا معنی یہ ہے کہ حضرت آدم کو صرف پانچ اسماء تعلیم کئے گئے تھے۔ اور حضرت ابراہیم کو بھی تعلیم تو پانچ کئے گئے تھے لیکن حضرت ابراہیم نے امام حسینؑ کے بعد حضرت امام مہدی تک مکمل چودہ کے چودہ گنوا دیئے۔

۱۵۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔

(بقرہ: ۱۲۴)

اللہ نے فرمایا۔ اے ابراہیم میں نے تجھے لوگوں کا امام بنا دیا ہے آپ نے عرض کیا۔ اور میری ذریت میں بھی عہدہ امامت رکھ۔ اللہ نے فرمایا۔ مگر ایک شرط ہے

لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ | تیری ذریت کے ظالم میرے اس عہدہ کو حاصل نہ کر سکیں گے۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۷۰ پر علامہ بحرانی نے ابوالحسن ابن مغازلی کے حوالے سے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ انا دعوۃ ابراھیم میں دعائے ابراہیم کا ثمر ہوں۔

میں نے عرض کیا، آقا، آپ کیسے دعائے ابراہیم کا ثمر ہیں؟

آپ نے فرمایا، جب ذات احدیت نے حضرت ابراہیم کو امامت کی بشارت دی تو آپ نے خوش ہو کر دوسرا سوال کیا کہ کیا میری ذریت سے بھی مجھ جیسے امام ہونگے اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے فرمایا، ابراہیم میں وہ وعدہ نہیں کرتا جسکا ایفا نہ ہو سکے۔ آپ نے عرض کیا بارالہا! ایسا کونسا وعدہ ہے جسکی وفا تجھ سے نہ ہو سکے۔؟

اللہ نے فرمایا۔ تیری ذریت کے کسی ظالم کو عہدہ امامت نہیں دونگا۔ اس وقت حضرت ابراہیم نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرستی سے محفوظ رکھنا اس نے لوگوں کی اکثریت کو گمراہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کا ثمر میں اور علی ہیں ہم میں سے کسی نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ ذات احدیت نے مجھے نبی اور علی کو میرا وصی قرار دیا۔

۱۶۔ قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (بقرہ ۱۴۲) | انہیں بتا دے مشرق و مغرب اللہ کے ہیں، وہی جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۶۳، صفحہ ۹۴ پر حافظ حاکم حسکانی نے اپنے سلسلہ سند

سے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے — اگر تم لوگ علی کو اپنا حکمران بناؤ گے تو اُسے ہادی و مہدی پاؤ گے اور تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے گا۔

۱۷۔ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ (بقرہ ۱۴۳)

اسی طرح ہم نے تمہیں اُمّت وسطیٰ بنایا تاکہ تم لوگوں کے گواہ رہو اور میرا رسول تمہارا گواہ ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۹۲ پر حافظ حاکم حسکانی نے لکھا ہے کہ ہمیں محمد ابن عبداللہ ابن احمد صوفی نے اپنے مسلسل سند سے سلیم ابن قیس سے سلیم نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت میں امت وسطیٰ سے مراد ہم ہی ہیں۔ ہم لوگوں پر شاہد ہیں اور نبی کریم ہمارے شاہد ہیں۔ ہم زمین پر حجت خدا ہیں، اور ہمارے ہی متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں اُمّت وسطیٰ بنایا ہے۔

۱۸۔ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۔ (بقرہ ۱۴۳)

جس قبلہ پر تو تھا اسے ہم نے صرف اس لیے تبدیل کیا کہ ہم معلوم کریں کہ ہمارے رسول کی اتباع کون کرتا ہے اور کون اپنے پچھلے قدموں پر لوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ تحویل قبلہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ نے ہدایت یافتہ کیا ہے

! دوسرے افراد کے لیے بہت بھاری ہے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۳ پر حافظ حاکم حسکانی نے لکھا ہے کہ ہمیں ابوالنصر مفسر نے
[...] سند سے بیان کیا ہے کہ حکام ابو درہم نے حسن سے روایت کی ہے کہ حسن
نے کہا ۔ علی ابن ابیطالب ہدایت یافتہ افراد سے تھے ۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ۔
ہم نے تحویل قبلہ اس لیے کی ۔ الخ ۔ علی ہی پہلا وہ شخص تھا جسے اللہ نے آنحضور کے
ساتھ ہدایت دی ۔ اور پہلا وہ شخص ہے جو آنحضور کے ساتھ ملحق ہوا ۔ حجاج نے حسن سے
کہا ۔ تو تو ابوترابی اور عراقی ہے ۔ حسن نے کہا حقیقت یہی ہے جو میں نے آپ کو بتائی

۱۹- یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ (بقرہ: ۱۵۳)	اے ایمان والو نماز اور روزہ سے مدد حاصل کرو ۔ یقیناً اللہ صابرین کے ساتھ ہے

حافظ ابونعیم نے اپنی تالیف حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۴ پر مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے قرآن میں جس آیت میں یا ایہا الذین
امنو آئے اس میں علی ہی پہلا فرد اور امیر المومنین ہے ۔
مولف ۔۔۔ چونکہ ایسی آیات قرآن کریم میں متعدد اور مختلف مقامات پر ہیں اس لیے
ہم نے ہر جگہ ایک حدیث لکھی ہے ۔

۲۰- وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ	ان صابرین کو بشارت جنت دے جن پر جب مصیبت آئے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے لیے ہیں

رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ (بقرہ ۱۰۰/۱۵۶)

اور اللہ ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے ان پر اللہ کی رحمتیں اور نوازش اسی سے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اہلسنت میں سے ایک جید عالم اپنی تالیف الافکار کے صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علی کو جناب حمزہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ یہ آیت حضرت علی کے اظہار تاسف اور اقرار توحید کا جملہ ہے جسے اللہ نے آیت بنا دیا ہے۔

موقف: چونکہ یہ تینوں آیات بیک وقت نازل ہوئی ہیں اس لیے تینوں ہی حضرت علی کے حق میں ہیں۔

۳۱۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○

(البقرہ: ۱۶۶)

جب وہ لوگ تبرا کریں گے جن کی اتباع کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے اتباع کی تھی اور عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے تمام اسباب نجات ختم ہو جائیں گے۔

حافظ محب الدین نے ذخائر العقبیٰ میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ آل محمد کی ایک کنیز تھی جس کا نام بریرہ تھا۔ وہ آ رہی تھی گلی میں اسے ایک صحابی ملا۔ اس نے دیکھا تو کہنے لگا۔ اے بریرہ اپنا دوپٹہ سنبھال لے۔ محمد و آل محمد کی خدمت تجھے بارگاہ خالق سے نہ بچا سکے گی۔

بریرہ نے گھر آ کر حضور کو یہ بات بتائی۔ آپ انتہائی غصہ کی حالت میں باہر

[...]ف والے ۔ ہمیں آپ کے غصے کا پتہ یوں چل جاتا تھا کہ ایسی حالت میں آپ کی عبا [...]یں پھنسی تھی اور آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے تھے ۔ ہم نے جب آپ کو اس حالت میں دیکھا تو ہم نے فوراً اپنی تلواریں میانوں سے نکال کر عرض کیا ۔ فیصلہ کیا ہے آپ حکم دیں ۔ اگر ہمیں اپنے والدین اور بھائیوں کے قتل کا حکم بھی دیں گے تو ہم تعمیل کریں گے ۔ آپ نے ہمیں کوئی جواب نہ دیا ۔ سیدھے منبر پر تشریف لائے ۔ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا ۔

کچھ لوگ یہ کیوں سمجھتے نہیں کہ ۔ میری خدمت گزاروں کو فائدہ نہ دے گی ۔ میری خدمت یقیناً میرے خدمت گزاروں کو نجات دے گی خواہ ان کی تعداد حکم ۔ اور حاء کے قبیلہ کے برابر کیوں نہ ہو ۔ میں شفاعت کروں گا ۔ میری شفاعت قبول ہوگی ۔ حتیٰ کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی شفاعت کرنے کا مجاز ہوگا ۔ میری وسعت شفاعت کو دیکھ کر ابلیس کے دل میں بھی شفاعت کرانے کا خیال آجائیگا ۔

فیض القدیر میں علامہ مناوی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے ۔ قیامت کے دن ہر نسب اور ذریعہ ختم ہو جائیگا لیکن میرا رشتہ اور میرا واسطہ منقطع نہیں ہوگا ۔

---

۲۲ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۔ (بقرہ : ۱۷۲)

اے ایمان والو ! ہمارے عطا کردہ پاکیزہ رزق سے کھاؤ اور اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکریہ ادا کرو ۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۵ پر علامہ سلیمان قندوزی نے خوارزمی سے ۔ خوارزمی نے

مجاہد اور عکرمہ سے۔ مجاہد اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جس آیت کی ابتدار یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتی ہے اس کا رئیس اور امیر علی ہے۔

۲۳۔ لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ

لیکن نیکی یہ ہے کہ۔ اللہ، قیامت، ملائکہ قرآن، اور انبیاء پر ایمان لایا جائے اور محبت خدا میں اقرباء، یتامیٰ، مساکین مسافروں، بھکاریوں اور غلاموں کو کچھ دیا جائے۔ (سورہ بقرہ: ۱۷۷)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۴۳ میں حافظ حاکم حسکانی نے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ ابوبکر سبیعی سے ابوبکر نے سدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۴۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی (بقرہ: ۱۷۸)

اے ایمان والو! مقتول کے سلسلہ میں قصاص تم پر فرض کیا جاتا ہے۔ آزاد کے عوض آزاد، غلام کے عوض غلام اور عورت کے عوض عورت۔

غایۃ المرام ص ۳۴۲ پر علامہ بحرانی نے ابن جبیر سے ابن جبیر نے عطا اور عکرمہ سے عطا اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اللہ نے قرآن میں یا ایھا الذین امنوا کے عنوان سے جو آیت بھی نازل کی ہے علی اس کا امیر اور مصداق اشرف ہے۔

۲۵- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (بقرہ: ۱۸۳)

اے ایمان والو! روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم عذاب خدا سے ڈرو۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۰ پر حافظ حاکم حسکانی نے ابوذکریا ابن اسحاق کے سلسلہ سند سے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ — چند لوگوں نے کہا کہ جس آیت میں یا ایھا الذین امنوا سے ہوتا ہے اس کا لب لباب علی ہے۔

۲۶- وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ. (بقرہ: ۲۰۷)

لوگوں میں سے ایک ایسا شخص ہے جو اپنی جان رضائے خدا حاصل کرنے کی خاطر فروخت کرتا ہے اللہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۴۴ ر ص ۳۴۵ میں علامہ بحرانی نے ثعلبی کی تفسیر سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضور نے ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے حضرت علی کو دو کاموں کے لیے اپنے پیچھے چھوڑا۔ ایک تو جو امانتیں آپکے پاس تھیں انہیں واپس کرنے کی خاطر۔ اور دوسرا اپنے بستر پر سونے کی خاطر۔ کیونکہ مشرکین نے آپکے مکان کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا آپ نے فرمایا۔ یا علی! میری حضرمی چادر اوپر ڈال کر سو جا۔ حضرت علی سو گئے۔ ذات احدیت نے جبرئیل و میکائیل سے فرمایا۔ کہ میں نے تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ تم میں سے کون اپنی جان دوسرے بھائی پر قربان کرتا ہے دونوں نے اپنی زندگی سے محبت کا اظہار کیا۔ اللہ نے فرمایا۔ کیا تم علی ابن ابیطالب

کی طرح نہیں بن سکتے میں نے علی و محمد کے مابین بھی مواخات کی ہے۔ ذرا دیکھو تو علی کو اپنی جان محمد پر قربان کر کے اس کے بستر پر سو گیا ہے۔ اب جاؤ لوا اس کی حفاظت کرو۔

دونوں فرشتے زمین پر گئے جبریل سرہانے اور میکائیل قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ جبریل نے کہا۔ اے ابن ابیطالب تو کتنا مبارک ہے کہ آج اللہ ملاء اعلیٰ میں تجھ پر فخر کر رہا ہے۔

جب آنحضور غار سے نکل کر سوئے مدینہ جا رہے تھے اثنائے راہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

○ مستدرک حاکم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ علی اپنی جان بیچ کر بستر رسول پر چادر رسول اوڑھ کر سویا تھا۔

مؤلف: بیشمار مفسرین نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مثلاً ○ محمد ابن سائب کلبی نے اپنی تفسیر التسھیل لعلوم التنزیل ج ۱ ص ۹۴ پر

○ ابو عبد اللہ محمد ابن احمد ابن ابوبکر ابن فرج انصاری قرطبی نے اپنی تفسیر قرطبی ج ۳ ص ۲۴ پر

○ علامہ ابوالحسن شیبانی المعروف ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج ۴ ص ۲۵ پر

○ علامہ ابوبکر نیشاپوری نے اپنی تفسیر نیشاپوری کی ج ۱ ص ۲۸۱ پر

○ علامہ گنجی نے کفایۃ الطالب ص ۱۱۴ پر

○ علامہ عبد الرحمٰن صفوری نے نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۱۲۸ پر

○ علامہ محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ ص ۸۸ پر

○ علامہ ابوالحسن واحدی نے اسباب النزول برحاشیہ تفسیر جلالین ج ۱ ص ۴۲

○ علامہ امام غزالی نے احیاء علوم الدین۔ بحث الایثار علی النفس میں۔

○ علامہ شبلنجی نے نور الابصار صفحہ ۸۶ پر

علاوہ ازیں دیگر مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ مذکورہ آیت احضرت حضرت علی کے اس ایثار کی سند ہے جو آپ نے بستر سرور انبیاء پر سو کر کیا تھا۔

۲۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ بقرہ ص ۲۰۸

اے ایمان والو! تمام کے تمام سلامتی کے دائرہ میں داخل ہو جاؤ۔ شیطان کی اتباع نہ کرو وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۳۵ پر علامہ ہاشم بحرانی نے اموی اصفہانی سے اس آیت کی تفسیر میں متعدد سلسلہ ہائے سند سے روایت کیا ہے کہ سلم سے مراد ہم اہلبیت کی ولایت ہے۔

یعنی وہ سلامتی جس کے دائرہ میں داخل ہونیکا اللہ نے حکم دیا ہے وہ علی اور ان کے اہلبیت طاہرین کی ولایت ہے۔

۲۸۔ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ البقرہ/۲۱۳

اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۴، ص ۶۵ پر حافظ حسکانی نے ابو سعد منازل کے ذریعہ حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ اگر تم نے علی کو حکمران بنایا۔ تو اسے ہادی اور مہدی پاؤ گے جو تمہیں صراط مستقیم پر لیکر چلے گا۔ لیکن تم کبھی بھی ایسا نہ کرو گے۔

مؤلف ــــ یعنی اگر میرے بعد تم نے علی کو خلیفہ مان کر اس کی اطاعت پر جمع ہو گئے تو تمہیں صراط مستقیم پر لے چلے گا مگر تم ہرگز ایسا نہ کرو گے جیسا کہ صحابہ نے واقعتاً آپ کے بعد ایسا کیا بھی نہیں۔

تمہیں واضح راستہ پر لے چلے گا یعنی وہ راستہ جو ذات احدیت نے معین کیا ہے اور آنحضور نے اس کی نشاندہی کی ہے۔ حدیث میں الطریق پر الف لام عہد کا ہوگا

۲۹۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ۔

البقرہ / ۲۵۳

ہمارے یہ انبیاء (ہم مرتبہ نہیں) ہم نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے۔ بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے اپنا کلیم بنایا ہے۔ بعض کے مراتب بلند کئے ہیں عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزات دیئے ہیں۔ ہم نے جنہیں کو روح القدس سے مؤید کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان انبیاء کے بعد ان کی امتیں بعد میں آنے والے انبیاء سے برسرپیکار نہ ہوتیں لیکن ان لوگوں نے اختلافات کئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور کچھ کافر رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا یہ لوگ جنگ نہ کرتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے

غایۃ المرام ص۳۹ / ص۴۳۰ میں علامہ بحرانی نے ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اصبغ ابن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی کی خدمت میں آیا اور عرض کی اے امیر المومنین ہم لوگوں سے کس بنیاد پر لڑتے ہیں جب کہ منزل ایک ہے۔ رسول ایک ہے۔ نماز ایک ہے۔ اور حج ایک ہے ہم انہیں کیا نام دیں؟

آپ نے فرمایا۔ تمہیں نام دینے کی کیا ضرورت ہے اللہ نے قرآن میں ان کا نام خود رکھ دیا ہے۔

اس نے عرض کیا۔ قبلہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ تمام تو میں نہیں جانتا۔

آپ نے فرمایا، تلک الرسل کی آیت کا اختتام دیکھ تجھے ان کا نام مل جائے گا، اللہ فرماتا ہے ــ اگر اللہ چاہتا تو انبیاء کے بعد ان کی امتیں آنے والے انبیاء اور ان کے پیش کردہ معجزات سے انکار کر کے ان سے جنگ نہ لڑتیں۔ لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا۔ کچھ مومن بنے اور کچھ کافر۔

جب آنحضور کے بعد اختلاف ہو گیا ہے تو واضح سی بات ہے کہ۔ اللہ، کتاب خدا نبی اکرم اور حق کے معاملہ میں ان کی نسبت ہم زیادہ قریب ہیں۔ بنا بریں ہم الذین آمنوا اور وہ الذین کفروا کے زمرہ میں آئیں گے۔

۲۹۔ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاکُمْ۔ بقرہ ۲۵۴

اے ایمان والو۔ ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔

شواہد التنزیل ج۱ ص۴۹ میں حافظ حسکانی نے ابو نصر مفسر کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن کی جس آیت کا بھی آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے۔ ذات احدیت نے آنحضور کے تمام صحابہ کی اجتماعی انفرادی سرزنش

کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مدح و ثنا میں کیا ہے۔

۳۰۔ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ بقرہ/۲۵۶

جو بھی طاغوت سے کفر کر کے اللہ پر ایمان لائیگا گویا اس نے ایسی عروۃ الوثقیٰ کو تھام لیا جس میں انقطاع نہیں ہے۔

غایۃ المرام ص۲۳۳ علامہ بحرانی نے احمد خوارزمی کے حوالہ سے عبدالرحمن ابن ابو لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ اے علی تو عروۃ الوثقیٰ ہے۔

غایۃ المرام ص۲۳۳ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت کے سلسلہ سند کے ذریعہ ابن شاذان سے ابن شاذان نے امام رضا سے امام رضا نے اپنے آبائے طاہرین کے ذریعہ نبی کونین سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے میرے بعد تاریک ترین فتنہ کھڑا ہوگا۔

۳۱۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ بقرہ ص۲۶۱

ان لوگوں کیطرح جو راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ص۱۰۳ ج۱ میں حافظ حسکانی نے ابو نضر عیاشی کے ذریعہ سلام ابن مستنیر سے سلام نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۲۔ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ۔ بقرہ ۲۶۵

جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں رضائے خدا حاصل کرنے اور اپنی ثابت قدمی کے اعتراف و اعلان کے بطور خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ جیسی

بے بہ باران رحمت پہنچے اور روگن پھل ملے۔

شواہد التنزیل ص۱۲۴ ج ۱ میں حافظ حسکانی نے جعفر ابن محمد کے سلسلہ سند سے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۳۔ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم و مما اخرجنا لکم من الارض۔ بقرہ ۲۶۷	اے ایمان والو! اپنے کسب کردہ رزق حلال اور زمین کے ذریعہ عطا کردہ ہمارے رزق سے خرچ کرو۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۴۲ کا حاشیہ۔ شیخ محمودی نے اپنے حاشیہ میں قطیعی کی کتاب الفضائل سے اپنے سلسلہ سند کے ذریعہ عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں ہر وہ آیت جسکی ابتدا یا ایھا الذین آمنوا سے ہوئی ہے اس کا امیر علی ہے۔ ذات احدیت نے قرآن میں تمام اصحاب محمد کو انفرادی طور پر بھی اور مجموعی طور پر سرزنش کی ہے لیکن علی کا ذکر ہمیشہ خیر اور اچھائی سے کیا ہے۔

۳۴۔ و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ بقرہ ۲۶۹	جسے حکمت دی گئی ہے اسے خیر کثیر دی گئی ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۱۰۶ میں حافظ حسکانی نے لکھا ہے کہ مجھے ابو النصر مفسر نے اپنی تفسیر کے اس کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخہ میں اس وقت بتایا جب میں اس کے سامنے نسخہ کی عبارت پڑھ رہا تھا۔ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ ربیع

ابن خیثم نے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ بالا آیت سے مراد حضرت علی ہیں۔

○ البدایہ والنہایہ ج ۷، صفحہ ۳۵۹ میں ابن کثیر سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضور نے فرمایا ہے۔ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں نو حصے تنہا علی کو دیئے گئے اور ایک حصہ تمام لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

○ کنز العمال ج ۶ صفحہ ۱۵۳ میں علی متقی نے یہی حدیث روایت کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی میں بھی یہی حدیث مروی ہے۔

○ اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۲۲ میں ابن اثیر نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

○ علامہ بحرانی نے اپنی الکتاب الصغیر صفحہ ۱۵۱ پر یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی صفحہ ۴۹ پر ابن عباس نے مذکورہ حدیث کو اضافہ کے ساتھ نقل کی ہے۔ اضافہ یہ ہے آنحضور نے فرمایا۔ بخدا علی تمہیں ملنے والے دسویں حصہ میں بھی شریک ہے۔

○ اسی اضافہ کے ساتھ اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۲۲، ذخائر العقبیٰ صفحہ ۷۸ پر بھی موجود ہے

○ مسند حنبل ج ۱ صفحہ ۱۴۰ اور صفحہ ۱۸۵ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

○ خوارزمی کی مقتل الحسین ج ۱ صفحہ ۴۳ میں بھی یہی حدیث موجود ہے۔

مولف ـــــ یہ خیال ہے کہ خود آنحضور اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ نبی اکرمؐ ہر حالت میں ہر حیثیت میں حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ یہی صورت بقیہ احادیث کی ہوگی مثلاً آپ نے فرمایا ہے۔ جنگ خندق میں علی کی ایک ضرب ثقلین کی عبادت سے افضل ہے یہاں ثقلین سے خود آنحضور مستثنیٰ ہو گئے۔

۳۵۔ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

بقرہ/۲۷۴

جو لوگ اپنا مال رات میں اور دن میں خرچ کرتے ہیں ان کے لیے اللہ کے ہاں اجر ہے اور انہیں نہ تو کسی قسم کا غم ہوگا نہ حزن وملال۔

غایۃ المرام ص۳۴۹ مناقب خوارزمی کے حوالے سے عبدالوہاب ابن مجاہد سے۔ عبدالوہاب نے اپنے باپ مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک درہم رات میں، ایک درہم دن میں ایک درہم بطور مخفی اور ایک درہم کھلم کھلا صدقہ کیا تو اللہ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

اس کے علاوہ دیگر مفسرین نے بھی آیت کا شان نزول یہی بیان کیا ہے۔ مثلاً۔

تفسیر خازن ج ۲ ص۲۱ میں علی ابن محمد خازن نے

فرائد السمطین ج ۱ ص۳۵۶ پر علامہ حمدینی نے

الفصول المہمہ کی فصل اوّل میں علامہ ابن صباغ نے۔

الدرالمنثور جلد اوّل میں علامہ سیوطی نے۔

۳۶۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ البقرہ ۲۷۷

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے نماز پڑھی، زکوٰۃ دی ان کے لیے اللہ کے ہاں اجر ہوگا نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ حزن۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۲ پر حافظ حسکانی نے علی ابن موسے ابن اسحاق سے علی نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں الذین امنوا وعملوا الصالحات ہے علی اس کا امیر ہے۔ عکرمہ نے پھر کہا مجھے علی کی ایک ایسی فضیلت معلوم ہے کہ اگر وہ میں بیان کروں تو آسمان و زمین کی وسعتیں اس کے مقابلہ میں کوتاہ ہو جائیں گی۔

مولف —— یہ خیال ہے کہ یہ احادیث ان احادیث سے مختلف ہیں جن میں یا ایھا الذین امنوا کی آیات کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کیونکہ مذکورہ آیت اور اس جیسی دیگر آیات میں صرف اہل ایمان مخاطب ہیں اور ان کے ایمان کو عمل سے مقید نہیں کیا گیا۔ مذکورہ بالا آیت میں ایمان اور عمل صالح ہر دو کو یکجا کر دیا ہے۔

چونکہ ایمان اور عمل صالح کو یکجا کرنے والی آیات بھی قرآن کریم میں بکثرت ہیں اس لیے بقرہ ۲۵ کی تفسیر کے مطابق تمام وہ آیات جن میں ایمان اور عمل صالح کو یکجا کیا گیا ہے ان میں امیر حضرت علی ہی ہونگے۔ ذیل میں ہم بقرہ ۲۵ جیسی قرآن میں موجود تمام آیات کو آپ کی سہولت کے لیے مع آیت نمبر اور سورہ کے نام پیش کر رہے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ

۱ —— وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (۲۵)	ان لوگوں کو بشارت دے جو ایمان لائے ہیں اور اعمال صالح کیے کہ ان کیلئے ایسے باغات ہونگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔
۲ —— وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح

الصالحات اولئک اصحاب الجنۃ (۸۲)

کیے وہ اصحاب جنت ہیں۔

۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوٰۃ (۲۷۷)

جو لوگ ایمان لائے اعمال صالحہ کیے اور نماز پڑھی۔

سورۃ آل عمران:

۔ واما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فیوفیھم اجورھم (۵۷)

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اعمال صالحہ بجا لائے انہیں ان کا اجر کامل ملے گا۔

سورۃ النساء:

۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا لھم فیھا ازواج مطھرۃ وندخلھم ظلا ظلیلا (۵۷)

جو لوگ ایمان لائے۔ اعمال صالحہ کیے انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے انہیں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور بہترین سایہ فراہم ہوگا۔

۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا وعد اللہ حقا ومن اصدق من اللہ قیلا (۱۲۲)

جو لوگ ایمان لائے اعمال صالحہ کیے انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ لوگ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے کون زیادہ وعدے کا سچا ہے

۔ فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فیوفیھم

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے انہیں ان کے مکمل اجر ملیں گے

اجورھم (۱۵۲۶)

سورۃ المائدۃ

۸۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ واجر عظیم (۹)

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۹۔ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا (۹۳)

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والے اگر کوئی جائز خواہش کریں تو کوئی حرج نہیں۔

سورۃ الاعراف

۱۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعھا (۴۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ہم انہیں ان کی طاقت کے مطابق تکلیف دیتے ہیں۔

سورۃ یونس علیہ السلام

۱۱۔ لیجزی الذین امنوا وعملوا الصالحات بالقسط (۴)

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں کو عدل سے جزا ملے گی۔

۱۲۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم (۹)

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو ایمان کی بدولت اللہ ہدایت دیتا ہے۔

۲۔ سورۃ ھود (علیہ السلام)

۱۳۔ ان الذین امنوا وعملوا

جو لوگ ایمان لائے اعمال صالحہ اور

الصالحات واخبتوا الی ربهم (۲۳)

دامن توحید میں پناہ لی۔

سورة الرعد:

الذین امنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لهم و حسن مآب (۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے انہیں اچھے انجام کی بشارت ہو۔

سورة ابراهیم (علیه السلام)

وادخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنات (۲۳)

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ کرنیوالوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

سورة الکهف:

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات انا لا نضیع اجر من احسن عملا (۳۰)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ہم کسی بھی اچھے عمل کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنت الفردوس نزلا (۱۰۷)

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ کرنیوالوں کی جنت الفردوس میں میزبانی کی جائے گی۔

سورة مریم علیها السلام:

ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودا (۹۶)

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ محبت عنایت کرے گا۔

سورة الحج:

ان الله یدخل الذین آمنوا

ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ

وعملوا الصالحات جنات
تجری من تحتها الانہار ان
اللہ یفعل ما یرید (۱۴)

کرنیوالوں کو اللہ ایسے باغات میں
داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہتی
ہونگی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۰۔ ان اللہ یدخل الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جنات
تجری من تحتها الانہار یحلون
فیہا من أساور من ذھب ولؤلؤا
ولباسہم فیہا حریر / ۲۳

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ
کرنیوالوں کو ایسے باغات میں رکھے گا
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ یہ لوگ کنگنے
سے آراستہ ہونگے۔ موتی پہنیں گے اور
لباس ریشمی ہوگا۔

۲۱۔ فالذین آمنوا وعملوا
الصالحات لہم مغفرۃ ورزق
کریم / ۵۰

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں
کے لیے مغفرت اور عمدہ رزق
ہے۔

۲۲۔ فالذین آمنوا
وعملوا الصالحات فی
جنات النعیم / ۵۶

اہل ایمان اور اعمال صالحہ
کرنے والے جنات نعیم
میں ہونگے۔

سورۃ النور

۲۳۔ وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الأرض / ۵۵

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے
اور اعمال صالحہ کیے اللہ نے ان سے
وعدہ کر رکھا ہے کہ ایسے ان ضرور انہیں حکمران
بنائے گا۔

سورۃ الشعراء

الا الذین آمنوا و

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور

و عملوا الصالحات و ذكروا الله كثيرا / ۲۲۷

اعمال صالح کئے اور اللہ کا کثیر محدود ذکر کیا۔

سورة العنكبوت :۔

۲۵۔ والذین آمنوا و عملوا الصالحات لنکفرن عنهم سیاتهم / ۷

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالح کئے ہیں ہم ان کے گناہ معاف کر دیں گے۔

۲۶۔ والذین امنوا و عملوا الصالحات لندخلنهم فی الصالحین / ۹

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ہم ان کا شمار صالحین میں کریں گے۔

۲۷۔ والذین آمنوا و عملوا الصالحات لنبوئنهم من الجنة غرفا / ۵۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے ہم انہیں جنت کے محلات الاٹ کریں گے۔

سورة الروم

۲۸۔ فاما الذین امنوا و عملوا الصالحات فی روضة یحبرون / ۱۵

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے وہ جنت میں خوش و خرم ہونگے۔

۲۹۔ لیجزی الذین آمنوا و عملوا الصالحات من فضله (۴۵)

تاکہ اللہ اپنی عنایت سے ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے۔

سورۃ لقمان:

۳۰- إن الذین امنوا الصالحات لہم جنات النعیم / ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کے لیے جنات نعیم ہونگی۔

سورۃ السجدہ:

۳۱- أما الذین امنوا وعملوا الصالحات فلہم جنات المأوی / ۱۹

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کیلئے جنت ماوی ہوگی۔

سورۃ سبأ:

۳۲- لیجزی الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک لہم مغفرۃ / ۴

تاکہ اللہ اہل ایمان اور اعمال صالح کرنیوالوں کو جزا دے اور مغفرت انہی کے لیے ہے۔

سورۃ فاطر:

۳۳- والذین آمنوا و عملوا الصالحات لہم مغفرۃ واجر کبیر / ۷

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے ان کیلئے مغفرت اور بہت اجر ہوگا۔

سورۃ ص:

۳۴- الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات وقلیل ما ھم / ۲۴

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالح کرے اور ایسے لوگ کم ہی ہونگے۔

۳۵- ام نجعل الذین امنوا

کیا ہم اہلِ ایمان اور اعمال صالح کرنے

و عملوا الصالحات کالمفسدین فی الأرض / ۲۸

والوں کو کیسے ارض پر فتنہ پردازوں کی طرح برابر رکھیں گے ۔

۳۶۔ وما یستوی الأعمی والبصیر و الذین امنوا و عملوا الصالحات ولا المسیئ ۔ ۵۸/

مومن اور اعمال صالحہ کرنے والے اور بد عمل برابر نہیں ہو سکتے ۔

سورۃ فصّلت :

۳۷۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات لهم أجر غیر ممنون / ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لیے کسی احسان کے بغیر اجر ہوگا ۔

سورۃ الشوریٰ :

۳۸۔ والذین امنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات ۔ ۲۲/

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے وہ جنت کے باغات میں ہوں گے ۔

۳۹۔ ذلك الذی یبشر الله عباده الذین امنوا وعملوا الصالحات / ۲۳

یہ وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے مومن اور اعمال صالحہ کرنے والے بندوں کو دیتا ہے ۔

۴۰۔ ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصالحات ویزیدهم من فضله / ۲۶

اللہ اہلِ ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی عنایات میں اضافہ کرتا ہے ۔

۴۱۔ أم حسب الذین اجترحوا السیئات أن نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم / ۲۱

جن لوگوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے کیا ہم انہیں ان کے برابر مقام دیں گے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔

۴۲۔ فأما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فیدخلهم ربهم فی رحمته / ۳۰

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے اللہ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھیگا۔

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۴۳۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد وهو الحق من ربهم کفر عنهم سیئاتهم / ۲

جو لوگ ایمان لائے۔ اعمال صالحہ کیے اور محمد پر نازل کردہ پر ایمان لائے جو کہ اللہ کی طرف سے حق ہے اللہ ان کے گناہوں سے درگزر کریگا۔

۴۴۔ ان یدخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنات / ۱۲

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

سورۃ الفتح:

۴۵۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرۃ وأجراً عظیماً۔

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سورۃ الطلاق

۴۶۔ یخرج الذین آمنوا و

اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنے

عملوا الصالحات من الظلمات الی النور/ ۱۱

والوں کو اللہ ظلمات سے نور میں لائیگا۔

سورۃ الانشقاق؛

۴۴۔ الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات لھم اجر غیر ممنون/ ۲۵

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے اجر ہوگا۔

سورۃ البروج؛

۴۸۔ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات لھم جنات/ ۱۱

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے کہ ان کے لیے جنت ہوگی۔

سورۃ التین؛

۴۹۔ الا الذین امنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون/ ۶

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے اجر ہوگا۔

سورۃ البینۃ

۵۰۔ ان الذین آمنوا وعملو الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ/ ۷

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے وہی کائنات کے بہترین افراد ہیں

سورۃ العصر؛

۵۱۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق/ ۳

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے اور حق کی وصیت کی۔

اے ایمان والو! اگر کبھی کسی مدت مقررہ تک کے لیے قرضہ لو تو اسے لکھ لو۔	۳۷۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ۔ البقرہ/۲۸۲

مقتل الحسین خوارزمی ج ۱ ص ۹۵ میں خوارزمی نے اور فرائد السمطین ج۲ میں آنحضور کے اونٹوں کے چرواہ ابو سلمےٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو ذات احدیت نے فرمایا۔
اپنے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر رسول ایمان لے آیا ہے۔
میں نے عرض کیا۔ تمام مومنین بھی ایمان لا چکے ہیں۔
اللہ نے فرمایا۔۔۔ تو نے سچ کہا ہے۔ پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو؟
میں نے عرض کیا۔۔۔ اپنی اُمّت کے بہترین فرد کو چھوڑ آیا ہوں۔
اللہ نے فرمایا۔۔۔ کیا علیؑ کو چھوڑ کے آئے ہو؟
میں نے عرض کیا۔۔۔ ہاں میرے اللہ۔
اللہ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! میں نے جب پہلی مرتبہ اپنی نگاہ قدرت سے اپنی مخلوق کو دیکھا تو ان میں سے تجھے مصطفےٰ کیا۔ چنانچہ میں نے اپنے اسماء سے تیرے لیے ایک نام چنا۔ اب جس جگہ بھی مجھے محمود سے یاد کیا جائیگا اسی جگہ تجھے محمد سے یاد کیا جائیگا۔
پھر میں نے دوسری مرتبہ اپنی نگاہ قدرت سے اپنی مخلوق کو دیکھا تو علیؑ کو چن لیا۔ اور اس کا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا۔ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے اے محمدؐ! میں نے تجھے۔ علیؑ کو حسنینؑ کو اور اولاد حسینؑ سے ائمہ کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے پھر تمہاری ولایت آسمانوں اور زمینوں پر پیش کی۔ جس نے

اسے قبول کر لیا میرے نزدیک وہی مومن ہے۔ اور جس نے تمہاری ولایت کا انکار

کیا میری نگاہ میں وہ کافرین سے ہے۔

اے محمدؐ! کیا اپنے اوصیاء کو دیکھنا چاہتا ہے ؟

میں نے عرض کیا۔ ہاں میرے اللہ!

اللہ نے فرمایا۔ عرش کے دائیں جانب دیکھو۔ جب میں نے عرش کے دائیں جانب

دیکھا تو مجھے علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ علی ابن حسین۔ محمد ابن علی۔ جعفر ابن محمد۔ موسےٰ

ابن جعفر۔ علی ابن موسیٰ۔ محمد ابن علی۔ علی ابن محمد۔ حسن ابن علی اور مہدی ابن حسن

دریائے نور میں کھڑے عبادت رب میں مصروف تھے۔ مہدی ان میں کوکب دری

کی طرح نظر آ رہا تھا۔

اللہ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! یہ میری طرف سے میری مخلوق پر حجت ہیں۔ اور

مہدی تیرا اور تیری ذریت کا انتقام لینے والا ہے اور میرے وعدے

نمٹنے والا ہے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۴۸۶ پر علامہ سلیمان قندوزی نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے

۳۸۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

بقرہ ع ۲۸۵

جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول اور مومنین ایمان لا چکے ہیں ہر ایک اللہ۔ ملائکہ۔ کتب الٰہیہ اور اللہ کے انبیاء پر ایمان رکھتا ہے۔

علامہ خوارزمی نے مقتل الحسین ج ۱ صفحہ ۹۵ پر اور علامہ حموینی نے آنحضرتؐ کے حوالے

ابوسلمیٰ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ
جس رات مجھے معراج پر پہنچایا گیا اس رات اللہ نے فرمایا۔
جو کچھ اللہ کیطرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول ایمان لاچکا ہے۔
میں نے عرض کیا۔ اور مومنین بھی۔
اللہ نے فرمایا۔ آپ نے سچ کہا ہے۔ اپنی اُمت میں کسے چھوڑ کے آیا ہے
میں نے عرض کیا۔ اپنی اُمت کے بہترین فرد کو۔
اللہ نے فرمایا۔ کیا علیؑ کو؟
میں نے عرض کیا۔ ہاں۔
ذات احدیت نے فرمایا۔ اے محمدؐ! میں نے اپنی نگاہ قدرت سے تجھے
پہلے منتخب کیا اور اپنے نام سے تیرا نام مشتق کیا۔ جہاں کہیں میرا ذکر ہوگا تیرا
تذکرہ بھی ہوگا۔ میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے۔ پھر میں نے علیؑ کو منتخب کیا۔ اور
اپنے نام سے اس کا نام مشتق کیا۔ میں اعلیٰ ہوں وُہ علیؑ ہے۔
اے محمدؐ! میں نے تجھے۔ علیؑ کو، حسنؑ کو، حسینؑ اور ذریت حسینؑ میں سے تمام
آئمہ کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے پھر تمہاری ولایت کو کائنات پہ پیش کیا۔ جس
نے اُسے قبول کر لیا میری نظر میں وہ مومنین سے ہوگا اور جس نے انکار کیا میرے
نزدیک وہ کافر ہے۔
اے محمدؐ اگر کوئی شخص میری عبادت کرتے کرتے خشک مشکیزہ کیطرح ہو
پھر میرے دربار میں تمہاری ولایت کے بغیر آئے میں اس کا کوئی عمل قبول نہیں
کروں گا۔
اے محمدؐ! کیا اپنے اوصیاء کو دیکھنا پسند کرے گا؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں بار

اللہ نے فرمایا۔ عرش کی بائیں جانب دیکھ میں نے دیکھا تو علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ، حسینؑ، محمد ابن علیؑ۔ جعفرؑ ابن محمدؑ۔ موسیٰؑ ابن جعفرؑ۔ علی ابن موسیٰؑ۔ محمدؑ ابن علیؑ۔ علی ابن محمدؑ۔ حسنؑ ابن علیؑ اور مہدیؑ ابن حسنؑ دریائے نور میں مصروف عبادت تھے۔ مہدیؑ ان تمام کے درمیان درخشندہ ستارے کی مانند تھا۔

اللہ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! یہ میری طرف سے حجت ہونگے اور مہدیؑ تیری عترت سے انتقام لے گا۔

سورۃ آلِ عمران

اس سورت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیئیس آیات ہیں۔

۱۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم (۷)

۲۔ قل اؤنبئکم بخیر من ذٰلک (الی) وقنا عذاب النار (۱۶،۱۵)

۳۔ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا (۳۰)

۴۔ ان اللہ اصطفی اٰدم ونوحا وآل ابراہیم (۳۳)

۵۔ قالت ہو من عند اللہ (۳۷)

۶۔ ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ (۵۱)

۷۔ واما الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۵۷)

۸۔ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم (۶۱)

۹۔ یا ایہا الذین امنوا ان تطیعوا فریقا (۱۰۰)

۱۰۔ ومن یعتصم باللہ (۱۰۱)

۱۱۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ (۱۰۲)

۱۲۔ واعتصموا بحبل اللہ (۱۰۳)

۱۳۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر (۱۰۴)

۱۴۔ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (الی) ہم فیہا خالدون (۱۰۶) (۱۰۷)

۱۵۔ کنتم خیر امۃ للناس (۱۱۰)

١٦۔۔۔ ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا (١١٢)

١٧۔۔۔ یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم (١١٨)

١٨۔۔۔ أفإن مات أو قتل انقلبتم علی أعقابکم (١٤٤)

١٩۔۔۔ ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئاً (١٤٤)

٢٠۔۔۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتاباً مؤجلاً (١٤٥)

٢١۔۔۔ وکأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر (١٤٦)

٢٢۔۔۔ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة (١٥٤)

٢٣۔۔۔ الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح (١٧٢)

٢٤۔۔۔ الذین قال لهم الناس (الی) والله ذو فضل عظیم (١٧٣، ١٧٤)

٢٥۔۔۔ فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز (١٨٥)

٢٦۔۔۔ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب (١٨٦)

٢٧۔۔۔ ثواباً من عند الله والله عنده حسن الثواب (١٩٥)

٢٨۔۔۔ لکن الذین اتقوا ربهم لهم جنات (١٩٨)

٢٩۔۔۔ یا ایها الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (٢٠٠)

سورہ آلِ عمرانؑ

۱۔ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔ آل عمران ۷

قرآن کی تاویل اللہ اور راسخین فی العلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ راسخین فی العلم کہتے ہیں جو کچھ نازل ہوا ہے سب اللہ کیطرف سے ہے اور ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور دانشمندوں کے سوا کوئی تذکرہ نہیں کرے گا۔

الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ا صـ۲۲ ابن حجر عسقلانی نے اخضر ابن ابو الاخضر کے ذریعہ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں تنزیل قرآن پر جنگ لڑ رہا ہوں۔ اور علیؑ تاویلِ قرآن پر جنگ کرے گا۔

مولف ـــــ اس حدیث کا واضح مقصد یہ ہے کہ علیؑ کو تاویل قرآن کا علم تھا۔ ورنہ "تاویل پر جنگ لڑنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔

کنز العمال ج ۶ صـ۳۹۰ / صـ۳۹۱ علی متقی کنز میں ابوذر سے روایت کی ہے کہ میں آنحضورؐ کے ساتھ تھا۔ آپ بقیع غرقد میں تھے۔ جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! تمہارے درمیان ایک ایسا شخص ہے جو میرے بعد اس طرح تاویل قرآن پر جنگ لڑے گا جس طرح میں نے مشرکین

کے ساتھ تنزیل قرآن پر جنگ کی جن سے تاویل قرآن پر جنگ کی جائے گی وہ توحید و رسالت کی گواہی بھی دیتے ہوں گے۔ ان سے جنگ عوام الناس کے لیے بڑی بھاری ہوگی۔ حتیٰ کہ عوام ولی خدا علی پر طعنہ زنی کریں گے۔ علی کے اس عمل سے ناراض ہو جائیں گے۔ جسطرح حضرت موسیٰ کے کشتی توڑنے، بچے کو مارنے اور دیوار بنانے پر لوگ حضرت موسیٰ پر ناراض ہوئے تھے حالانکہ یہ سب خوشنودی خالق کے لیے تھا۔

آپ سے سوال کیا گیا۔ کیا تاویل قرآن پر جنگ لڑنے والے ابوبکر یا عمر ہوں گے؟ اس وقت علی آنحضورؐ کے جوتے کی مرمت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ خاصف النعل ہوگا

ینابیع المودہ صفحہ ۵۲۱ پر علامہ قندوزی حضرت علی ابن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو یہ سمجھتے تھے کہ ہم راسخ العلم نہیں بلکہ وہ ہیں۔ حالانکہ وہ جھوٹے تھے۔ اور ہمارے خلاف باغی تھے۔ اللہ نے ہمیں رفعت دی اور انہیں پستی۔ اللہ نے ہمیں علم سے نوازا اور انہیں محروم رکھا۔ اللہ نے ہمیں اپنی عنایات میں داخل کیا اور انہیں باہر نکال دیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۹ میں حافظ حسکانی نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میرے بعد علی لوگوں کو تاویل قرآن کی وہ تعلیم دے گا جس سے لوگ بے بہرہ ہوں گے۔

ایک نسخہ میں یوں ہے۔ علی لوگوں کو وہ تاویل قرآن بتلائے گا جس سے وہ لا علم ہوں گے۔

ینابیع المودہ صفحہ ۷۳ علامہ قندوزی نے یحییٰ ابن ام الطویل کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ اگر کبھی میں نزول قرآن کے وقت موجود نہ ہوتا تھا تو واپسی پر نبی اکرم سب سے پہلے مجھے قرآن کریم کی وہ آیات حفظ کراتے تھے۔ اور فرماتے

تھے۔ یا علی! تیرے بعد اللہ نے یہ آیات نازل کی ہیں۔ پھر مجھے ان آیات کی تاویل اور تنزیل کی تعلیم دیتے۔

۲۔ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

آل عمران ۱۵/ ۱۶

ان سے پوچھو کیا میں تمہیں اس سے بھی اچھی بات نہ بتاؤں۔ جو لوگ متقی ہونگے ان کے لیے اللہ کے ہاں ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ وہاں انہیں پاکیزہ عورتیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی اللہ بندوں کے معاملے میں بابصیرت ہے جو لوگ کہتے ہیں ہمارا الہام تجھ پر ایمان لائے ہیں ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۱۶ پر علامہ محمودی نے اپنے سلسلہ سند سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی، جناب حمزہ اور عبیدہ بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۔ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا

وہ دن یاد رکھو جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور برا اعمالنامہ حاضر ہوگا اور وہ خواہش کرے گا کہ کاش میرے اور میرے اعمالنامے کے مابین بہت بڑا فاصلہ ہوتا

شواہد التنزیل ج ۱ ص۲۳۳ حدیث ۲۳۹ پر علامہ حسکانی نے علی بن احمد سے علی نے فاطمہ بنت حسین سے۔ فاطمہ نے اپنے والد حسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہم وہ ہیں جنہیں ضعیف کیا گیا ہے۔ ہم وہ ہیں جن پر ظلم توڑے گئے ہیں۔ ہم عترت رسول ہیں جس نے ہماری نصرت کی گویا اس نے نصرت رسول کی۔ جس نے ہمیں رسوا کرنے کی کوشش کی گویا اس نے نبی اکرم کو رسوا کرنے کی کوشش کی۔ ہم اور ہمارے دشمن اس دن جمع ہونگے جس دن ہر انسان کے سامنے اس کا اچھا اور برا نامہ اعمال پیش ہوگا اور لوگ اپنے برے اعمالنامہ اور اپنے مابین طویل فاصلہ کی خواہش کر رہے ہوں گے۔

مولف —— یعنی ہم ان افراد سے ہونگے جن کا اعمالنامہ نیکیوں سے پر ہوگا۔ اور ہمارے اعداء ان افراد سے ہونگے جن کا اعمالنامہ برائیوں سے پر ہوگا۔ اور ان کی خواہش ہوگی کہ کاش ہمارا اعمالنامہ ہمارے سامنے ہی نہ ہوتا۔

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۔

اللہ نے آدم و نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو عالمین سے مصطفےٰ کیا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۱۱۸ رحدیث ۱۱۹ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر ابن ابوالحسن سے اس نے اعمش سے۔ اعمش نے شفیق سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود کے مصحف میں آل عمران کے بعد آل محمد دیکھا ہے۔

علامہ حسکانی لکھتے ہیں۔ اگر آل عمران کے بعد آل محمد کی قراءت ثابت نہ بھی ہو تو بھی آل محمد کے آیت میں شامل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ آل ابراہیم میں بھی تو داخل

موتف ـــــ آل محمدؐ اصل کلام نہیں بلکہ از روئے تحقیق چونکہ آنحضورؐ نزول قرآن کے بعد تفسیر فرماتے تھے اس لیے آل محمدؐ آنحضورؐ کی کی گئی تفسیر آل محمد آنحضور کی کیگئی تفسیر آل عمران ہوگی۔ جیسے عبداللہ ابن مسعود نے تفسیری نوٹ کے مطابق لکھا ہوگا۔

۵۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

بی بی نے کہا یہ اللہ کیطرف سے ہے اللہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق دیتا ہے۔

تفسیر بیضاوی ـــــ علامہ بیضاوی نے اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہراؑ نے آنحضورؐ کی خدمت میں دو روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا۔ چونکہ روٹیاں کم تھیں اس لیئے آنحضورؐ نے اس خیال سے کہ کہیں زہراؑ نے اپنا اور علیؑ کا حصہ مجھے نہ دے دیا ہو آپ نے واپس کر دیا۔ جب بی بی واپس کر دیا جب بی بی واپس لیکر جانے لگی تو آپ نے فرمایا۔ اچھا بیٹی لاؤ۔ جب بی بی دوبارہ لائیں اور آپ نے طبق سے رومال اٹھایا تو طبق روٹیوں اور گوشت سے پُر تھا آنحضورؐ نے پوچھا۔ بیٹی اتنی روٹیاں اور گوشت کہاں سے آگیا۔

بی بی نے جواب دیا، اللہ نے دیا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق عنایت فرماتا ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے تجھے فخر مریم بنا دیا۔

پھر آپ نے حضرت علیؑ۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو بلا کر دسترخوان پہ بٹھایا۔ تمام سیر ہو گئے۔ پھر بھی کھانا ویسے ہی رہا۔

۶۰- اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ.
العمران ۵۱

میرا اور تمہارا تمام کا رب اللہ ہی ہے اسی کی عبادت کرو یہی صراط مستقیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۵۸ پر علامہ حسکانی نے ابوالحسن محاملی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ! تو واضح راہ حق ہے۔ تو صراط مستقیم ہے۔ اور تو یعسوب المومنین ہے۔

مولف —— از روئے تنزیل عبادت الٰہیہ ہی صراط مستقیم ہے لیکن از روئے تاویل حضرت علیؑ صراط مستقیم ہیں۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔ جو اللہ کی عبادت کرے گا لامحالہ اتباع علیؑ کرے گا اور جو اتباع علیؑ کرے گا وہ لامحالہ عبادت رب کرے گا۔ کیونکہ اتباع علیؑ بھی حکم خدا ہی ہے۔

۶۱- وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ.
آلِ عمران ۵۷-

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کریں گے انہیں پورا انکا اجر دیا جائے گا۔

غایۃ المرام ص۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے مناقب شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابوبکر مغدی سے اور ابوبکر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کوئی ایسی چیز تعلیم فرمائیے جو میرے لیے سود مند ہو۔

آپ نے فرمایا۔ احسان کیا کر تو دنیا اور آخرت میں نفع دیکھیگا

اتنے میں حضرت علیؑ آگئے اور عرض کیا۔ قبلہ آپ کی بیٹی آپ کی زیارت کی مشتاق

ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی آتا ہوں اس نے عرض کیا۔ قبلہ یہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا
جیسے متعلق ارشاد قدرت ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔ ان میں
سے ہے۔

۸۔ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ۔

آل عمران

علم آ جانے کے بعد بھی اگر کوئی تجھ سے حجت بازی کرے تو پھر ان سے کہدے اور آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلالو۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلالو۔ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں تم اپنے نفسوں کو بلالو۔ پھر مباہلہ کر لیتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں

غایۃ المرام ص۲۸۰ پر علامہ بحرانی نے صحیح مسلم ج ۲ کے حوالے سے عامر یا عمر ابن سعد سے۔ اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ۔ ایک مرتبہ معاویہ نے سعد سے پوچھا۔ بھلا تو علیؑ کو سب کیوں نہیں کرتا؟

سعد نے کہا جب تو نے پوچھ ہی لیا ہے تو سن۔ تین باتیں ایسی ہیں جو آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کے حق میں کی ہیں ان کی وجہ سے نہ تو حضرت علیؑ پر سب کرتا ہوں۔ اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ کوئی دوسرا کرے۔ بخدا اگر ان میں سے ایک بھی میرے لیے فرمائی ہوتی تو میں سرخ اونٹوں کی دولت سے اسے بہتر سمجھتا۔

میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے جب آپ نے علیؑ کو کسی جنگ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ تو حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کے جا رہے ہیں

آپ نے فرمایا، اے علیؑ کیا تیرے لیے یہ اعزاز کم ہے کہ تو میرے بعد اس طرح ہو جسطرح موسیٰ کے بعد ہارون تھا۔

میں نے خیبر کے دن سُنا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ کل میں ایسے شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور رسُولؐ کا محبوب ہوگا اور اللہ اور رسُولؐ اس کے محبوب ہوں گے ہم تمام رات جاگتے رہے اور اس انتظار میں رہے کہ علم ہمیں ملے گا۔ مگر آنحضورؐ نے فرمایا۔ علیؑ کو بلاؤ۔ جب علیؑ آیا تو آشوب چشم میں مبتلا تھا۔ آنحضورؐ نے علم علیؑ کو دیا اور اللہ نے خیبر کی فتح علیؑ کے ہاتھ سے کرائی۔

اور جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آپ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کو بلا کر فرمایا۔ اے اللہ میرے اہلبیتؑ یہی ہیں۔

○ تفسیر جلالین میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت نے نجرانی وفد کو دعوت مباہلہ دی تو انہوں نے کہا ہمیں مہلت دیں تاکہ ہم کوئی فیصلہ کر سکیں ان میں سے جو بڑا تھا اس نے کہا کہ تمہیں محمدؐ کی نبوت پر یقین ہو چکا ہے۔ اور یہ یقین بھی کر لو کہ جب بھی کسی قوم نے نبی سے مباہلہ کیا تو وہ تباہ ہوئی ہے۔ نجرانی وفد نے اس شخص کی بات نہ مانی۔ مباہلہ پر آمادہ ہو گئے۔ جب میدان میں آئے تو دیکھا آنحضورؐ حسنؑ، حسینؑ، فاطمہؑ، اور علیؑ کو ساتھ لائے ہیں۔ تو وہ ڈر گئے۔ مباہلہ سے انکار کر دیا اور جزیہ قبول کر لیا۔

○ تفسیر طبری ج ۳ صفحہ ۲۱۲ میں علباء بن احمر یشکری سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے حسنؑ، حسینؑ، جناب فاطمہؑ، اور حضرت علیؑ کو بلایا اور نجرانی وفد کو دعوت دی کہ آؤ پہلے تم ہم پر لعنت کرو پھر ہم تم پر لعنت کریں گے۔ ان میں جو بڑا تھا اس نے نجرانی وفد سے کہا۔ خبردار لعنت نہ کرنا۔ تمہیں اپنی قوم کے

وہ از دو یار نہیں ہیں جو دعا سے نبی سے بندر اور خنزیر بن گئے تھے۔ چنانچہ وہ مباہلے سے باز آ گئے۔

○ غرائب القرآن و رغائب الفرقان برحاشیہ تفسیر طبری ج ۳ ص ۲۱۳ نظام الدین نے لکھا ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضور سیاہ بالوں سے بنی ہوئی عبا اوڑھ کر تشریف لائے امام حسنؑ کو اٹھا رکھا تھا۔ امام حسینؑ کی انگلی پکڑ رکھی تھی۔ جناب فاطمہؑ آنحضور کے پیچھے تھی اور حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ کے پیچھے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

انہیں دیکھ کر اسقف نجران نے کہا اے نصرانیو! مجھے ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں کہ اگر یہ لوگ پہاڑ کو اشارہ کریں تو اپنی جگہ چھوڑ دے ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے اور قیامت تک کوئی نصرانی نہ رہیگا۔

○ سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۲۳۳ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضور نے فرمایا۔

علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے جسم سے نسبت ہے۔

مولف ــــ آنحضورؐ کا مقصد واضح ہے کہ علیؑ اور میں ایک دوسرے سے علم اور عمل میں جدا ہونے والے نہیں ہیں۔ اسکی نظر اور اور فکر وہی ہے جو میری ہے۔

○ کفایۃ الطالب ص ۱۷۶ میں آنحضور سے مروی ہے کہ میں اور علیؑ نگاہ قدرت میں ایک نور تھے۔ یہ نور تسبیح و تقدیس خالق کرتا تھا۔ اور یہ تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے کی بات ہے جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کا انکو امین بنا دیا۔ اور یہ نور جناب عبد المطلب تک ایک ہی رہا۔ جناب عبد المطلب کے بعد اس نور کے دو حصے کئے گئے ایک حصہ کا امین میرے والد جناب عبد اللہ کو اور ایک حصہ کا امین علیؑ کے والد ابو طالب کو بنایا گیا۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ۔

اے ایمان والو! اگر تم نے اہلِ کتاب کی اطاعت کی تو تمہیں پھر سے کافر بنا دیں گے۔

○ حلیۃ الاولیاء ج ۱ صـ۶۴ پر حافظ ابونعیم نے اعمش سے اعمش نے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتا ہے ان کا امیر اور رأس الرئیس علی ہے۔

۱۰۔ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

العمران ۱۰۱

جس نے اللہ سے تمسک کیا وہ صراطِ مستقیم کی جانب ہدایت حاصل کرے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صـ۵۸ میں علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابوجعفر سے اس نے ابوالزبیر سے ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے اور جابرؓ نبی کریمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اللہ نے علیؑ، زوجہ علیؑ، اور اولاد علیؑ کو بندے زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔ میری اُمت میں یہی علم کے دروازے ہیں۔ جو ان تک پہنچ گیا وہ صراطِ مستقیم تک پہنچ گیا۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ صـ۹۳ پر لفظی اختلاف کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

مولف۔۔۔ سفینۃ البحار ج ۱ صـ۱۹۲ پر تین اشعار ہیں جو تفسیر کشاف کے مصنف فن بلاغت کے استاد اور معروف اہلسنت عالم دین نے آل محمد کے حق میں کہے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے۔

کثر الشک والخلاف فکل	اختلافات اور شکوک بہت زیادہ ہوگئے ہیں اور ہر
یدعی الفوز بالصراط السوی	شخص صراط مستقیم پر ہونے اور نجات کا مدعی ہے
فاعتصامی بلا الہ سواہ	میرا تمسک لا الہ سے ہے اس کے علاوہ
ثم حبی لاحمد و علی	میری محبت محمدؐ اور علیؑ سے ہے
فاز کلب بحب اصحاب کہف	اصحاب کہف کی محبت میں کتا نجات پا گیا تو
کیف اشقی بحب آل النبی	آل محمدؐ کی محبت میں میں کیسے محروم نجات رہونگا

○ تفسیر آیت میں نبی کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ سے تمسک کی اولین شرط علیؑ اور اولاد علیؑ سے حصول ہدایت ہے جسطرح علیؑ اور اولاد علیؑ سے تمسک سے قبل نبوت سرور انبیاء کا اقرار و اعتراف شرط ہے

۱۱۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے ایمان والو! اللہ سے اس
اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔ القرآن ۱۰۲	طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے

کفایۃ الطالب صہ ۵۴ میں علامہ گنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتا ہے اس کا امیر علیؑ ہے۔

۱۲۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ	تمام کے تمام حبل اللہ سے تمسک پکڑو
جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔	اور فرقہ بازی نہ کرو۔

آل عمران ۱۰۳۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۲۴۲ میں علامہ بحرانی نے امام حنبل کے پوتے ابو عبدالرحمٰن کی کتاب المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرہ کے حوالہ سے ابن مبارک ابن مسرور سے ابن مبارک نے سعید ابن جبیر سے سعد نے عبداللہ ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک عربی آیا اور اس نے عرض کی۔

یارسول اللہ میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ حبل اللہ سے تمسک پکڑو۔ وہ حبل اللہ کیا ہے جس سے ہمیں تمسک پکڑنا ہے؟

آپ نے حضرت علیؑ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

اس سے تمسک پکڑو یہ اللہ کی حبل متین ہے۔

○ سفینۃ البحار ج ۱ صفحہ ۱۹۳ میں علامہ قمی نے زمخشری کے سلسلہ سند سے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے فاطمہؑ میرا دل ہے۔ فاطمہؑ کے بیٹے میرے دل کا ثمر ہیں۔ فاطمہؑ کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور اولاد فاطمہؑ سے دیگر ائمہ میرے خالق کے امین ہیں۔ یہی حبل اللہ ہیں جو اللہ اور اس کی مخلوق کے مابین واسطہ ہیں۔ جس نے ان سے تمسک کیا نجات پائے گا اور جو ان سے ہٹا تباہ ہوگا۔

○ ینابیع المودہ صفحہ ۱۱۸/ صفحہ ۱۱۹ اور صواعق محرقہ صفحہ ۹۳ مذکورہ بالا آیت کے ذیل میں اسی عنوان کی متعدد احادیث ملیں گی۔

۱۴۔ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

تم میں سے ایک ایسا گروہ ہے جو نیکی کی دعوت دیتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ | نجات یافتہ ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۸ میں علامہ حسکانی نے محمد ابن علی ابن مقری کے ذریعے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مجھے سلمان فارسی نے بتایا ہے کہ۔ یا علیؑ جب کبھی میں آنحضورؐ کے ساتھ ہوتا تھا اور آپ تشریف لاتے تھے تو آنحضورؐ میرے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے۔ اے سلمان یہ شخص اور اس کا حزب ہی نجات یافتہ ہوگا۔

۱۴۔ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

العمران ع۱۱ ۱۰۶/

اس دن کو یاد رکھو جس دن کچھ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور کچھ چہرے سفید ہوں گے۔ جو چہرے سیاہ پڑیں گے ان سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کیا تھا اب اپنے کفر کے عوض عذاب کا مزہ چکھو اور جو چہرے سفید ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے اور یہ لوگ ہمیشہ رحمت خدا کے سایہ میں رہیں گے۔

علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ۔ ابوامامہ سے مروی ہے کہ یوم حشر سیاہ چہروں سے محشور ہونیوالے حضرت علیؑ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنیوالے ہونگے۔ جب ابوامامہ نے انہیں دمشق کی سیڑھیوں پہ دیکھا تو اس کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ اور کہا جہنم کے کتے ہیں اور زیر آسمان مرنیوالوں میں سے بدترین لوگ ہیں۔ اور زیر آسمان قتل ہونیوالوں میں سے بہترین وہ مقتول

ہی جوان لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونگے۔

ابو غالب نے اس سے پوچھا۔ یہ بات تو اپنی مرضی سے کہہ رہا ہے یا نبی کو فرماتے کچھ سنا ہے؟

ابو امامہ نے جواب دیا۔ آنحضور سے سنا ہے۔

مؤلف ــــ ابو امامہ کی اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور نے متعدد مرتبہ فرمایا ہوگا کہ سفید رو وہ انصار علیؑ ہونگے جو باغیوں کے ہاتھوں شہید ہونگے اور سیاہ رو وہ بدنصیب ہونگے جو انصار علیؑ کے قاتل یا انصار علیؑ کے ہاتھوں مقتول ہونگے۔

۱۵۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔

آل عمران / ۱۱۰

تم لوگوں کی ہدایت کے لیے بہترین گروہ تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔

غایۃ المرام ص ۲۵۸ پر علامہ بحرانی نے شیخ مفید سے روایت کی ہے شیخ مفید نے اہلسنت کے سلسلہ سند سے محمد ابن سائب کلبی سے روایت کی ہے جب امام صادق عراق تشریف لائے اور حیرہ میں قیام کیا تو امام ابو حنیفہ آپ کے پاس آیا اور چند مسائل پوچھے انہی مسائل سے ایک مسئلہ یہ بھی تھا۔

امام ابو حنیفہ نے عرض کیا۔ قربان جاؤں۔ امر بالمعروف کیا ہے؟

امام صادق نے جواب دیا۔ معروف سے وہی ہستی مراد ہے جو ارض و سماء میں معروف

ہے اور وہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہے۔

مولف: — حضرت علیؑ کے معروف ہونے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

۱ — مکمل طور پر ذات علی مشہور و معروف ہے۔

۲ — اگر معروف کا معنی اچھائی لیا جائے تو پھر ارشاد صادق کا معنی یہ ہوگا کہ علی وہ اچھائی ہے کہ جس کے عقیدے میں علی ہوگا اسے ہر اچھائی فائدہ دے گی اور جسکے عقیدہ میں علی نہیں ہوگا اسے کوئی اچھائی فائدہ نہ دے گی۔

۱۶۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَمَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ۔ العمران ۱۱۲

جہاں کہیں بھی ہونگے ذلت ان کا مقدر بنادی گئی۔ ماسوائے ان لوگوں کے جو حبل اللہ اور حبل الناس سے متمسک ہونگے

غایۃ المرام ص۲۴۲ میں علامہ بحرانی نے غیبت نعمانی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جسے نعمانی نے ابی جارود سے روایت کی ہے کہ ہمیں محمد ابن عبداللہ ابن معمر نے۔ عبدالرحمن ابن عوف کے غلام سے۔ اس نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اہل یمن کا ایک وفد آنحضورؐ کی خدمت میں آیا۔

آنحضورؐ نے ان کی آمد سے قبل ہمیں مطلع کیا اور فرمایا کہ اہل یمن بڑے فاخرہ لباس پہن کر آرہے ہیں۔ آنحضورؐ نے اہل یمن کیطرف اشارہ کرکے فرمایا۔

یہ وہ قوم ہے جن کے دل نرم اور ایمان راسخ ہے۔ انہی میں سے وہ منصور ہوگا جو ستر ہزار لشکر لیکر میرے اور میرے وصی کی نصرت کرے گا۔

ان کی تلواروں کے میان میں کستوری ہوگی۔

انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟

آپ نے فرمایا وہی ہے جسے اللہ نے حبل فرما کر تمہیں اس کے تمسک کا حکم دیا ہے۔

انہوں نے عرض کیا قبلہ ہمیں حبل اللّٰہ کی صراحت سے نشاندھی فرمائیے۔

آپ نے فرمایا۔ وہ جسے اللہ نے۔ حبل من اللہ و حبل من الناس فرمایا ہے حبل من اللہ قرآن ہے اور حبل من الناس میرا وصی ہے۔

انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ آپ کا وصی کون ہے؟

آپ نے فرمایا میرا وصی وہ ہے جس کے متعلق ارشاد قدرت ہے۔ کہ اس دن کو یاد کرو کہ جس دن کچھ لوگ حسرت سے کہیں گے کاش ہم نے جنب اللہ سے غفلت نہ کی ہوتی۔

انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ وہ جنب اللہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا جنب اللہ وہ ہے جس کے متعلق ارشاد ربی ہے کہ اس دن کو یاد کرو جس دن ظالم اپنے ہاتھ غصہ میں کاٹ کاٹ کر کہے گا۔ کاش میں نے راہ رسول اختیار کی ہوتی۔ میری راہ میرا وصی ہے جو میرے بعد میری راہ پر لائے گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ اب تو ہمارا شوق اتنا بڑھ گیا ہے کہ اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے ہمیں دکھائیے۔

آپ نے فرمایا۔ میرا وصی وہ ہے جسے اللہ نے غور سے دیکھنے والوں کے لیے علامت قرار دیا ہے۔ اگر تم میرے گرد بیٹھنے والوں میں سے دل کی نگاہوں سے دیکھو اور دل کے کانوں سے میری بات سنو تو تم خود پہچان لوگے کہ ان میں میرا وصی کون ہے اور تم اسے اسطرح پہچان لوگے جسطرح تم مجھے نبی کی حیثیت سے پہچانتے ہو۔

ان صفوں میں دیکھو۔ ایک ایک چہرہ پر غور کرو۔ جہاں تمہارے دل رک جائیں سمجھ لو میرا وصی ہے لیکن اللہ نے اپنی کتاب میں میرے جدّ امجد کی وہ دعا جو انہوں نے مانگی لکھ دیا ہے کہ ـــ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔

جابر کہتا ہے کہ، بنی اشعرین میں سے ابو عامر۔ بنی خولان میں سے ابو غرہ بنی دوس میں سے ظبیان، عثمان، ابن قیس، عرفہ، اور لاحق ابن علاقہ تھے۔ ایک ایک صف میں ایک ایک چہرے کو دیکھا بالآخر حضرت علیؑ پر آکر تمام رک گئے پھر آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا۔ قبلہ ہمارے دل تو اس شخص سے ادھر ادھر نہیں جاتے۔

آپ نے فرمایا۔ واقعاً اللہ نے تمہیں بابصیرت دل دیا ہے کہ پہچاننے سے قبل تم نے میرے وصی کو پہچان لیا ہے۔

اب بتاؤ کہ تم نے پہچانا کیسے ہے۔

انہوں نے آنسو بہاتے ہوئے باآواز بلند عرض کیا۔ آقا ہم نے ایک ایک کو دیکھا لیکن ہمارا دل نہیں بھرا جب ہماری نگاہ حضرت علیؑ پر پڑی۔ تو ہمارے دل ہمارے قابو میں نہ رہے۔ ہماری فکر مطمئن ہو گئی۔ ہمارے کلیجے ٹھنڈے ہو گئے ہماری آنکھوں سے بیساختہ آنسو ٹپک گئے۔ ہمارے دل دھڑکنے لگے۔ ہمیں ایسے معلوم ہوا کہ یہ ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بیٹے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ قرآن کی تاویل اللہ اور راسخون فی العلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ کو اس سے وہی نسبت ہے جو قبل از وقت نیکی کے آ جانے سے ہوتی ہے اور تم لوگ جہنم سے دور ہو گئے۔

جابر کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت علیؑ کے ساتھ رہے

جنگ جمل اور جنگ صفین میں آپ کے ساتھ رہے، جنگ صفین میں شہید ہونے
یہ وہ لوگ تھے جن کے متعلق حضرت علی کے ساتھ رہنے جنتی ہونے اور جہنم سے
دور رہنے کی پیشگوئی کر دی تھی۔

۱۷۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ۔ العمران ع۱۲ آیت ۱۱۸	اے اہل ایمان! اپنے سامنے بد باطنی کو مت رکھو۔

ینابیع المودہ صفحہ ۱۲۵ پر علامہ قندوزی خوارزمی سے خوارزمی نے مجاہد اور عکرمہ سے اور ان دونوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے جس بھی آیت کا آغاز یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ہوتا ہے اس کا امیر علی ہے۔

مؤلف ــــ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ نہی کا تعلق حضرت علیؑ سے ہے۔ کیونکہ آیہ تطہیر کی وجہ سے حضرت علی کی عصمت قطعی طور پر مسلم اور منصوص ہے۔ یہ خطاب بالکل اس طرح ہوگا جسطرح آنحضورؐ کو اللہ نے مخاطب فرمایا ہے لاتحرك به لسانك تو جلدی نہ کیا کر۔ یا ایھا النبی اتق اللہ۔ اے نبی اللہ سے ڈرو۔

درمنثور ج ۲ صفحہ ۶۶ میں علامہ سیوطی نے ابن جریر وغیرہ کے ذریعہ ابوالحوزا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اباضیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مؤلف ــــ اباضیہ خارجیوں میں سے وہ گروہ ہے جس نے حضرت علی کے خلاف تلوار سے جنگ لڑی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اباضیہ اس آیت کے ظاہری الفاظ کا مصداق ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ذات احدیت کو پہلے سے علم تھا کہ ایسا ہوگا اس لیے ذات احدیت فی الواقع ایت کا نزول ہی اسی گروہ

کے متعلق کیا ہو۔ ایسی صورت میں یہ آیت قرآن کریم کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہو گی۔

گویا خارجی ہی وہ بے باطن ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ساتھ یا اپنے سامنے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸- اَفَانْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ
آلِ عمران/۱۴۴

اگر محمدؐ فوت ہو جائے یا شہید کر دیا جائے تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پر پھر جاؤ گے؟

السیاسۃ الحسینیہ صفحہ۱۰۱ علامہ عبدالعظیم رتجی نے باب الاذان میں علامہ عبداللہ مراغی کی کتاب السلافۃ فی امر الخلافۃ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ علامہ عبداللہ ساتویں صدی ہجری میں علمائے اہلسنت کے اعلام میں شمار ہوتا تھا۔ السلافۃ فی امر الخلافۃ کا علامہ عبداللہ کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا قلمی نسخہ دمشق کی المکتبۃ الظاہریۃ العمومیۃ میں محفوظ ہے۔ روایت یہ ہے۔

کچھ صحابہ نے اعلان غدیر کے بعد مدینہ میں ابو ذر سے سُنا وہ اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ پڑھ رہا تھا۔

انہوں نے آنحضورؐ کے پاس آکر شکوہ کیا۔

آپ نے فرمایا کیا تم میری دو باتیں ابھی سے بھول گئے ہو۔

۱۔۔۔۔ کیا یوم غدیر میں ولایت علیؑ کے اعلان کا خطبہ تم بھول گئے ہو۔

۲۔۔۔۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ میں نے کہا ہے۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابو ذر سے سچا کوئی نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میرے بعد یقیناً تم لوگ اپنے پچھلے پاؤں پر پلٹ جاؤ گے۔

مؤلف ــــــ آنحضورؐ کے اس ارشاد گرامی کا واقعاً معنی یہ ہے کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ۔ میرے بعد تم لوگ علیؑ ابن ابیطالب کی خلافت اور ولایت سے انکار کر کے اپنے پچھلے قدموں پر پلٹ جاؤ گے۔

○ غایۃ المرام ص۳۰۵، حدیث ۳۰۶ پر علامہ بحرانی نے ابراہیم ابن محمد حموینی کے ذریعہ عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ حضرت علیؑ حیات نبوی میں فرمایا کرتے تھے۔

اللہ نے فرمایا ہے کہ۔ میرے نبی کی وفات یا شہادت کے بعد کیا تم لوگ اپنے سابقہ پاؤں پر پلٹ جاؤ گے؟

بخدا۔ ہدایت کے بعد ہم کبھی بھی اپنے سابقہ قدموں پر نہیں پلٹیں گے بخدا اگر آپ فوت ہو گئے۔ یا شہید کئے گئے تو میں اس بنیاد پر جنگ کرتا ہوں گا جس بنیاد پر آنحضورؐ جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ میں خالق حقیقی سے جا ملوں۔ بخدا میں آنحضورؐ کا بھائی ہوں۔ آپ کا وارث ہوں۔ مجھ سے زیادہ کون آپ کی وراثت کا حقدار ہے؟

مؤلف ــــــ اس آیت نے حضرت علیؑ اور آپ کی اتباع کرنیوالوں کو پچھلے قدموں پر پھر جانیوالوں سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ کیونکہ آنحضورؐ سے متعدد مقامات پر یہ حدیث مروی ہے کہ علیؑ اور آپکے شیعوں کے علاوہ دوسرے لوگ ہی مزید تسلی اور اطمینان کے لیے صحیح بخاری ج ۹ میں یہ حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کونین نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے کچھ لوگ حوض پر آئیں گے تو انھیں دھکیلا جائے گا۔ میں عرض کرونگا

الٰہا ! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ ذاتِ احدیت کی طرف سے بتایا جائے گا کہ تیرے بعد ان لوگوں نے اتنی بدعات کی ہیں کہ یہ مرتد ہوکر اپنے پچھلے قدموں پر پھر گئے

۱۹۔ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ۔

العمران ۱۴۴

جو شخص بھی اپنے پاؤں پر پلٹ گیا وہ اللہ کو ذرا بھر بھی نقصان نہیں دے گا۔ اللہ شکرگزاروں کو جزا دے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۲ میں علامہ حسکانی نے حذیفہ ابن یمان سے روایت کی ہے کہ۔

جب جنگ اُحد میں مشرکین آنحضور سے برسرِ پیکار ہوئے اور صحابہ بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت علیؑ اپنی تلوار لیکر آنحضور کا دفاع کرتے رہے ان کے ساتھ صرف ابو دجانہ انصاری تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے مشرکین کو آنحضورؐ سے دور کر دیا اس وقت مذکورہ بالا آیت حضرت علیؑ اور ابو دجانہ کے حق میں نازل ہوئی ہے

۲۰۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ۔ العمران ۱۴۵

کوئی بھی انسان اذنِ خدا کے بغیر نہیں مرسکتا۔ یہ ایک مقررہ مدت ہے جو شخص اپنے اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہے گا ہم دنیا ہی میں اُسے معاوضہ دیں گے اور جو شخص آخرت میں معاوضہ چاہے گا اُسے آخرت میں دیں گے اور ہم شکرگزاروں کو ضرور جزا دیں گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۳۱ میں علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابوعبداللہ سے ابوعبداللہ نے محمد ابن مروان سے محمد نے جعفر ابن محمد سے جعفر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

اللہ نے دو مقام پر حضرت علیؑ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

۱۔ اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا ۲۔ ہم شکر گزاروں کو جزا دیں گے۔

۲۱۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ۔

آل عمران / ۱۴۶

کتنے انبیاء کے ساتھ وہ کہ ان کے ماننے والوں نے جنگ کی۔ وہ نہ تو راہِ خدا میں پہنچنے والے مصائب میں گھبرائے نہ کمزور پڑے اور نہ ہی پیچھے ہٹے اور صبر کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۳۶ / صفحہ ۱۳۹ حافظ حسکانی نے محمد ابن حسین سے محمد نے ربیعہ ابن ناجذ سعدی سے ربیعہ نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت حضرت علیؑ اور ابودجانہ انصاری کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۲۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ۔

آل عمران / ۱۵۴

غم کے بعد پھر ہم نے تم پہ نیند کو مسلط کر دیا جو تم میں سے ایک گروہ پہ چھا گئی۔

شواہد التنزیل ج ۱ صـ ۱۲۲ میں علامہ حسکانی نے بیہقی سے ابو صالح سے اور ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ آلِ عمران ۱۷۲۔

جن لوگوں نے میدانِ جنگ میں زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہی ان احسان کرنے والے متقین کے لیے اجرِ عظیم ہوگا۔

غایۃ المرام صـ ۳۹۰ میں علامہ بحرانی ابن شہر آشوب سے نقل کیا ہے۔ ابن شہر آشوب نے اہلسنت ذرائع سے نقل کیا ہے کہ فلکی مفسر نے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس اور ابو رافع دونوں سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جنگ احد کے دوسرے دن اس وقت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی جب حضرت علیؑ مہاجرین میں سے ستر آدمی ساتھ لیکر حمراء الاسد نامی مقام تک آئے تاکہ دشمن کو مرعوب کریں۔ یہ حمراء الاسد مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

۲۴۔ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

جن لوگوں کو دوسروں نے کہا کہ ادھر نہ جاؤ دشمن جمع ہو کر تمہاری گھات میں لگے ہیں۔ تو ان کا ایمان پہلے سے دوچند ہوگیا اور انہوں نے جواب میں

الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ۔

آل عمران / ۱۷۳ - ۱۷۴

اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا بہترین وکیل ہے۔ چنانچہ اللہ کی نعمت اور فضل سے اسطرح صحیح وسالم واپس پلٹے کہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی ان لوگوں نے رضائے خدا کی خاطر ایسا کیا تھا اللہ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

○ غایۃ المرام ص۳۶۹ میں علامہ بحرانی ابن شہر آشوب کے اہلسنت ذرائع سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو چند آدمی دیکر ابوسفیان کی تلاش میں بھیجا۔ راستہ میں انہیں بنی خزاعہ کا ایک شخص ملا اس نے انہیں کہا وہ لوگ تمہارے انتظار میں جمع ہو کر گھات لگائے بیٹھے ہیں ان سے ڈرو اور ادھر نہ جاؤ۔ تو حضرت علیؑ اور آپ کے ساتھیوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔ جب آپ واپس آئے تو اللہ نے مذکورہ آیت نازل کی۔

۲۵۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔

آل عمران / ۱۸۵

جسے آتشِ جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کیا گیا وہ کامران ہوگیا۔

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے ابن مغازلی سے ثمامہ ابن عبداللہ ابن انس سے ثمامہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ میزان نصب کر دیا جائیگا جو پل صراط ہوگا پل صراط صرف وہی عبور کر سکے گا جس کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کا لکھا ہوا اجازت نامہ ہوگا۔

○ غایۃ المرام ص۲۶۲ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سند سے ابو سعید خدری سے

روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جب لوگ پل صراط سے گزرنے لگیں گے تو اللہ کیطرف وہ ملک پل صراط پر مامور ہونگے جو گزرنے والے کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کا عطا کردہ اجازت نامہ دیکھیں گے جس کے پاس ہوگا اسے جانیکی اجازت دینگے جس کے پاس نہیں ہوگا اسے اوندھے منہ جہنم میں رسید کردیں گے۔ ابوسعید کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ آیا حضرت علیؑ سے اجازت نامہ کا کیا معنی ہے ؟ آپ نے فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، و امیر المومنین علی ابن ابیطالب وصی رسول اللہ۔

۲۶۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا۔	تمہیں اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی اذیتیں سننا پڑیں گی۔
آل عمران/۱۸۶	

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۲ علامہ حسکانی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت صرف اور صرف آنحضورؐ اور آپ کے اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مولف ــــ سینکڑوں احادیث اور متواتر روایات سے یہ ناقابل تردید حقیقت ثابت ہوچکی ہے کہ اہلبیتؑ نبی سے حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ مراد ہیں، آیۂ تطہیر کے ذیل میں قدرے تفصیل عرض کرینگے۔ اس سلسلہ میں علامہ حسکانی نے کم وبیش ایک سو تیس احادیث پیش کی ہیں۔

۲۷۔ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ۔
آلِ عمران ۱۹۵

یہ اللہ کی طرف سے ثواب ہے اور اس کے ہاں بہترین ثواب ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۸ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابو نصر عیاشی سے ابو نصر نے اصبغ ابن بناتہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ آنحضور نے مجھے فرمایا تھا یا علی انت الثواب۔

۲۸۔ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللهِ وَمَا عِنْدَ اللهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۔
آلِ عمران ۱۹۸

جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے یہ اللہ کیطرف سے عطیہ ہوگا اور جو عنایات اللہ کی طرف سے ہوں گی وہ ابرار کے لیے بہتر ہوں گی

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۹ علامہ حسکانی نے محمد ابن عبداللہ سے محمد نے اصبغ ابن نباتہ سے اصبغ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا۔ اے علی بھائی تو ثواب ہے اور تیرے شیعہ ابرار ہیں۔

۲۹۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
آلِ عمران ۲۰۰

اے ایمان والو! صبر کرو، صبر کی تلقین کرو، آمادہ جہاد رہو۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۴۱ علامہ حسکانی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد حسن نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نبی کریمؐ حضرت علیؑ اور جناب حمزہ کے حق میں نازل ہوئی ہے

سُورَۃُ النِّسَآء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بیس آیات ہیں۔

۱ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام (۱)

۲ یا ایھا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا (۱۹)

۳ یا ایھا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۲۹)

۴ ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ (۵۴)

۵ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ (۵۴)

۶ وَالَّذِیْنَ آمنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنٰت تجری (۵۷)

۷ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۵۹)

۸ فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول (۶۴)

۹ ولھدیناھم صراطاً مستقیما (۶۸)

۱۰ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم (۶۹، ۷۰)

۱۱ یا ایھا الذین آمنوا خذوا حذرکم فانفروا (۷۱)

۱۲ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (۸۰)

۱۳ واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ (۸۳)

۱۴ یا ایھا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا (۹۴)

۱۵ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ (۱۱۵)

١٦ــــ والذین آمنوا وعملوا الصالحات سندخلهم جنات تجری (١٢٢)

١٧ــــ یا ایها الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط (١٣٥)

١٨ــــ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (١٤٥)

١٩ــــ فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات (١٧٣)

سورۃ النساء

۱۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔ النساء / ۱

اس اللہ سے ڈرو اور اس قطع رحمی سے ڈرو جس کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا اللہ تمہارا نگران ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۳۵ علامہ حسکانی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد نے ابن عباس سے مذکورہ آیت کے بارہ میں روایت کی ہے کہ یہ آیت آنحضورؐ اور آپ کے اہلبیتؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ قیامت میں ہر رشتہ ٹوٹ جائیگا جبکہ سرورِ کونین سے رشتہ نہ ٹوٹے گا۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا۔ النساء / ۱۹

اے ایمان والو! جبراً عورتوں کے وارث نہ بنو۔

حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۴ علامہ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جس آیت کی ابتداء یا ایہا الذین آمنوا سے ہوگی اس کا امیر علیؑ ہوگا۔

مولف ــــــ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت علیؑ کسی عورت کے جبراً وارث ہوا چاہتے تھے کیونکہ علیؑ امیر المومنین ہے تاریخ میں ایسا کوئی مقام نہیں ملتا

جہاں حضرت علیؑ کے لیے ایسا موقع آیا ہو کہ وہ کسی عورت کے جبراً وارث ہونے کے خواہشمند ہوئے ہوں۔ البتہ بعض مومنین کے لیے یہ چیز ملحق ہے اور انہی کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔

۳۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ، وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔

النساء/۲۹

اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال غلط طریقے سے مت کھاؤ۔ ہاں اگر باہمی رضامندی اور تجارت ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نہ ہی ایک دوسرے کو قتل کرو۔ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۴۳ علامہ حسکانی نے ابوالحسن محمد سے ابوالحسن نے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت میں ذات احدیت نے اہلبیت نبی کے قتل سے منع فرمایا ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔ آؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں تم اپنے بیٹے لاؤ۔ ہم اپنی عورتیں لاتے ہیں تم اپنی عورتیں لاؤ۔ اور ہم اپنے نفس لاتے ہیں تم اپنے نفس لاؤ۔

آنحضور اپنے بیٹوں کے بطور امام حسن اور امام حسین کو لے گئے۔
اپنی عورتوں کے مصداق کے بطور اپنی دختر جناب زہراء کو لے گئے۔
اور اپنے نفس کے بطور حضرت علیؑ کو لے گئے۔

۴۔ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔ النساء/۵۴

کیا یہ لوگ ان سے حسد کرتے ہیں جن پر اللہ نے نوازش فرمائی ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۱۵ علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب کے حوالہ سے ابوالفتوح رازی سے ابوالفتوح نے کلبی سے کلبی نے ابوصالح سے اور ابوصالح سے ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت بالخصوص آنحضورؐ اور حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۵۔ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا۔

ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت کے علاوہ ملک عظیم سے نوازا ہے

النساء / ۵۴

صواعق محرقہ صفحہ ۹۲ پر علامہ ابن حجر نے باب الآیات میں مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ اللہ نے آل ابراہیم میں ایسے آئمہ رکھے ہیں اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔

مولف ــــــ ان سے مراد حضرت علیؑ اور آپ کے گیارہ بیٹے ہیں۔ جن کا تذکرہ آنحضورؐ نے متعدد مرتبہ فرمایا ہے۔ علامہ ابن حجر کے اس جملہ سے کہ آئمہ کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور آئمہ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ سے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ امام کو معصوم ہونا چاہئے کیونکہ معصوم ہی مشیت ایزدی کے مطابق حکم دے سکتا ہے اگر امام معصوم نہ ہو اور مشیت ایزدی کا ادراک نہ کر سکتا ہو تو کئی مقامات ایسے بھی آسکتے ہیں جہاں مشیت باری اور حکم امام میں تصادم ہو جائے۔

---

۰۶ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا۔

النساء/ ۵۷

انہیں ہم ایسے باغات میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور ہم اپنے سایہ رحمت میں داخل کریں گے۔

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یا علیؑ ! الذین آمنوا وعملوا الصالحات کا مصداق تو اور تیرے شیعہ ہیں اور میں اور تم حوض کوثر پر ملاقات کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲ علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے جس آیت کا آغاز ہو یا ایھا الذین آمنوا سے مراد ہے اس کا امیر حضرت علیؑ ہے۔

۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

اے ایمان والو رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے اہلسنت سلسلہ سند سے مجاہد سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس وقت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی جب آنحضورؐ نے آپ کو جنگ تبوک میں جاتے ہوئے خلیفہ بنایا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا، قبلہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں ؟ آپ نے فرمایا علیؑ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

مجاہد کے مطابق اولی الامر سے مراد حضرت علی ابن ابیطالب ہیں۔ اللہ نے امّت مسلمہ کو حکم دیا ہے کہ علی اولی الامر ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے۔

۸۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔ النساء ۶۴	اللہ سے معافی مانگیں اور میرا نبی ان کے لیے مغفرت کی خواہش کرے تو اللہ کو تواب اور رحیم پائیں گے

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۵۴ بحوالہ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۵۲

علامہ محمودی نے ابن عساکر سے ابن عساکر نے ابوالبرکات سے ابوالبرکات نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے جابر نے نبی کریم سے روایت کی ہے کہ۔ اللہ نے مجھے اسطرح تمام امّت کے تاقیامت نام بتائے ہیں جسطرح حضرت آدمؑ کو تعلیم دی تھی۔ میرے سامنے میری امّت کے کئی صاحبان علم گزرے تو میں نے علی اور اس کے شیعہ کے لیے استغفار کیا۔

مولف ۔۔۔ آنحضور کے اس ارشاد میں کئی امور واضح ہیں۔

۱۔ جب میں نے اپنے سامنے علم برداروں کو گزرتے دیکھا تو انہی میں مجھے علیؑ اور اس کے شیعہ نظر آئے میں نے علیؑ اور اس کے شیعہ کے لیے دعائے مغفرت کی

۲۔ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آنحضور نے حضرت علیؑ کے لیے استغفار کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؑ گنہگار تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ استغفار ہمیشہ گناہ کے لیے نہیں کیا جاتا بلکہ رفعت مراتب کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضورؐ سے مروی ہے کہ ۔۔۔ میں روزانہ اللہ سے ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

۳۔ آنحضورؐ کے اس ارشاد سے یہ بھی عیاں ہے کہ شیعیان علی یقیناً بخشے جائیں گے

کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر میرا نبی استغفار کرے تو اللہ کو تواب اور رحیم پائیں گے۔

دُعا ہے خداوند عالم ہمیں شیعیان علیؑ سے محشور فرمائے۔

٩۔ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا۔ نساء / ٦٨

ہم نے انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت دی ہے۔

غایۃ المرام ص[illegible] میں علامہ بحرانی نے علامہ حموینی حنفی سے علامہ حموینی نے خیثمہ جعفی سے خیثمہ نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے اللہ کی طرف سے ہم ہی بلند کردہ علم ہیں جو ہم سے آملا نجات یافتہ ہوگا جو ہم سے پیچھے رہا غرق ہوگا ہم سفینہ نوح کی مانند ہیں۔ ہم اللہ کے مصطفےٰ ہیں۔ ہم صراط مستقیم ہیں۔

١٠۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا۔

النساء ٦٩/٧٠

جو شخص اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ان انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے ان کی رفاقت بڑی اچھی ہوگی۔ اللہ کی نوازش ہے اور اللہ عالم ہونے کے لیے کافی ہے۔

شواہد التنزیل ج ١ ص ١٥٣ / ١٥٤ علامہ حسکانی نے عقیل ابن حسین سے عقیل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ فرائض میں اللہ کی اطاعت بشمول

ہیں رسول کی اطاعت مراد ہے اور علی علاوہ شخص جس نے اللہ اور رسول کی فرائض اور سنن میں اطاعت کی ہے۔ شہداء سے مراد حضرت علیؑ، جعفر طیار، حمزہ، امام حسنؑ، امام حسینؑ ہیں۔ صالحین سے مراد سلمانؓ، ابوذرؓ، صہیب، جناب عمارؓ ہیں۔

۱۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا۔

النساء / ۷۱

اے ایمان والو! اپنا اسلحہ سنبھالو ایک ایک ہو کر یا اجتماعی طور پر کوچ کرتے ہو جاؤ۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۵۵ علامہ حسکانی نے ابوبکر جارثی سے۔ ابوبکر نے عوام سے، عوام نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا ہے اس کا امیر علیؑ ہے۔ کیونکہ مومنین میں سے حضرت علی کو جو ایمانی سبقت اور ایثار کے فضائل حاصل ہیں وہ کسی کو میسر نہیں ہیں۔

۱۲۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا۔

النساء / ۸۰

جس نے میرے نبی کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی ہم نے تجھے ان کا نگران نہیں بنایا۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۲۰۳ / صفحہ ۲۹ علامہ بحرانی نے ابن شہر آشوب سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابوطالب ہروری سے روایت کی ہے۔ ابوطالب نے علقمہ سے اور ایوب سے روایت کی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ نے جناب عمارؓ سے فرمایا۔

اے عمار۔ علی کبھی ہدایت سے برگشتہ نہیں کرے گا۔ کبھی تجھے گمراہی کے قریب نہ لے جائیگا۔

اے عمار۔ علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

غایۃ المرام صـ۵۴۲ میں مسند حنبل کے حوالہ سے ابوذر سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ جو مجھ سے جدا ہوا گویا اللہ سے جدا ہوا۔ اور جو تجھ سے جدا ہوا گویا مجھ سے دور ہوا۔

۱۳۔ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ۔

النساء / ۸۳

جب وہ اطمینان یا بے چینی کی کوئی بات سنتے ہیں تو اسے فوراً عام کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ لوگ اس بات کو نبی کریم اور اولی الامر تک پہنچا دیں تو اس کی حقیقت حال سے استنباط کرنیوالے دانشمند واقف ہو جائیں۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ صـ۵۱۲ پر معاویہ سے معاویہ نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے اولی الامر سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو واجب الاطاعت ہیں۔

○ ایک اور روایت جو امام صادق سے نقل کی ہے اس میں ہیں کہ آنحضورؐ کی زندگی میں اور آپکے بعد اولی الامر حضرت علیؑ تھے ان کے بعد امام حسنؑ۔ ان کے امام حسینؑ ان کے بعد علی ابن حسینؑ ان کے بعد محمد ابن علی۔ ان کے بعد جعفر ابن محمد

ان کے بعد موسیٰ ابن جعفر ان کے بعد علی ابن موسیٰ ان کے محمد بن علی ان کے بعد حسن ابن علی اور ان کے بعد امام مہدیؑ ہیں"

○ علامہ مسعودی نے مروج الذہب ج ۳ ص ۹ میں امام حسن کا ایک خطبہ نقل کیا ہے جو آپ نے حضرت علیؑ کے بعد اپنے دور خلافت میں دیا تھا اس میں آپ نے فرمایا ہے۔

ہماری اطاعت کرو۔ ہماری اطاعت اللہ کی طرف سے فرض ہے کیونکہ اللہ نے اولی الامر کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے ـــــ اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی ہے۔

۱۴۔ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِیلِ اللَّهِ فَتَبَیَّنُوا	اے ایمان والو جب جہاد پر جاؤ تو ہوشیار رہا کرو۔

النساء/۹۴

ینابیع المودہ ص ۱۲۶ پر علامہ قندوزی نے خوارزمی، طبرانی اور ابن ابی حاتم سے روایت کی ہے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی یا ایھا الذین آمنوا ہے علیؑ اس کا امیر ہے اللہ نے دیگر اصحاب محمد کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی آیا ہے خیر و اچھائی سے ہی آیا ہے۔

۱۵۔ وَمَنْ یُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ	جو شخص ہدایت آجانے کے بعد میرے رسول کو اذیت پہنچائیگا اور مومنین کے علاوہ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ النساء ۔/۱۱۵	کوئی راہ اختیار کرے گا ہم دہی کچھ دیں گے جو وہ چاہیگا پھر جہنم میں رکھیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

غایۃ المرام میں ص۴۳۶ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ کی تفسیر سے اس آیت کا معنی یوں نقل کیا ہے۔ کہ۔

جو شخص خلافت علیؑ کا معاملہ واضح ہو جانے کے بعد بھی میرے رسولؐ کو اذیت پہنچائیگا اس کا انجام یہ ہوگا۔ الخ۔

مولف ـــــ خلافت حضرت علیؑ کا معاملہ یوں تو آنحضورؐ نے متعدد مقامات پر واضح کر دیا تھا لیکن خم غدیر میں کسی قسم کا ابہام ہی نہ رہا تھا۔ بعض صحابہ نے آنحضورؐ پر اعتراض بھی کیا کہ آپ اپنی مرضی سے علیؑ کو خلیفہ بنا رہے ہیں تو آپ کو قسم کھا کر کہنا پڑا کہ میں نے اپنی خواہش سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ایسا کیا ہے۔ کتب حدیث۔ تفسیر اور تاریخ میں آنحضورؐ کے یہ الفاظ موجود ہیں۔

مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۱۶۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا النساء ۔/۱۲۲	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ہم انہیں ایسی جنات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے زیادہ کون سچا ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۲۰ میں علامہ بحرانی نے ابراہیم اصفہانی سے، ابراہیم نے شریک ابن عبداللہ سے شریک نے ابو اسحاق سے ابو اسحاق نے حارث سے اور حارث نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم اہلبیت ہیں ہمیں عام لوگوں کی مانند نہ سمجھ لیا جائے۔

وُہ شخص یہ سُن کر ابن عباس کے پاس آیا اور اُسے بتایا ابن عباس نے کہا علیؑ نے سچ کہا ہے۔ جب نبی کو عام لوگوں کی طرح نہیں سمجھا جا سکتا تو اہلبیت نبی کو کیسے عام لوگوں کیطرح سمجھا جا سکیگا۔ اللہ نے علیؑ ہی کے متعلق مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی ہے۔

مولف —— یہ حدیث ان متعدد احادیث کی طرف اشارہ ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ آیت سے مراد علیؑ اور آپکے شیعہ ہیں۔

۱۷۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ۔ النساء ۱۳۵	اے ایمان والو عدل قائم کرو۔

حلیۃ الاولیاء ج ۱ صفحہ ۶۴ میں حافظ ابونعیم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔ قرآن کی ہر وہ آیت جسکی ابتداء یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتی ہے اس کا امیر علی ابن ابیطالب ہے۔

۱۸۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ النساء ۱۴۵	منافقین جہنم کے آخری نچلے طبقہ میں ہونگے۔

تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۵۲ میں ابوالحسن علی ابن مسلم سے علی نے امام حنبل سے روایت کی ہے کہ نبی کونین نے فرمایا ہے۔ یا علیؑ! تجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور تجھ سے دشمنی صرف منافق رکھیگا۔ اس لیے اللہ نے فرمایا ہے کہ منافق جہنم کے نچلے طبقہ میں ہونگے۔

۱۹۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحَاتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔

النسا /۱۷۳

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے انہیں مکمل اجر دیگا اللہ اپنی عنایت سے مزید اضافہ بھی فرمائے گا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۲ علامہ حسکانی نے علی ابن موسےٰ ابن اسحاق سے علی نے علی ابن بذیمہ سے علی نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سرورانبیاء نے فرمایا ہے قرآن کی ہر وہ آیت جسمیں ایمان اور عمل صالح کا تذکرہ ہے علیؑ اس کا امیر اور رئیس ہے۔ اصحاب سرور کونین میں علیؑ کے سوا کوئی بھی ایسا صحابی نہیں جسکی اللہ نے سرزنش نہ کی ہو۔ اور علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر اور خوبی سے کیا ہے۔

سُورۃ المائدۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں کئی آیات ہیں۔

۱ یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود (۱)

۲ یا ایہا الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ (۲)

۳ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (۳)

۴ یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا (۶)

۵ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط (۸)

۶ وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات (۹)

۷ والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم (۱۰)

۸ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم (۱۱)

۹ و لقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل (۱۲)

۱۰ و یہدیہم الی صراط مستقیم (۱۶)

۱۱ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلہ (۳۵)

۱۲ انا انزلنا التوراۃ فیہا ہدی و نور (۴۴)

۱۳ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم (۵۴)

١٤ـــ انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلاة (٥٥)

١٥ـــ ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا (٥٦)

١٦ـــ قل هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله (٦٠)

١٧ـــ يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك (٦٧)

١٨ـــ يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل (٨٧)

١٩ـــ يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم (٩٥)

٢٠ـــ يا ايها الذين آمنوا عليكم انفسكم (١٠٥)

٢١ـــ يا ايها الذين آمنوا شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت (١٠٦)

سُورۃ مائدہ

۱۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ مائدہ ۱

اے ایمان والو! وعدہ وفائی کیا کرو۔

مناقب خوارزمی صفحہ ۱۸۹ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتا ہے۔ علی ان کا امیر اور ان سے اشرف ہے۔

۲۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَائِرَ اللّٰہِ ۔ المائدہ/۲

اے ایمان والو! شعائر اللہ کی حرمت کو پامال نہ کرو۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۳۵ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ہم شعائر اللہ ۔ ہم اصحاب ہیں۔ ہم علم الٰہی کے مخزن ہیں۔ اور ہم دربار الٰہی کے دروازے ہیں۔

۳۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ مائدہ ۳

آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے نعمت کامل کر دی ہے۔ اور اسلام کو تمہارے دین کے بطور پسند کیا ہے۔

○ مقتل الحسین از خوارزمی ج ا صفحہ ۴۷ / صفحہ ۴۸ میں خوارزمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے غدیر خم کے دن جب ولایت علیؑ کے لیے بلانا چاہا تو مقام خم غدیر میں جتنے درخت تھے ان کے نیچے سے کانٹے صاف کرنیکا حکم دیا اور ہم نے تعمیل کی۔ یہ جمعیں کا دن تھا۔ پھر آپ نے علیؑ کے ہاتھ سے پکڑ کر بلند کیا۔ ابھی تک آپ نے اعلان مکمل نہیں کیا۔ علیؑ کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ الخ۔
آنحضور نے فرمایا۔ تکمیل دین پر اللہ کی حمد ہے۔ اکمال نعمت پر اللہ کا شکر ہے۔ میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر اللہ کی رضا پر اللہ کی حمد ہے۔ پھر آپ نے یہ دُعا مانگی۔
اے اللہ! جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ۔ جو علیؑ کو دشمن سمجھے تو بھی اسے دشمن سمجھ۔ جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی نصرت کر۔ اور جو علیؑ کو رسوا کرنا چاہے تو اُسے رسوا کر۔ صحابہ میں سے جن افراد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ عمر۔ ۲۔ علی۔ ۳۔ براء ابن عازب۔ ۴۔ سعد ابن ابی وقاص۔
۵۔ طلحہ ابن عبیداللہ۔ ۶۔ حسین ابن علی۔ ۷۔ عبداللہ ابن مسعود۔ ۸۔ عمار ابن یاسر
۹۔ ابوذر۔ ۱۰۔ ابوایوب انصاری۔ ۱۱۔ عبداللہ ابن عمر۔ ۱۲۔ عمران ابن حصین۔ ۱۳۔ بریدہ ابن حصیب۔ ۱۴۔ ابوہریرہ۔ ۱۵۔ جابر ابن عبداللہ۔ ۱۶۔ غلام رسول ابورافع
۱۷۔ حبشی ابن جنادہ۔ ۱۸۔ زید ابن شراحیل۔ ۱۹۔ جریر ابن عبداللہ۔ ۲۰۔ انس بن مالک
۲۱۔ حذیفہ ابن رشید غفاری۔ ۲۲۔ زید ابن ورقم۔ ۲۳۔ عبدالرحمٰن ابن یعمر۔ ۲۴۔ عمرو ابن حمق۔ ۲۵۔ عمر ابن شرجیل۔ ۲۶۔ ناجیہ ابن عمر۔ ۲۷۔ جابر بن سمرہ۔ ۲۸۔ مالک ابن حویرث۔ ۲۹۔ ابوذویب۔ ۳۰۔ عبداللہ ابن ربیعہ۔

○ الشیاستہ الحیفیہ صہ۱۰۸ پر شیخ عبدالعظیم ربیعی نے باب الاذان میں۔ شیخ عبداللہ مراغی کی کتاب ۔السلافۃ فی امرالخلافۃ۔ سے دو روایات نقل کی ہیں۔ شیخ عبداللہ ساتویں صدی ہجری کے علمائے اہلسنت میں چوٹی کے علماء سے شمار کئے جاتے ہیں روایات یہ ہیں۔

۱ــــ جناب سلمان فارسی نے اذان کہی، صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں آکر شکوہ کیا کہ سلمان نے اذان میں اشہد ان علیا ولی کا اضافہ کیا ہے۔ آپ نے صحابہ کو جھڑک دیا، اور آئندہ کے لیے انہیں اس قسم کی شکایت نہ کرنیکی تنبیہہ کی اور سلمان کو اس اضافہ سے نہ روکا۔

۲ــــ صحابہ نے ابوذر غفاری سے غدیر خم کی بیعت کے بعد آواز بلند اذان سنی تو دوڑکر آنحضورؐ کی خدمت میں آگئے اور شکوہ کیا کہ ابوذر نے اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ کا اضافہ کردیا ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا۔ کیا تمہیں غدیر خم پر میرا خطبہ جس میں میں نے ولایت علی کا اعلان کیا ہے تم بھول گئے ہو؟ کیا تم نے مجھ سے نہیں سنا کہ ــــ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں ہے۔

تم میرے بعد اپنے پچھلے قدموں پر پلٹ جاؤ گے۔

مولف ــــ شیخ عبدالعظیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ السلافۃ فی امرالخلافۃ کا عبداللہ مراغی کا اپنا لکھا ہوا قلمی نسخہ دمشق کے مکتبہ ظاہریہ عربیہ میں محفوظ ہے۔

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے اٹھو تو منہ اور ہاتھ کہنیوں	۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا

وُجُوهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ مائدہ ۶

تک دھولو کا کعبین تک مسح کرلو۔

کفایۃ الطالب صفحہ ۱۳۹ پر مفتی عراقین محمد ابن یوسف سے محمد ابن عبدالواحد ابن متوکل کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جس آیت کی ابتداء یا ایھا الذین آمنوا سے ہوگی علی اس کا امیر ہوگا۔ اللہ نے پورے قرآن میں اصحاب نبی کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی سے کیا ہے۔

۵۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ۔ مائدہ/۸

اے ایمان والو! اللہ کے لیے قیام کرو اور عدل سے گواہی دو۔

علامہ سیوطی نے درمنثور صفحہ ۱۰۴ ج ۱ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے قرآن کی ہر وہ آیت جس کا سرنامہ یا ایھا الذین آمنوا ہے اس کا امیر علی ابن ابیطالب ہے۔

۶۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ

اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۲۶ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے یزید ابن شراحیل انصاری کاتب حضرت علی سے روایت کی ہے۔ یزید کہتا ہے میں نے حضرت

علی کو فرشتے یہ ہو سنتا ہے۔

آنحضورؐ نے مجھے اس وقت فرمایا تھا جب میں نے آپ کو سہارا دے رکھا تھا۔ اے علیؑ۔ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَات سے مراد تو اور تیرے شیعہ ہیں۔ میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ جب ہر اُمّت کو اس کا نام لیکر پکارا جائیگا تو تیرے شیعوں کو غرا محجلین کے نام سے بلایا جائیگا۔

۷۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ۔

مائدہ ع۱۱

جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ اصحاب جہنم ہیں۔

غایۃ المرام ص۴۱۶ / ص۴۱۳ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ولایت علی کا کفر اور تکذیب کی۔

۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَّبْسُطُوْا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ۔

مائدہ ع۱۱

اے ایمان والو! اللہ کے اس وقت کے احسان کو یاد کرو جب کفار نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا اور اللہ نے ان کے ہاتھوں کو روک لیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۱۳۵ میں علامہ حسکانی نے ابو محمد حسن سے ابو محمد نے ابو صالح سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ بالا آیت حضرت علیؑ

اور زید کے حق میں اس وقت نازل ہوئی ہے جب مسجد ذوالقبلتین میں کچھ لوگ ان سے مسئلہ پوچھنے آئے۔

۹۔ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا۔ مائدہ ۱۲	اللہ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا ہے ہم نے بنی اسرائیل میں بارہ نقیب مبعوث کئے ہیں۔

غایۃ المرام ص۲۴۱ میں علامہ بحرانی نے ابوالحسن محمد ابن شاذان سے اہلسنت کے سلسلہ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ کے ایک خطبہ میں جابر ابن عبداللہ انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی۔ قبلہ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کتنی ہے؟

آپ نے فرمایا جابر تو نے ایک بات پوچھ کر پورے اسلام کا سوال کر دیا ہے اللہ تجھ پر رحمت نازل کرے میرے بعد میرے اوصیاء اور تمہارے آئمہ کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہوگی۔ اے جابر امام بارہ ہیں جن میں پہلا علی ابن ابیطالب اور آخری قائم حجت ہے۔

۱۰۔ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔	انہیں صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

ینابیع المودۃ ص۲۴۱ میں علامہ قندوزی نے سید علی ہمدانی کی مودۃ القربیٰ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔

ائمہ میری اولاد سے ہونگے۔ ان کی اطاعت کرنا اللہ کا مطیع اور ان

کی نافرمانی کرنیوالا اللہ کا نافرمان ہوگا۔ یہی العروۃ الوثقیٰ اور بارگاہ خالق میں وسیلہ ہونگے

١١۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ (مائدہ ٣٥)

تقویٰ الٰہی اختیار کرو اور خدا تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو۔

حافظ شیخ (سلیمان قندوزی) نے کتاب مودۃ القربیٰ تالیف سید علی ہمدانی کے حوالے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا۔ رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ائمہ میری نسل سے ہیں جس نے اُن کی اطاعت کی گویا اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ وہی عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی مضبوط رسی) ہیں اور وہی خدائے عزوجل تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

١٢۔ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ۔

مائدہ ٤٤

ہم نے توراۃ نازل کی ہے جس میں نور اور ہدایت ہے۔ ان کے ذریعہ سر تسلیم خم کرنیوالے انبیاء خدا پرست اور علماء انہی مقدار سے یہودیوں کے مابین فیصلے کرتے تھے جتنی مقدار انہیں حفظ تھی اور وہ اس پر گواہ تھے۔

ینابیع المودۃ مصنفہ علامہ قندوزی نے اپنے مستند سند سے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ نے یوشع ابن نون کو وصی بنایا۔ یوشع نے اولاد ہارون کو وصی بنایا۔

حضرت موسیٰ اور یوشع دونوں نے حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی کو بشارت دی تھی جب حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے تو انہوں نے کہا کہ۔ میرے بعد اولاد اسماعیل سے آخری نبی آئے گا جس کا نام احمد ہو گا۔ وہ میری نبوت کی اور تمہارے ایمان کی تصدیق کرے گا۔ اولاد ہارون سے سلسلہ وصایت حضرت عیسیٰ تک پہنچا۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو وصی بنایا۔ وصیت کا یہ سلسلہ ایک عالم سے دوسرے عالم تک چلتا رہا حتیٰ کہ آخری عالم نے آنحضورؐ کے سپرد کی۔ آنحضورؐ نے امام آخر علی کو وصی بنایا۔

۱۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ مائدہ/۵۴

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی دین سے مرتد ہو گیا (مجھے کوئی پروا نہیں) عنقریب اللہ ایک ایسی قوم پیدا کریگا جو اللہ کے محبوب ہونگے۔ اللہ ان کا محبوب ہوگا۔ مومنین کے منکسر اور کفار کے لیے سنگین تر ہونگے راہ خدا میں جہاد کریں گے۔ اور ملامت سے نہ گھبرائیں گے۔ یہ اللہ کی عنایت ہے جسے چاہے عطا کرے اللہ اور واسع اور علیم ہے۔

غایۃ المرام صـ۲۴۲ میں علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ۔

اس قوم سے مراد علی اور شیعیان علی ہیں۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ میرے کچھ صحابہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ تو ملائکہ انہیں

دور دھکیل دیئے گے۔ میں عرض کروں گا۔ یا اللہ! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ ذات احدیت کی طرف سے جواب ملیگا ان لوگوں نے تیرے بعد بدعات کر کے اپنے سابقہ قدموں پر پلٹ گئے تھے۔

مولف ــــ قرآن کریم سے مسلما یہ ثابت ہے کہ کچھ صحابہ ہوگئے تھے۔ اور کچھ صحابہ دین پر باقی رہے تھے۔ اور احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ وہی مرتد ہوگئے جو علی ابن ابیطالب کو چھوڑ جائیں گے

۱۴۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رٰکِعُوۡنَ۔ مائدہ ۵۵

تمہارا حکمران اللہ ہے۔ اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۱۰۳ / ص ۱۰۴ میں علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے اس کے بعد ثعلبی نے لکھا کہ ہمیں ابوالحسن محمد ابن قاسم فقیہ نے اپنے سلسلہ سند سے عبایہ ربعی سے عبایہ ربعی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ ایام حج میں چاہ زمزم کے کنارے بیٹھا لوگوں کو احادیث نبویہ سنا رہا تھا کہ ایک عمامے والا شخص آیا۔ ابن عباس خاموش ہوگیا اور وہ احادیث بیان کرنے لگا۔

ابن عباس نے اس سے پوچھا تجھے اللہ کا واسطہ یہ بتا کہ تو کون ہے؟ اس نے اپنا عمامہ اتارا۔ چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور کہا۔ لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے سو پہچانتا

ہے۔ اور جو نہیں پہچانتا وہ پہچان لے۔ میں جندب ابن جنادہ بدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے آنحضورؐ سے ان دو کانوں سے سنا ہے اور ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے اگر یہ غلط ہو تو میرے کان بہرے اور آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ علی نیکوں کا قائد ہے علی قاتل کفار ہے جو علی کی نصرت کرے گا منصور ہوگا اور جو علی کو رسوا کرنے کی کوشش کرے گا رسوا ہوگا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے جب میں ظہر کی نماز آنحضورؐ کے ساتھ پڑھ رہا تھا مسجد میں ایک سائل نے سوال کیا۔ اسے کسی نے کچھ نہ دیا۔ سائل نے کہا۔ اے اللہ گواہ رہنا میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا ہے مگر مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ علی اس وقت رکوع میں تھا علی نے اپنی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا جس میں انگوٹھی تھی سائل نے انگوٹھی اتار لی۔ یہ سب کچھ نبی اکرمؐ کے سامنے ہوا اور آپ دیکھ رہے تھے۔ جب علیؑ نماز سے فارغ ہوا تو نبی اکرمؐ نے یوں دعا مانگی۔

اے اللہ! تجھ سے موسیٰ نے شرح صدر کے سوال کے بعد عرض کیا تھا کہ ہارون کو میرا وزیر اور زور بازو بنا کر اسے شریک نبوت بنا تو نے موسے کی دعا قبول فرما کر جواب دیا۔ ہم تیرے بھائی ہارون کو تیرا زور بازو بنا کر تم دونوں کو حکومت دونگا اور کوئی شخص ہمارے معجزات تک نہ پہنچ پائے گا۔ اے اللہ! میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ہوں۔ میں بھی ویسی ہی دعا مانگتا ہوں میری شرح صدر کے میرے اہل سے علی کو میرا وزیر اور زور کمر بنا۔ ابھی تک آنحضورؐ نے دعا مکمل نہیں کی تھی کہ جبریل نازل ہوا اور سلام ربانی کے بعد عرض کیا۔ پڑھیئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ کیا پڑھوں۔ جبریل نے کہا انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین الخ

○ انساب الاشراف ج ۲ صفحہ ۱۵۰ میں علامہ بلاذری نے حماد ابن مسلمہ کے سلسلہ سند سے یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

مولف — اس آیت کے شان نزول میں — احادیث ہیں۔ علامہ بحرانی اور علامہ حسکانی نے غیر شیعہ ذرائع حدیث سے پچاس کے قریب احادیث نقل کی ہیں چونکہ ہمارا مقصد اختصار تھا اس لیے ہم نے صرف ایک پر اکتفا کی ہے۔

○ خطط الشام ج ۵ صفحہ ۲۵۱ پر محمد کرد علی نے ابو ہارون عبدی کی حدیث میں لکھا ہے کہ — میں خوارج کا ہم نظریہ تھا۔ ایک دن ابو سعید خدری کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ نے لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا لیکن لوگوں نے چار پر عمل کیا اور پانچویں کو چھوڑ دیا — میں نے کہا۔ چار معمول کونسی ہیں اور پانچویں متروک کونسی ہے؟

ابو سعید نے کہا۔ زکوٰۃ۔ حج۔ نماز۔ اور ماہِ رمضان کے روزے۔

ویک جسے چھوڑ دیا ہے وہ ولایت ابن ابیطالب ہے — میں نے کہا کیا یہ بھی اسی طرح اور ان کی طرح فرض اور واجب ہے

ابو سعید نے کہا بالکل اسی طرح۔ میں نے کہا۔ کیا لوگ کافر ہو گئے۔ ابو سعید نے کہا۔ میرا کیا قصور ہے۔

۱۵- وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔

جو شخص اللہ اس کے رسول اور اہل ایمان سے تولّی رکھے یقیناً حزب اللہ ہی غالب ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۸۲ میں علامہ حسکانی نے جری سے جری نے ابن عباس

سے روایت کی ہے کہ ـــــ والذین آمنوا سے مراد صرف اور صرف علی ابن ابیطالبؑ ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۸۱ ر ۱۸۹ ابو العباس محمدی نے ہمیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عبداللہ ابن سلام اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ نماز ظہر کے وقت آنحضورؐ کے پاس آگئے، اور عرض کیا، قبلہ جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے ہماری قوم نے ہم سے معاشرتی بائیکاٹ کر کے حقہ پانی بند کر رکھا ہے۔ جب وہ یہ شکایت کر رہے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جب آپ نے انہیں یہ آیت سنائی تو کہنے لگے ہمیں اللہ، اس کا رسول اور اہلِ ایمان سے تولّی کافی ہے۔ اتنے میں ظہر کی اذان ہوئی۔ آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ نماز پڑھ رہے تھے کچھ قیام میں تھے۔ کچھ سجدہ کچھ رکوع میں تھے اور کچھ قعود میں۔ مسجد میں ایک مسکین تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ کیا کسی نے تجھے کچھ دیا ہے ؟

اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا دیا ہے۔ اس نے انگوٹھی دکھائی۔ آپ نے پوچھا کس نے دی ہے۔ اس نے عرض کی وہ جو اس وقت رکوع میں ہے اسی نے دی ہے وہ حضرت علیؑ تھے۔ آنحضورؐ نے باآواز بلند تکبیر کہی۔ اور پھر یہ آیت پڑھی۔

۱۶۔ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۔ مائدہ/۶۰

ان سے پوچھو، کیا میں تمہیں ایسے افراد کی نشاندہی کروں جو اللہ کی نگاہ و قدرت میں انجام کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کے مغضوب ہیں۔ اللہ نے انہی میں سے بندر اور خنزیر بنا دیئے ہیں۔

طاغوت پرست لوگ ہیں اور یہ راہ حق سے بھٹکتے ہوئے بارگاہ خالق میں بدترین ٹھکانے کے مستحق ہیں۔

حضرت علی کو سب کرنے والا خنزیر کی شکل میں مسخ ہوتا ہے۔

غایۃ المرام ص۲۵۶ / حشت۲ میں علامہ بحرانی نے محمد مسکوسی صاحب۔ المناقب الناضرہ فی العترۃ الطاہرہ۔ سے اس نے اعمش سے نقل کی ہے کہ۔

ایک رات منصور دوانقی نے مجھے کافی رات گئے بلا بھیجا۔ رات کے اس وقت کے بلاوے کو دیکھ کر میں گھبرا گیا۔ اور میں سمجھا کہ منصور بغض علی میں اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ اسے کسی نے میرے خلاف چغلی کھائی ہو گی۔ اب وہ فضائل علیؑ کے بارے میں پوچھے گا اور پھر مجھے قتل کر دے گا۔ یہ سوچنے کے بعد میں اٹھا وضو کیا۔ غسل کیا۔ اور صاف ستھرے کپڑے بطور کفن پہنے حنوط کیا۔ وصیت لکھی اور پھر دربار کی طرف چل دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو عمرو ابن عبید پہلے سے موجود تھا۔ اسے دیکھ کر حوصلہ آیا۔ اور میں خیال کیا کہ چلو ایک ساتھی تو مل گیا ہے۔ جب میں اس کے قریب گیا۔ تو اس نے کہا سلیمان اور قریب ہو جا۔ میں اور قریب ہوا۔ اور عمرو ابن عبید سے پوچھنے لگا کہ آج کیا بات ہے۔ اتنے میں منصور نے میرے جسم سے کافور کی خوشبو سونگھ لی۔ مجھ سے کہا سلیمان! سچ سچ بتا کہ کافور کیوں لگایا ہے ورنہ قتل کر ڈالوں گا۔

میں نے کہا۔ سرکار جب رات کے اس وقت بلاوا گیا تو میں یہی سمجھا کہ آپ کو میرے متعلق معلوم ہو گیا کہ میں فضائل اہلبیت کا قائل ہوں۔ آپ مجھ سے فضائل علی پوچھیں گے۔ جب میں سناؤں گا تو آپ مجھے قتل کر دیں گے چنانچہ میں نے اس خیال کے پیش نظر وضو بھی کیا ہے غسل بھی کیا ہے۔ حنوط بھی کیا ہے

اور صاف کپڑے بطور کفن پہن کر وصیت لکھ کر آیا ہوں۔
منصور سیدھا ہو کے بیٹھا اور کہا۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
منصور نے کہا۔ اے سلیمان میرا نام کیا ہے۔
میں نے کہا۔ عبداللہ ابن محمد ابن علی ابن عبداللہ ابن عباس۔
منصور نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ اب یہ بتا کہ فضائل اہلبیت میں تجھے کتنی احادیث نبویہ یاد ہیں؟

میں نے کہا۔ بہت کم۔
منصور نے کہا۔ اندازاً کتنی ہونگی۔؟
میں نے کہا۔ کم و بیش دس ہزار۔
منصور نے کہا۔ سلیمان آج میں تجھے ایسی دو احادیث سناتا ہوں جو تیری تمام احادیث پر بھاری ہونگی بشرطیکہ تجھے یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ کسی شیعہ کو نہیں سنائے گا۔
میں نے اللہ کی قسم کھا کر وعدہ کیا۔
منصور نے کہا۔ ایک وقت تھا جب میں مروان کے خوف سے چھپتا پھرتا تھا کسی ایک جگہ ٹکنا نصیب نہیں تھا۔ اور میں لوگوں کی ہمدردیاں فضائل علی بیان کر کے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لوگ جب میرے متعلق سنتے تو آکر مجھ سے

ملتے بخفیہ طور پر میری ضرور بات پوری کرتے۔ اسی دوران میں شام کے علاقے میں آگیا۔ اس وقت میری عبا پھٹ چکی تھی۔ اور میرے پاس دوسری عبا نہیں تھی۔ کسی مسجد سے میں نے اذان کی آواز سنی میں مسجد میں آیا اور میرا خیال یہ تھا کہ نماز بھی پڑھوں گا اور کسی نمازی سے کھانے کا سوال بھی کروں گا پیشنماز کی اقتداء میں نماز پڑھی جب اس نے سلام پڑھا۔ دیوار سے ٹیک لگالی۔ تمام نمازی موجود تھے کوئی بھی عظمت پیشنماز کی وجہ سے بات نہیں کر رہا تھا۔ میں بھی خاموش بیٹھا تھا۔

اسی اثنا میں دو بچے مسجد میں آگئے۔ جب پیشنماز نے انہیں دیکھا تو کہا۔ خوش آمدید۔ اور خوش حال ہے وہ شخص جس نے تم دونوں کا یہ نام رکھا ہے۔

میں نے دل میں کہا امید ہے میرا کام بن جائے گا۔ میرے دائیں طرف ایک نوجوان سا بیٹھا تھا میں نے اس سے پوچھا یہ بچے کون ہیں اور یہ بوڑھا پیشنماز کون ہے؟

اس نے کہا۔ یہ پیش نماز ان بچوں کا دادا ہے۔ ہماری اس بستی میں اس کے سوا کوئی بھی محب علیؑ نہیں ہے اور اسی نے ان دونوں کا نام حسنؑ اور حسینؑ رکھا ہے۔

میں نے ہمت کی اٹھا۔ پیشنماز کے قریب ہوا اور کہا کیا میں آپکو ایک ایسی حدیث سناؤں جس سے آپ کا دل ٹھنڈا ہو جائے؟

اس نے کہا اس چیز کا مجھ سے زیادہ ضرورتمند کون ہوگا۔

میں نے کہا مجھے میرے دادا نے اپنے باپ سے روایت کرکے بتایا ہے کہ ایک دن ہم نبی اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ جناب فاطمہ زہراءؑ روتی ہوئی تشریف لائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا بیٹی کیا بات ہے؟ بی بی نے عرض کیا ابا جان رات سے میرے حسنینؑ گھر نہیں آئے۔ اور علیؑ شعون کے باغ کو پانی دے رہے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ میرے بیٹے کہاں گئے۔"

آنحضورؐ نے فرمایا۔ بیٹی رو مت۔ میری اور تیری نسبت اللہ تیرے حسنین کے لیے زیادہ مہربان ہے۔ پھر آپ نے دست دعا بلند کئے اور عرض کی۔ بارالہا میرے حسنین جہاں بھی ہوں انہیں محفوظ رکھ اور ہمیں واپس فرما۔ جبریل نازل ہوا اور عرض کی۔ اے حبیب خدا! ارشاد قدرت ہے کہ آپ کے حسنین حدیقہ بنی نجار میں راحت آرام سے سوتے رہے ہیں۔ میں نے ایک ملک کو ان کی حفاظت پر مامور کر دیا ہے اور اس وقت بھی دونوں وہیں آرام کر رہے ہیں۔

آنحضورؐ اُٹھے۔ جبریل آپ کے دائیں طرف چلنے لگا صحابہ میں سے بھی چند لوگ آپ کے ساتھ ہوئے جب حدیقہ بنی النجار میں پہنچے تو دیکھا امام حسنؑ نے امام حسینؑ کو اپنے دونوں بازوؤں میں سمیٹ کر گلے سے لگا رکھا تھا۔ ملک نے ایک پر دونوں کے نیچے اور ایک پر بطور سایہ اوپر بچھایا ہوا تھا۔

آنحضورؐ جھکے اور باری باری دونوں کو بوسے دینے لگے۔ حتیٰ کہ دونوں بیدار ہو گئے۔ آنحضورؐ نے امام حسنؑ کو اور جبریل نے امام حسینؑ کو اٹھا لیا۔ حدیقہ بنی نجار سے باہر آئے آنحضورؐ فرما رہے تھے۔ آج میں بھی ان دونوں کو اسی طرح مشرف کروں گا جس طرح اللہ نے انہیں مکرم رکھا ہے۔

حضرت ابو بکر راستہ میں ملے اور عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! امام حسنؑ مجھے دیجئے تاکہ اسے میں اٹھا لوں۔

آپ نے فرمایا۔ سواری اور سوار دونوں مناسب ہیں اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

حتیٰ کہ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ بلال لوگوں کو بلا۔ جب لوگ

جمع ہو گئے، تو آپ نے فرمایا:

اے گروہِ مسلمین! کیا میں تمہیں ایسے افراد کا تعارف کراؤں جو نانا اور نانی کے اعتبار سے افضل کائنات ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: تو یہ دیکھو! یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں، جن کا نانا سیدُ الانبیاء اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو ماں اور باپ کے لحاظ سے اشرف کونین ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا نبی اللہ!

آپ نے فرمایا: ان حسنین کو دیکھو، جن کا باپ سید الاوصیاء اور ماں سیدۃ النساء فاطمہ زہراء ہے۔

لوگو! کیا میں تمہیں ایسے افراد دکھاؤں جو چچا اور پھوپھی کے رشتہ سے احسن الخلائق ہیں؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: تو پھر دیکھو، یہ حسنین ہیں جن کا چچا جعفر طیار اور پھوپھی ام ہانی بنت ابو طالب ہے۔

پھر فرمایا: بارالٰہا! تو بہتر جانتا ہے کہ حسنین سرداران جنت ہیں۔ ان کا نانا مالک جنت ہے، ان کی نانی اہلِ جنت سے ہے۔ ان کا باپ جنتی ہے، ان کا چچا جنتی ہے اور ان کی پھوپھی جنتی ہے۔ بارالٰہا! ان کے محب کو جنت اور ان کے دشمن کو جہنم نصیب فرما۔

جب میں یہ سنا چکا تو پیشنماز نے مجھ سے پوچھا، کہاں کا رہنے والا ہے ؟

میں نے کہا ۔ کوفہ کا۔

اس نے کہا ۔ عربوں سے ہے یا غلاموں سے ؟

میں نے کہا عربوں سے ۔

اس نے کہا تعجب ہے تو نے مجھے ایسی حدیث سنائی ہے اور ابھی تک تو پرانی اور بوسیدہ عباء میں بیٹھا ہے ۔ اس نے مجھے نئی اور عمدہ عبا دیکر سواری دی اور کہا ۔

تو نے میرا دل ٹھنڈا کیا ہے ۔ اب میں تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو تیرا دل ٹھنڈا کر دے گا ۔ پھر اس نے مجھے اپنے پڑوس میں قریب ہی ایک مکان کی راہنمائی کی ۔ میں نے دق الباب کیا ایک نوجوان باہر نکلا اس نے میری عبا اور سواری کو دیکھ کر کہا ۔ میں پہچان گیا کہ تجھے کس نے بھیجا ہے ۔ وہ مجھے اندر لے گیا ۔ اور مجھ سے پوچھا کیا یہ عبا اور یہ سواری آپ کو فلاں نے دی ہے ؟ میں نے جب اقرار کیا تو اس نے کھانے کے بعد کہا مجھے بھی کچھ فضائل آل محمد سنائیے ۔

میں نے انہیں سنایا کہ مجھے اپنے والد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن جناب فاطمہؑ نے اپنے دونوں بیٹوں کو اٹھا کر آنحضورؐ کے پاس روتے ہوئے آئیں ۔ آنحضورؐ نے پوچھا بیٹی کیا بات ہے ؟

بی بی نے عرض کیا ۔ باباجان ۔ یہ قریش کی عورتیں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ تیرے باپ نے تیری شادی ایک نادار شخص سے کی ہے ۔

آپ نے فرمایا بیٹی قریش کی عورتیں غلط کہتی ہیں کہ میں نے تیری شادی علی سے کی ہے ۔ تیری علی سے شادی تو اللہ نے کی ہے ، جبرئیل ۔ میکائیل اور

اسرافیل تیرے عقد کے گواہ ہیں، علیؑ شجاعت میں بے مثل، علم میں بے نظیر، حلم میں یکتائے زمانہ، سفقت میں سب سے سابق اور سخاوت میں سب سے زیادہ ہے۔

اے فاطمہ لواء الحمد میں علیؑ کے ہاتھ میں دونگا، جنت کی چابیاں علیؑ کے پاس ہوں گی، آدم اور اولاد آدم کے تمام شرفاء لواء الحمد کے سایہ میں ہونگے۔ حوض کوثر میری تحویل میں ہوگا۔ ساقی علیؑ ہوگا۔ یوم حشر اللہ تیرے باپ کو جسطرح کا لباس پہننے کو دے گا اسیطرح کا لباس علیؑ کو عطا کرے گا۔

پھر فرمائے قدرت ہوگی۔ اے محمدؐ، تیرا جد امجد بہترین جد ہے۔ تیرا بھائی علیؑ بہترین بھائی ہے۔ اللہ جب بھی مجھے بلائیگا ساتھ ہی علیؑ کو بھی بلائے گا۔ جتنا حق شفاعت مجھے دے گا اتنا علیؑ کو دے گا، جتنی میری دُعا قبول کرے گا۔ اے فاطمہ یقین رکھنا علیؑ اور اس کے شیعہ ہی فلاح یافتہ ہونگے۔

جب میں نے اسے یہ حدیث سنائی تو اس نوجوان نے پوچھا۔

آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟

میں نے کہا کوفہ کے

اس نے کہا؛ عربوں سے ہے یا غلاموں سے؟

میں نے کہا، عربوں سے۔

اس نے مجھے تیس کپڑے اور تیس ہزار درہم دیئے۔ اور کہا تو نے یہ حدیث سنا کر میرا دل ٹھنڈا کر دیا ہے۔ اب میری ایک خواہش ہے۔

میں نے کہا امکانی حد تک تیری خواہش پوری کرنیکی کوشش کرونگا۔

اس نے کہا کل صبح کی نماز فلاں مسجد میں پڑھنا اور وہاں میرا بد نصیب بھائی ہے اسے بھی دیکھنا۔

میں نے بڑے کرب میں رات گزاری۔ صبح کو اس مسجد میں آیا۔ اتفاقاً میرے بائیں ایک جوان صف اول میں کھڑا ہوا تھا جس نے عمامہ پہن رکھا تھا اور اپنا چہرہ بھی عمامہ سے چھپا رکھا تھا۔ جب رکوع میں گیا تو اس کا عمامہ اس کے سر سے گر گیا۔ میں نے دیکھا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے میں اپنے ہوش میں نہ رہا۔ اس کا چہرہ اور سر خنزیر جیسے تھے۔ مجھے نہیں یاد کہ میں نے اسے دیکھنے کے بعد نماز میں کیا پڑھا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو اس سے پوچھا بندہ خدا یہ کیا ہوا

اس نے کہا تو وہ تو نہیں جو کل میرے بھائی کے پاس تھا؟

میں نے کہا میں وہی ہوں۔

اس نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے گھر لے گیا۔ میں نے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

جب اس کے گھر پہنچے تو اس نے مجھے ایک مسند کی طرف اشارہ کیا کہ یہ مسند دیکھ رہا ہے۔

میں نے کہا دیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا میں استاد تھا۔ بچوں کو پڑھاتا۔ اور اذان اور اقامت کے درمیان روزانہ ایک ہزار مرتبہ علی کو سب کیا کرتا تھا۔ ایک دن مسجد سے فارغ ہو کر میں اسی جگہ آیا اور اس مسند پر سو گیا۔ عالم خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا صحرا ہے میں اس میں بیٹھا ہوں میرے ساتھ چند افراد اور بھی بیٹھے ہیں اور ہم خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ میں نے دیکھا آنحضورؐ آپ کے ساتھ علیؑ اور حسنینؑ تھے۔ آنحضورؐ ایک ایک کی طرف اشارہ کر کے فرماتے جاتے تھے حسنینؑ اسے پانی پلاؤ دونوں شہزادے پانی پلاتے تھے جب ہمارے قریب

پہنچے تو آنحضور نے فرمایا اسے بھی پانی پلاؤ۔

شہزادے نے عرض کیا۔ نانا جان ! اسے میں کیسے پانی پلاؤں جو ہر روز میرے بابا پر سب کرتا ہے۔ اس وقت بھی چار ہزار مرتبہ سب کر کے سویا ہے۔

آپ خاموش ہو گئے میرے قریب آئے اور فرمایا۔

کیا تجھے نہیں معلوم کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ تو کیوں علیؑ پر سب کرتا ہے۔ اللہ تجھ پر اپنا غضب نازل کرے اور تجھ سے تیری تمام نعمات سلب کرے۔ پھر آپ نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری۔

میں بیدار ہوا تو مجھے اپنا سر کچھ بھاری محسوس ہوا۔ جب آئینہ دیکھا تو مجھے اپنا سر اور چہرہ خنزیر جیسے نظر آئے۔

منصور نے مجھ سے پوچھا۔ اے سلیمان کیا یہ دو حدیثیں تیری احادیث میں تھیں؟

میں نے کہا نہیں۔

منصور نے کہا۔ اے سلیمان۔ علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ سے عداوت بغض ہے؟

میں نے کہا۔ حضور آپ کا قاتل حسینؑ کے متعلق کیا خیال ہے؟

منصور نے کہا۔ جہنمی ہوگا۔ بلکہ اولاد حسینؑ کا قاتل بھی جہنمی ہوگا۔

کچھ دیر تک منصور سر جھکائے رہا۔ پھر کہا۔

سلیمان۔ حکومت با نجھ ہوتی ہے۔ جو چاہے فضائل علیؑ بیان کیا کر۔

۱۷۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا	اے رسول جو تجھ پہ نازل کیا گیا وہ پہنچا دے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تبلیغ رسالت

بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ مائدہ/ ۶۷ | کا کوئی کام ہی نہیں لوگوں کے شر سے اللہ تجھے بچائے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۱۸۷ میں علامہ حسکانی نے ابو عبداللہ دینوری کے ذریعہ ابو اسحاق حمیدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۱۹۰ میں علامہ حسکانی نے ابو بکر سکری سے ابو بکر نے عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے سُنا ہے کہ آپ غدیر خم کے مقام پر فرما رہے تھے من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللھم وآل من والاہ وعاد من عاداہ پھر فرمایا۔ اے اللہ گواہ رہنا میں تیرا حکم پہنچا دیا ہے

الامت والسیاستہ میں علامہ ابن قتیبۃ دینوری نے لکھا ہے کہ۔ ایک مرتبہ بنی ہمدان سے ایک شخص معاویہ کے پاس آیا۔ اس نے عمرو ابن عاص کو حضرت علیؑ کی برائی کرتے سنا تو اس نے کہا۔ اے عمرو! ہمارے بزرگوں نے آنحضورؐ سے سُنا تھا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ کیا یہ سچ ہے یا غلط ہے؟

عمرو نے کہا۔ سچ ہے۔ بلکہ میں تجھے ایک بات اور بتاؤں اور وہ یہ ہے کہ اصحاب رسول میں سے علیؑ کے برابر کسی بھی صحابی کے فضائل نہیں ہیں۔

تفسیر طبری کے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری ج ۶ صفحہ ۱۹۴ / صفحہ ۱۹۵ میں نظام الدین ابو بکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ۔ مذکورہ آیت غدیر خم کے دن حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ جس کے بعد آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللھم وآل من والاہ وعاد من عاداہ۔ اس کے بعد حضرت عمر حضرت علیؑ کو ملے اور کہا۔ اے ابن ابو طالب آپ کو مبارکباد ہو آپ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا

بن گئے ہیں۔

مؤلف —— صحابہ کی اکثریت نے جس انداز میں حدیث غدیر کو روایت کیا ہے اس کثرت سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔ علامہ امینی نے "الغدیر" میں ایک سو بیس صحابہ کے نام گنوائے ہیں جنہوں نے حدیث غدیر روایت کی ہے۔ چونکہ ہمارا مقصد صرف اختصار کے ساتھ اشارہ کرنا ہے اس لیے ہم تبرکاً صرف دو احادیث اور عرض کرتے ہیں۔

○ مقتل الحسین ج ۱ ص ۴۷ میں علامہ خوارزمی نے ابو ہارون عبدی سے ابو ہارون نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حسان ابن ثابت نے حدیث غدیر کے بعد یہ اشعار کہے تھے۔

يناديهم يوم الغدير نبيهم	نبی اکرم غدیر خم کے دن تمام صحابہ کو پکار کر فرما رہے تھے
بخم واسمع بالرسول مناديا	ذرا ندائے رسول سنو تو سہی
يقول فمن مولاكم ونبيكم	نبی کریم نے پوچھا تمہارا نبی اور مولا کون ہے
فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا	تمام نے بلا اختلاف یک زبان کہا۔
الهك مولانا وانت ولينا	تمام نے عرض کیا اللہ ہمارا مولا ہے اور آپ ہمارے ولی
ولم ترنا في الولاية عاصيا	اور ہم میں سے کسی کو بھی آپ کی ولایت میں شک کا تردد نہیں
فقال له قم يا علي فانني	نبی کریم نے حضرت علیؑ سے فرمایا یا علی اٹھو میں تجھے
رضيتك من بعدي اماما وهاديا	اپنے بعد امت کا امام و ہادی نصب کرنے کا اعلان کرتا ہوں

○ اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۱ میں علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ آیت مقام خم غدیر پر حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ ذخائر العقبیٰ ص ۶۸ پر محب الدین طبری نے اس آیت کو خم غدیر پر حضرت علیؑ

کے حق میں بتایا ہے

○ مسند حنبل ج ۳ ص ۲۸۱ میں امام حنبل نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں مقام غدیر خم پر نازل ہوئی ہے۔

○ الفصول المہمۃ فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے بتایا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں آئی ہے۔

○ در منثور ج ۲ ص ۲۹۸ میں علامہ سیوطی نے اس آیت کو حضرت علیؑ کے حق میں بتایا ہے۔

○ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱ پر علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱۸۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ ۔ مائدہ ۸۷

اے ایمان والو! جو طیبات تمہارے لیے حلال کیے گئے انہیں اپنے پر حرام مت کرو۔

شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے ابو سعید صفار سے ابو سعد نے محمد ابن ابراہیم تیمی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ، عثمان ابن مظعون اور ان کے چند دیگر ساتھیوں نے باہمی معاہدہ کیا کہ آج کے بعد دن کو روزہ رکھیں گے اور گوشت نہ کھائیں گے۔

جب آنحضورؐ کو اس کی اطلاع ملی تو ذات احدیت نے مذکورہ آیت نازل کر دی

مولف ——— حضرت علی کو یہ نہی بالکل اسی طرح کی گئی ہے جس طرح سورہ تحریم ۱ میں آنحضورؐ کو کی گئی ہے۔

۱۹۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔ مائدہ ع ۹۵

اے ایمان والو! بحالت احرام شکار نہ کیا کرو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۵۳ پر علامہ حسکانی نے ابو جعفر محمد ابن طریف کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کا آغاز یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ہوتا ہے اس کا امیر اور فرد اکمل علیؑ ہے۔ اللہ نے قرآن میں ہر جگہ اصحاب محمد کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی ہی سے کیا ہے۔

۲۰۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ۔ مائدہ ۱۰۵

اے ایمان والو! تم اپنا خیال رکھو اگر کوئی گمراہ ہو جاتا ہے تو اس کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ رہو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۵۳ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر حافظ سے حافظ ابو بکر نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن کی جس آیت میں بھی یا ایہا الذین آمنوا ہے علیؑ اس کا فرد اکمل سابق اور امیر ہے۔

۲۱۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ۔ مائدہ ۱۰۶

اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی قریب المرگ ہو تو بوقت وصیت دو عادل آدمیوں کو گواہ بنالو۔

نورالابصار کے حاشیہ پر دیکھئے اسعاف الراغبین ص۱۲۹ پر علامہ محمد جبان نے طبرانی سے طبرانی نے ابن ابی حاتم سے ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جس آیت کی ابتدا بھی یا ایّھا الّذین آمنُوا سے ہوتی ہے اس کا امیر ابن ابیطالب ہے۔

—۶—

سُورَةُ الاَنعَام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱۔۔۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یالیتنا نرد (۲۷)

۲۔۔۔ من یشاء اللہ یضللہ (۳۹)

۳۔۔۔ واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل (۵۴)

۴۔۔۔ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم (۸۲)

۵۔۔۔ واجتبیناھم وھدیناھُم الی صراط مستقیم (۸۷)

۶۔۔۔ اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ (۹۰)

۷۔۔۔ وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا (۱۱۵)

۸۔۔۔ قُل فللہ الحجۃ البالغۃ (۱۴۹)

۹۔۔۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم (۱۵۱)

۱۰۔۔۔ وانّ ھٰذا صراطی مُستقیماً فاتبعوہ (۱۵۳)

سورۂ انعام

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

انعام/۲۷

جب تو دیکھے گا کہ یہ لوگ کفار جہنم کھڑے ہونگے اور کہیں گے کاش ایک مرتبہ ہمیں واپس پلٹا یا جاتا تو ہم آیات خدا کی تکذیب نہ کرتے اور مومنین سے ہوتے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۵۹ پر علامہ بحرانی نے شیرازی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قیامت کے دن اللہ کی طرف سے داروغہ جہنم کو جہنم کے ساتوں طبقات کو شعلہ زن کرنیکا حکم ملے گا۔ دوسری طرف رضوان جنت کو ساتوں بہشت آراستہ کرنے کا حکم ہوگا۔

پھر میکائیل کو جہنم پر پُل صراط بچھانے کا حکم ہوگا۔ جبرئیل کو زیر عرش میزان عدل نصب کرنیکا حکم ملے گا اس کے بعد آنحضور کو پکارا جائے گا کہ اپنی اُمّت کو حساب کے لیے پیش کر۔

اس کے بعد پُل صراط پر سات منزلیں قائم کی جائیں گی۔ ہر منزل کا رقیب

اکاون ہزار میل ہوگا۔ ہر منزل پر ستر ہزار ملک کو موکل کیا جائے گا۔ بعد میں حکم ملے گا کہ پل صراط عبور کرو۔

○ پہلی منزل پر ملائکہ عورت و مرد، خورد و کلاں اور پیر و جواں سے ولایت علی کا سوال کرینگے۔ جو اقرار کرے گا وہ بجلی کی سرعت سے وہ منزل عبور کر جائے گا اور جو انکار کرے گا اُسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ ثقلین کے اعمال کیوں نہ ہونگے۔

○ دوسری منزل پر نماز کا سوال ہوگا۔

○ تیسری منزل پر زکوٰۃ کی چیکنگ ہوگی۔

○ چوتھی منزل پر روزے دیکھے جائیں گے۔

○ پانچویں منزل پر حج کا سوال ہوگا۔

○ چھٹی منزل پر جہاد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور

○ ساتویں منزل پر عدل کو چیک کیا جائے گا۔

۲۔ مَنْ یَّشَاءِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ انعام ع ۳۹	جسے اللہ چاہیگا بھٹکا دے گا اور جسے چاہیگا صراط مستقیم پر برقرار رکھیگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۹ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر محمد ابن احمد ابن علی عمری کے ذریعہ امام باقرؑ سے کہ۔ امام باقرؑ نے اپنے آباء کے ذریعے نبی کریمؐ سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

جو شخص چاہتا ہے کہ پل صراط سے بجلی کیطرح تیزی سے گزرے۔ اور بلا

حساب داخلِ جنت ہو تو اُسے چاہیے کہ میرے وصی، میرے ساتھی، اور میرے عزیز علیؑ سے تولّی رکھے۔

اور جو شخص بلا حساب داخلِ جہنم ہونا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ میرے بھائی علیؑ کو چھوڑ دے۔ بخدا یقین رکھو علیؑ اللہ کا وہ دروازہ ہے جسے عبور کرکے اللہ تک پہنچا جا سکتا ہے اور علیؑ ہی صراطِ مستقیم ہے۔

۳۔ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔

انعام ۵۴

جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر یقین رکھتے ہیں تو انہیں سلام کہنے کے بعد بتا دے کہ اللہ نے تم پر رحمت کو اپنی ذات پر فرض کر لیا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۱۹۶ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر سبیعی سے ابوبکر ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ یہ آیت حضرت علیؑ، حمزہ، جعفر طیار اور دیگر کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔

انعام ۸۲

جو لوگ ایمان لائے اور پھر ایمان کو ظلم سے ملوث نہیں کیا امن و سکون انہی کا حصہ ہوگا اور وہی ہدایت یافتہ ہوں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۱۹۷ پر علامہ حسکانی نے عقیل ابن حسین سے عقیل سے مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عباس سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۔ یعنی علی ابن ابیطالب ۔

وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡا ۔ یعنی ملوث نہیں کیا ۔

ان تمام ایمان لانے والوں میں علی وہ مومن ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا اور پھر اپنے ایمان کو کسی ظلم سے ملوث نہیں کیا ۔

---

۵ وَاجۡتَبَیۡنٰهُمۡ وَهَدَیۡنٰهُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۔ انعام ۸۷

ہم نے انہیں مجتبیٰ کر کے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۹۲ پر علامہ حسکانی نے علی ابن موسیٰ ابن اسحاق سے علی نے سعد سے سعد نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ ۔

آل محمد وہ صراط مستقیم ہے جس کی اللہ نے راہنمائی فرمادی ہے ۔

۶۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ ۔ انعام ۹۰

یہ ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی انہی کی ہدایت کی اقتدا کر ۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۹۴ پر علامہ حسکانی نے سید زکی ابو منصور سے ، ابو منصور نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ۔

علیؑ ان لوگوں میں سے سر فہرست ہے جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے ۔

علیؑ آنحضورؐ کا چچازاد ہے ۔

علیؑ داماد رسولؐ ہے ۔

علیؑ تمام لوگوں کی نسبت زیادہ محبوب رسولؐ ہے۔
علیؑ سابق الاسلام ہے۔
علیؑ کی تلوار کی سبقت کو کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا۔
اور نہ ہی علیؑ کی کسی اور فضیلت کی کوئی شریف تردید یا تکذیب کر سکتا ہے۔

۷۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔
انعام ۱۱۵

اللہ کا عدل و صداقت مکمل ہو چکا ہے اور کلمات خدا کو کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا اللہ سمیع اور علیم ہے۔

ینابیع المودہ صفحہ ۴۶۲ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے موثق اور معتمد اساتذہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے امام علی نقی اور امام حسن عسکری سے سُنا ہے کہ اللہ جب کسی امام کو دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو جنت کے میوہ جات میں سے کسی ایک میوہ میں نور امام ودیعت فرما دیتا ہے۔ اور والد امام کے پاس وہ میوہ بھیجتا ہے۔ نور امام والد امام کو منتقل ہوتا ہے۔ جب والد امام سے نور امام منتقل ہو کر والدہ امام کے صدف عفت میں آتا ہے تو والدہ امام چوتھے ماہ سے اپنے صدف عفت میں تسبیح و تقدیس امام کی آواز سنتی ہے۔

جب امام اس دنیا میں آجاتا ہے تو وہ تمام کائنات کے اعمال دیکھتا ہے اور ان کے دلوں کے اسرار جانتا ہے۔

۸۔ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ

انہیں بتائیے کہ حجت بالغہ اللہ

اَلۡبَالِغَةُ - انعام / ۱۴۹ ہی کے پاس سے ہے۔

○ غایۃ المرام ص۲۴۴ پر علامہ بحرانی نے ابوالحسن فقیہ کے ذریعے اہلسنت سلسلہ سند کے مطابق ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اے لوگو! جو شخص میرے بعد حجت خدا کو پہچاننا چاہتا ہے وہ علی ابن ابیطالب کو دیکھ لے۔

اے لوگو! جو شخص میرے بعد بھی میری اقتدا کرنا چاہتا ہے وہ علی ابن ابیطالب اور میری ذریت سے ائمہ کے ساتھ تولی کرے۔ میرے علم کے مخزن یہی ہیں۔

۹۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ انعام ۱۵۱

انہیں کہہ دو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ نے تم پر کیا حرام کیا ہے اللہ سے شرک کبھی نہ کرنا اور والدین سے احسان کرنا۔

غایۃ المرام ص۲۴۵ پر علامہ بحرانی نے حسن ابن شاذان کے ذریعہ اہلسنت کے سلسلۂ سند سے علی ابن حسینؑ سے علی نے امام حسینؑ سے امام حسینؑ نے حضرت علیؑ سے اور حضرت علیؑ نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے اللہ نے تم لوگوں پر میری اطاعت فرض اور نافرمانی حرام کی ہے۔ اور میری ہی اطاعت کی طرح میرے بعد علی ابن ابیطالب کی اطاعت فرض کی ہے اور علی کی نافرمانی سے اسی طرح منع فرمایا ہے جسطرح میری نافرمانی سے منع کیا ہے۔ اللہ نے علی کو میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا وارث قرار دیا ہے۔ علیؑ مجھ سے ہے میں علیؑ سے ہوں۔ علی کی محبت ایمان اور بغض علیؑ کفر ہے۔ علی کا محب میرا محب اور علی کا دشمن میرا دشمن

ہے جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ مولا ہے میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا مولے ہوں۔ میں اور علیؑ اس اُمت کے باپ ہیں۔

○ غایۃ المرام ص۵۳۳ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے ذریعہ عمار یاسر اور ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے۔ ان دونوں نے بتایا ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔

اُمت مسلمہ پر علیؑ کا وہی حق ہے جو اولاد پر باپ کا حق ہوتا ہے۔

مولف ـــــ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ع۱۵۱ میں شرک سے بچنے کے بعد جن والدین سے احسان کا حکم دیا ہے وہ نبیؐ کونین اور حضرت علیؑ ہی ہیں۔

۱۰۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ انعام ع۱۵۳

یہ میرا صراط مستقیم ہے اسی پر چلو متفرق راستوں کو چھوڑ دو صراط مستقیم سے بھٹک جاؤ گے یہ اللہ کی وصیت ہے تاکہ متقی بنو۔

○ غایۃ المرام ص۴۳۳ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت کے چوٹی کے عالم حسن بصری سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ۔ اس سے مراد۔

علی ابن ابیطالب کا راستہ ہے۔ ذریت علیؑ صراط مستقیم ہے۔ دین قیم ہے۔ انہی کی اتباع کرو۔ انہی سے تمسک کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے اسمیں کوئی کجی نہیں۔

— ۷ —

سورۃ الاعراف

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیرہ آیات ہیں۔

۱۔ قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم (۱۶)

۲۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعھا (۴۲)

۳۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل (۴۳)

۴۔ وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا (۴۳)

۵۔ ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار (۴۴)

۶۔ وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (۴۶)

۷۔ ونادی اصحاب الاعراف رجالا یعرفونھم بسیماھم (۴۸)

۸۔ والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (۵۴)

۹۔ وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون (۱۶۰)

۱۰۔ وقولوا حطۃ وادخلوا الباب سجدا (۱۶۱)

۱۱۔ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم (۱۷۲)

۱۲۔ من یھد اللہ فھو المھتدی (۱۷۸)

۱۳۔ وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون (۱۸۱)

سورۂ اعراف

۱۔ قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اعراف ع ۱۶

ابلیس نے کہا اے اللہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے اب میں ان کو تیرے صراط مستقیم سے بھٹکاتا رہوں گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۹۰ میں علامہ حسکانی نے ابراہیم بن محمد ابن فارس سے ابراہیم نے ابوبصیر سے ابوبصیر نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ۔

جس صراط مستقیم پر بیٹھکر لوگوں کے اس سے رخ موڑنے کا ذکر ابلیس نے کیا ہے وہ علی ابن ابیطالب کی اقتداء ہے۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ اعراف ۴۲

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔ ہم کسی کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے یہ اصحاب جنت ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

غایۃ المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلہ سند سے ابوبکر ھذلی سے ابوبکر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کونین کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔

یا رسول اللہ۔ مجھے ایسی کوئی چیز تعلیم فرمائیے جو میرے لیے سود مند ہو۔

اتنے میں حضرت علیؑ نے آ کے عرض کی۔ قبلہ آپ کی دختر آپ کی زیارت کرنا چاہتی ہے۔

آپ نے فرمایا، ابھی آیا۔

اس شخص نے عرض کی۔ قبلہ یہ شخص کون تھا؟

آپ نے فرمایا، یہ ان افراد کا امیر ہے جنکے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔ اور مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔

۳۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ۔ اعراف ۴۳	ہم نے ان کے سینہ سے کینہ سلب کر لیا ہے ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

○ شواہد التنزیل ص ۲۰ ج ۱ میں علامہ حسکانی نے ابو بکر ابن الحلین کے سلسلہ سند سے عبداللہ ابن ملیل سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے

۴۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ۔ اعراف ۴۳	وہ کہتے ہیں اس اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے اگر اس کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

○ ما نزل فی التاریخ ج ۳ ص ۱۵۶ میں علامہ قبیسی نے علامہ طبری کے ذریعہ زید بن ارقم

سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم نے خم غدیر کے خطبہ میں فرمایا تھا۔

اے لوگو! جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہ بھی کہو اور علی کو امیرالمومنین کہکر سلام کرو پھر یہ آیت پڑھو۔

۵۔ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

اعراف ع۴۴

اہل جنت اہل جہنم سے پکار کر پوچھیں گے کہ اللہ نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا ہم نے اسے حق پایا ہے۔ کیا تم نے بھی اللہ کے وعدہ کو ویسے پایا ہے جیسے کیا گیا تھا۔ وہ جواب دینگے ہاں۔ اسی اثنا میں ان کے مابین ایک منادی ندا کرے گا۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔

○ شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۲۰۲ رصفحہ ۲۰۳ میں علامہ حسکانی نے ابوعبداللہ شیرازی کے سلسلہ سند سے محمد ابن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔

لعنۃ اللہ علی الظالمین کی ندا دینے والا میں ہونگا۔

○ اسی صفحہ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے ایک اور روایت کی ہے۔ قرآن میں علی کے ایسے نام بھی ہیں جن سے لوگ ناواقف ہیں۔ علی کا نام موذن بھی ہے۔ علی ہی اعراف ع۴۴ کے مطابق موذن ہوگا اور کہے گا۔ ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے میری ولایت کی تکذیب کی اور میرا حق غصب کیا۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۰۱ پر علامہ قندوزی نے بھی اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

۶۔ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ۔
اعراف ۴۶

مقام اعراف پر ایسے افراد ہوں گے جو ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانیں گے۔

○ غایۃ المرام ص ۳۵۴ پر علامہ بحرانی نے۔ المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرہ کے حوالے سے اصبغ ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ابن کواء آیا اور عرض کی۔ حضور! مذکورہ بالا آیت کی تفسیر بتائیے۔ آپ نے فرمایا:

اے ابن کواء۔ قیامت کے دن ہم مقام اعراف پر کھڑے ہو جائیں گے جو جنت اور جہنم کے مابین ہوگا۔ ہم اپنے شیعوں کو ان کی علامات سے پہچان کر جہنم رسید کرتے جائیں گے۔

○ ینابیع المودۃ ص ۱۰۱ پر علامہ قندوزی نے تفسیر ثعلبی سے بھی اسی قسم کی متعدد روایات نقل کی ہیں۔

۷۔ وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ۔ اعراف ۴۸

اعراف پر کھڑے ہوئے افراد ایسے افراد کو جنہیں وہ ان کی علامات سے پہچان لیں گے پکار کر کہیں گے۔ آج تمہیں اپنی طاقت اور تمہاری پارٹی نے کوئی فائدہ نہیں دیا جس پر ناز تھا تمہیں تو اپنی پارٹی پر۔

○ ینابیع المودۃ ص ۵۲ میں علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے سلمان

فارسی سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے دسیوں مرتبہ سنا ہے۔

حضرت علیؑ فرما رہے تھے۔

اے علیؑ! تو اور تیری ذریت سے آئمہ جنت اور جہنم کے مابین اعراف ہونگے۔ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں پہچان لیگا اور تم اس کو پہچان جاؤگے اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو تمہیں نہیں پہچانیگا اور تم اُسکو نہیں پہچانوگے۔

٨۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ۔

اعراف/۵۴

آفتاب۔ ماہتاب اور ستارے اسی کے امر کے مسخر ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۱۱ پر علامہ حسکانی نے ابوسعید سعدی کے فد یعہ انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

جب سورج غروب ہوجائے تو چاند سے روشنی حاصل کرنا۔ جب چاند غروب ہوجائے تو زہرہ سے روشنی حاصل کرنا جب زہرہ بھی غروب ہوجائے تو فرقدین سے روشنی حاصل کرنا۔

صحابہ نے عرض کیا قبلہ۔ آفتاب کون ہے؟

آپ نے فرمایا۔ میں۔

عرض کیا قمر کون ہے؟

آپ نے فرمایا۔ علیؑ۔

عرض کیا گیا۔ زہرہ کون ہے؟

فرمایا۔ فاطمہؑ۔

عرض کیا گیا۔ فرقدین کون ہیں؟

فرمایا۔ حسنؑ اور حسینؑ

۹۔ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۔ اعراف ع ۱۶۰	ان لوگوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا وہ اپنے پر ہی ظلم کرتے رہے۔

ینابیع المودۃ ص۳۵۸ پر علامہ قندوزی نے اپنے سلسلہ سند سے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔ ذات احدیت اس بات سے اجل وارفع ہے کہ اس پر کوئی ظلم کر سکے۔ اللہ نے اپنی ذات کو ہم اہلبیت میں شمار کر کے ہمارے اوپر ہونیوالے مظالم کو اپنی ذات سے نسبت دی ہے۔

۱۰۔ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ۔ اعراف ع ۱۶۱	حطۃ کہکر سجدہ کرتے ہوئے دروازہ میں داخل ہوتے جاؤ تو تمہارے گناہ معاف کر دینگے اور محسنین کے اجر میں اضافہ کرینگے۔

مجمع الزوائد ج۹ ص۱۶۸ میں ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ میں نے آنحضورؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

میرے اہلبیت کی مثال بنی اسرائیل میں باب حطہ جیسی ہے جو بھی اسمیں داخل ہو جائے بخشا جائیگا۔

کنز العمال ج ۶ ص۱۵۳ میں ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے

علی ابن ابیطالب باب حطہ ہے۔ جو اس سے تمسک کرے گا مومن ہوگا اور جو اسے چھوڑ دے گا کافر ہوگا۔

۱۱۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ۔ اعراف ع۲۲

جب اللہ نے بنی آدم کی صلب میں رہنے والی نسلوں سے عہد لیا اور انہیں اپنی ذات کا گواہ بنا کر پوچھا، کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے اقرار بھی کیا اور گواہی بھی دی۔ قیامت کے دن کہیں گے ہم تو اس عہد سے غافل تھے۔

دلائل الصدق میں علامہ حلی نے دیلمی کی۔ الفردوس کے حوالہ سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ علم ہو جاتا کہ علی کو کب امیر المومنین کا نام دیا گیا ہے تو کبھی فضائل علی سے انکار نہ کرتے۔ علی کو اس وقت امیر المومنین کا لقب دیا گیا تھا جب آدم ابھی روح اور جسم کے مراحل سے بھی نہیں گزرا تھا جب اللہ نے بنی آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تو اس کے ساتھ ہی ان سے میری رسالت اور علی کی امارت کا اقرار بھی لیا۔

۱۲۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ۔ اعراف ۱۷۸

جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوگا۔

ینابیع المودۃ ص۲۹۵ پر علامہ قندوزی نے ابو بصیر کے ذریعہ سے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا ہے۔

میں ہادی ہوں اور مھتدی بھی ہوں۔

مؤلف —— حضرت علیؑ نے اپنے اس خطبہ میں قرآن کی ان آیات کیطرف اشارہ فرمایا ہے جن میں ہادی اور مھتدی کے الفاظ ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ قرآن میں جسے ہادی کہا گیا ہے وُہ میں ہوں اور جسے مھتدی کہا گیا ہے وہ بھی میں ہی ہوں۔

۱۳۔ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ اعراف / ۱۸۱

ہماری مخلوق میں ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور حق کی بدولت باطل سے تبرا کرتے ہیں۔

ینابیع المودہ ص۱۰۹ پر علامہ قندوزی نے زاذان سے زاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ اُمّت محمدؐ کے تہتر فرقے ہونگے جن میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہونگے۔ جنتی فرقہ کے متعلق اعراف ۱۸۱ ہے اور وُہ میں اور میرے شیعہ ہونگے۔

مناقب خوارزمی ص۲۴۲ پر علامہ خوارزمی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے بھی مناقب خوارزمی سے مذکورہ روایت کی ہے

۸

سورۃ الانفال

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سترہ آیات ہیں۔

۱۔ لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون (۸)

۲۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا (۱۵)

۳۔ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلہم (۱۷)

۴۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ (۲۰)

۵۔ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول (۲۴)

۶۔ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ (۲۵)

۷۔ یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول (۲۷)

۸۔ یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا (۲۹)

۹۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک (۳۰)

۱۰۔ واذ قالوا اللہم ان کان ھذا ھو الحق من عندک (۳۲)

۱۱۔ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم (۳۳)

۱۲۔ وما کانوا اولیاءہ ان اولیاءہ الا المتقون (۳۴)

۱۳۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول (۴۱)

۱۴۔ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا (۴۵)

۱۵۔ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ (۶۲)

۱۶۔ یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (۶۴)

۱۷۔ والذین آمنوا من بعد وھاجروا وجاھدوا معکم (۷۵)

سورۂ انفال

۱۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔ (انفال: ۸)

تاکہ اللہ حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کرے خواہ مجرم اسے ناپسند بھی کریں۔

○ علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص۴۵۳ پر اہلسنت کے رأس الرئیس ابن مردویہ کے ذریعہ ابان ابن تغلب سے ابان نے مسلم سے روایت کی ہے کہ ۔ میں نے مقداد ۔ ابوذر ۔ اور سلمان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ تین مہاجر آگئے ۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا ۔

میرے بعد میری امت تین فرقوں میں بٹے گی ۔ ایسے اہل حق جو رائی بھر بھی باطل سے ملوث نہ ہونگے ۔ انکی مثال سونے کی سی ہوگی کہ جتنی مرتبہ آگ میں ڈالا جائے انکی چمک میں اور اضافہ ہوتا ہے ۔ ان کا امام یہ شخص ہوگا جس کے متعلق ارشاد باری ہے ۔ اماما ورحمۃ ۔

ایک فرقہ خالص باطل پرست ہوگا ان میں رائی برابر بھی حق نہیں ہوگا ۔ انکی مثال لوہے کی سی ہوگی کہ اسے جتنا آگ میں ڈالو انکی سیاہی اور خباثت میں اضافہ ہی ہوتا ہے ۔ ان کا امام یہ شخص ہوگا ۔

میں نے ان سے امام حق اور امام باطل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جسے آنحضورؐ نے امام حق کے بطور اشارہ کیا تھا وہ علی ابن ابیطالب تھا ۔ امام باطل کے سلسلہ میں وہ خاموش ہوگئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا ۔

مؤلف: جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ نوازش راوی کی ہے کہ اس نے امام باطل کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور عدم اظہار کو جناب ابوذر، جناب سلمان اور جناب مقداد کے سر تھوپ دیا ہے۔ ورنہ مذکورہ تین تو وہ افراد تھے جنہوں نے صرف اسی لیے بعد از شہادت رسول اپنی تمام زندگی کانٹوں پر گذار دی۔

یہ حدیث تہتر فرقے والی حدیث سے متعارض نہیں ہے کیونکہ تہتر فرقے والی حدیث کا تعلق انجام سے ہے اور زیر نظر حدیث کا تعلق آغاز سے ہے۔ آغاز کے انہی تین فرقوں میں سے دو فرقے ہی باقی کے بہتر فرقے کی بنیاد ہوں گے۔

اگرچہ آنحضور نے تیسرے فرقے کا نام نہیں لیا۔ یا ممکن ہے راوی نے بعض سیاسی مصالح کے پیش نظر از خود تیسرے فرقے کا نام ہضم کر لیا ہو۔ ویسے سیاق حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تیسرا فرقہ حق اور باطل کے مابین ہے۔ جو تھالی کے بینگن کی طرح کبھی حق کی طرف اور کبھی باطل کی طرف۔ کچھ امور حق سے اور کچھ امور باطل سے لیکر گذارہ کرنے کا قائل ہے۔

۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ (انفال : ۱۵)

اے ایمان والو! جب کفار سے جنگ میں سامنا ہو تو پشت دکھا کر بھاگ نہ کرو۔

نور الابصار ص۷ میں علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جو آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے۔

۳- فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ

انہیں تم نے نہیں اللہ نے قتل کیا ہے۔ تو نے کنکر نہیں مارے اللہ نے کنکر مارے ہیں تاکہ مومنین کو اچھے امتحان سے آزمائے

مِنۡہُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ (انفال: ۱۷) | اللہ سمیع اور علیم ہے

○ غایۃ المرام ص۳۴۰ میں علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے سماک ابن حرب سے سماک نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علی سے فرمایا۔ مجھے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھا دے۔ حضرت علی نے اٹھا کے دی۔ آپ نے وہ کنکریاں کفار کے منہ پر پھینکیں۔ کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں کنکریوں سے بھر نہ گئی ہوں۔

انس کی روایت کے مطابق یوں ہے کہ آپ نے تین کنکریاں پھینکیں ایک میمنہ پر اور ایک میسرہ پر اور ایک قلب لشکر پہ

۴۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ (انفال: ۲۰) | اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۳ علامہ حسکانی نے ابوزکریا ابن اسحٰق کے ذریعہ حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ قرآن میں جس آیت کا آغاز یاایہا الذین آمنو سے ہوتا ہے اس سے مراد اصحاب نبی ہیں۔

میں نے ان سے کہا۔ اور علی اصحاب نبی کا راس الرئیس اور امیر ہے کہ کیونکہ یاایہا الذین آمنو کا پہلا مصداق علی ہے۔

۵۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا | اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہاری زندگی کی خاطر بلائیں تو

يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (انفال: ۲۴)

لبیک کہو، یقین رکھو اللہ انسان کے دل اور انسان کے درمیان موجود رہتا ہے اور پھر تمہیں محشور بھی اسی کے ہاں ہونا ہے۔

○ غایۃ المرام ص۲۴۴ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت ولایت حضرت علی کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں ولایت علی کی دعوت دیں تو لبیک کہو۔

۶۔ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً (انفال: ۲۵)

فتنہ سے بچے رہنا خصوصاً تم میں سے وہ لوگ جو ماضی میں ظلم سے ملوث ہو چکے ہیں

○ غایۃ المرام ص۲۴۴ میں علامہ بحرانی نے محمد ابن علی سراج کے سلسلۂ سند سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے مجھے فرمایا۔

اے ابن مسعود ایک آیت نازل ہوئی ہے اور میں بالخصوص تجھے اس سلسلہ میں بتا رہا ہوں جو کچھ بتاؤں اسے غور سے سننا اور یاد رکھنا۔

جس نے علی پر ظلم کیا گویا اس نے میری نبوت اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی نبوت سے کفر کیا۔

۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔

(انفال: ۲۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو، کیا اپنی امانت کی خیانت کرتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۰۶ میں علامہ حسکانی نے یونس ابن بکار کے ذریعہ امام محمد باقر سے روایت کی ہے امانت میں خیانت سے مراد آل محمد کی ولایت میں خیانت ہے۔

مؤلف :- یہ خیال رہے کہ جب آل محمد کو قرآن میں ثابت کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد تفسیر قرآن یا تاویل قرآن ہوتا ہے۔

---

۸ - یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ یَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا۔ (الانفال ۲۹)

اے ایمان والو! اگر تم متقی بنو تو اللہ تمہارے سامنے حق و باطل کو واضح کر دے گا۔

○ غایۃ المرام ص ۳۹۵ پر علامہ بحرانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی یا ایہا الذین آمنوا ہو گا علی اس کا رئیس اور امیر ہو گا۔ اللہ نے اکثر مقامات پر قرآن میں علی کو امیر المؤمنین کہا ہے۔

مؤلف :- لیجئے ہم آپ کی سہولت کے لیے تمام وہ آیات قرآنی پیش کئے دیتے ہیں جن کی ابتداء یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتی ہے۔

سورۃ البقرۃ :

۱ - یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا (۱۰۴)

اے ایمان والو! راعنا نہ کہا کرو انظرنا کہا کرو

۲ - یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلاۃ (۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ سے مدد حاصل کرو۔

۳ - یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم (۱۷۲)

اے ایمان والو! ہمارے عطا کردہ پاکیزہ رزق سے کھاؤ۔

۴ ـ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ (۱۷۸)

اے ایمان والو! تمہارے لیے مقتول کا قصاص فرض کیا گیا ہے۔

۵ ـ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام (۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

۶ ـ یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ (۲۰۸)

اے ایمان والو تمام کے تمام صلح میں داخل ہو جاؤ۔

۷ ـ یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم (۲۵۴)

اے ایمان والو! ہمارے عطا کردہ رزق سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

۸ ـ یا ایہا الذین آمنوا لاتبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذی (۲۶۴)

اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقہ کو باطل نہ کرو۔

۹ ـ یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم (۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی سے ہماری راہ میں خرچ کرو۔

۱۰ ـ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وذروا ما بقی من الربٰوا (۲۷۸)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ سود چھوڑ دو۔

۱۱ ـ یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ (۲۸۲)

اے ایمان والو! جب مدت معینہ تک کے لیے قرضہ دو تو اسے لکھ لو۔

سورۃ آلِ عمران:

۱۲ ـ یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتاب (۱۰۰)

اے ایمان والو! اگر تم نے اہل کتاب سے ایک گروہ کا کہا مانا تو...

۱۳- یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ (۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

۱۴- یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (۱۱۸)

اے ایمان والو! اپنے سوائے کسی کو بھیدی نہ رکھو۔

۱۵- یا ایھا الذین آمنوا لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفۃ (۱۳۰)

اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود مت کھاؤ۔

۱۶- یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم (۱۴۹)

اے ایمان والو! اگر تم نے کفار کا کہا مانا تو وہ تمہیں بھٹکا دیں گے۔

۱۷- یا ایھا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین کفروا (۱۵۶)

اے ایمان والو! کفار کی طرح مت بنو۔

۱۸- یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا۔ (۲۰۰)

اے ایمان والو! صبر کرو۔ صبر کی تلقین کرو، اور جہاد کے لیے تیار رہو جاؤ۔

سورۃ النساء

۱۹- یا ایھا الذین امنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھاً (۱۹)

اے ایمان والو! عورتوں کے جبراً وارث نہ بنو۔

۲۰- یا ایھا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (۲۹)

اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال حرام ذرائع سے مت کھاؤ۔

۲۱- یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۵۹)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۲۲- یا ایھا الذین آمنوا خذوا حذرکم

اے ایمان والو! اپنے ہتھیار اٹھاؤ

فانفروا ثبات (۷۱)

اور ثابت قدم ہو کر چلو۔

۲۳ - یا ایها الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل الله فتبینوا (۹۴)

اے ایمان والو! جب راہ خدا میں جہاد کے لیے جاؤ تو دیکھ کر چلو۔

۲۴ - یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله (۱۳۵)

اے ایمان والو! عادل بنو اور اللہ کی گواہی دو۔

۲۵ - یا ایها الذین آمنوا امنوا بالله ورسوله (۱۳۶)

اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ۔

۲۶ - یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء (۱۴۴)

اے ایمان والو! کفار کو دوست نہ بناؤ۔

سُورَۃُ المَائدَۃ:

۲۷ - یا ایها الذین آمنوا اوفوا بالعقود (۱)

اے ایمان والو! کیا گیا وعدہ پورا کیا کرو۔

۲۸ - یا ایها الذین آمنوا لا تحلوا شعائر الله (۲)

اے ایمان والو! شعائر اللہ کی عزت پامال نہ کرو۔

۲۹ - یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوهکم (۶)

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنا منہ دھو لو۔

۳۰ - یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین لله شهداء بالقسط (۸)

اے ایمان والو! اللہ کے لیے اٹھو اور عدالت سے گواہی دو۔

۳۱ - یا ایها الذین امنوا اذکروا نعمۃ الله علیکم (۱۱)

اے ایمان والو! نعمت خدا کو یاد رکھو۔

۲۱- يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة (۳۵)	اے ایمان والو! متقی بنو اور بارگاہ خالق میں وسیلہ لاؤ۔
۲۲- يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء (۵۱)	اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔
۲۳- يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه (۵۴)	اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے مرتد ہو گیا۔
۲۵- يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزوا (۵۷)	اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔
۲۶- يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم (۸۷)	اے ایمان والو! اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں انہیں حرام مت کرو۔
۲۷- يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس (۹۰)	اے ایمان والو! شراب، جواء، قمار اور غلام بازی رجس ہے۔
۲۸- يا ايها الذين آمنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد (۹۴)	اے ایمان والو! اللہ تمہیں شکار کے معاملہ میں کچھ آزمائیگا۔
۲۹- يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم (۹۵)	اے ایمان والو! بحالت احرام شکار نہ کرو۔
۳۰- يا ايها الذين آمنوا لا تسئلوا عن اشياء (۱۰۱)	اے ایمان والو! ایسی باتوں کا سوال نہ کرو۔
۳۱- يا ايها الذين آمنوا عليكم	اے ایمان والو! اپنا خیال رکھو

انفسکم لا یضرکم من ضل (۱۰۵) | گمراہوں کی گمراہی تمہیں ضرر نہ دے گی۔

۴۲ - یا ایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت (۱۰۶) | اے ایمان والو! دمِ مرگ ایک دوسرے کی وصیت کے گواہ بنو۔

سُورَۃُ الْاَنْفَال:

۴۳ - یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفًا (۱۵) | اے ایمان والو! جب کفار سے جنگ میں ملاقات کرو۔

۴۴ - یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ (۲۰) | اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور پشت نہ دکھاؤ۔

۴۵ - یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم (۲۴) | اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائیں تو لبیک کہو۔

۴۶ - یا ایھا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول (۲۷) | اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔

۴۷ - یا ایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانًا (۲۹) | اے ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو تو تمہارے لیے فرقان نور کر دے گا۔

۴۸ - یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا (۴۵) | اے ایمان والو! جب میدانِ جنگ میں جاؤ تو ثابت قدم رہو۔

سُورَۃُ التَّوبَۃ:

۴۹ - یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء (۲۳) | اے ایمان والو! اپنے اباء اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔

۵۰ - یا ایھا الذین آمنوا انما | اے ایمان والو! مشرک نجس ہیں۔

المشرکون نجس (۲۸)

۵۱۔ یا ایھا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان (۳۴)

اے ایمان والو! اکثر راہب اور پادری ....

۵۲۔ یا ایھا الذین آمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا (۳۸)

اے ایمان والو! جب تمہیں جنگ میں جانے کو کہا جاتا ہے تو تمہیں کیا ہو جاتا ہے۔

۵۳۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (۱۱۹)

اے ایمان والو! متقی بنو اور صادقین کے ساتھ رہو۔

۵۴۔ یا ایھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار (۱۲۳)

اے ایمان والو! اپنے حکمران کفار سے جنگ کرو۔

سورۃ الحج:

۵۵۔ یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم (۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے اللہ کی عبادت کرو۔

سورۃ النور:

۵۶۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان (۲۱)

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔

۵۷۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم (۲۷)

اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں داخل نہ ہو جاؤ۔

۵۸۔ یا ایھا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم (۵۸)

اے ایمان والو! تمہارے غلاموں کو تم سے اجازت لینا چاہیئے۔

سُورَةُ الْاَحْزَابْ:

۵۹- یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم (۹)
اے ایمان والو! نعمتِ خدا کو یاد کرو۔

۶۰- یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا (۴۱)
اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو۔

۶۱- یا ایہا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن (۴۹)
اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر طلاق دو۔

۶۲- یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی (۵۳)
اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل مت ہو۔

۶۳- یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۵۶)
اے ایمان والو! نبی پر صلوٰت و سلام پڑھو۔

۶۴- یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ (۶۹)
اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت پہنچائی تھی۔

۶۵- یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا (۷۰)
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔

سُورَةُ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۶۶- یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم (۷)
اے ایمان والو! اگر اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

۶۷- یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۳۳)
اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ:

۶۸- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۱)
اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کرو۔

۶۹- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (۲)
اے ایمان والو! اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔

۷۰- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (۶)
اے ایمان والو اگر کوئی فاسق کوئی اطلاع دے تو اسکی چھان بین کرو۔

۷۱- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ (۱۱)
اے ایمان والو! کسی ایک قبیلہ سے مذاق نہیں کرنا چاہیئے۔

۷۲- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (۱۲)
اے ایمان والو! گمان سے بچا کرو۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْد:

۷۳- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ (۲۸)
اے ایمان والو! متقی بنو اور رسول پر ایمان لاؤ۔

سُوْرَةُ مُجَادِلَة:

۷۴- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ (۹)
اے ایمان والو! اگر سرگوشی کرو کرو تو بری باتوں کی سرگوشی نہ کیا کرو۔

۷۵- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا (۱۱)
اے ایمان والو! جب تمہیں محفل میں جگہ دینے کو کہا جائے تو جگہ دیا کرو۔

۷۶۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا (۱۲)

اے ایمان والو! جب میرے رسول سے تنہائی میں مسئلہ پوچھو تو صدقہ دو۔

سورۃ الحشر:

۷۷۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۱۸)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تمہیں دیکھنا چاہیے کہ کل کیلئے کیا کر رہے ہو۔

سورۃ الممتحنۃ:

۷۸۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (۱)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

۷۹۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مھاجرات فامتحنوھن (۱۰)

اے ایمان والو اگر مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو پہلے انہیں آزماؤ۔

۸۰۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم (۱۳)

اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ ناراض ہے۔

سورۃ الصف:

۸۱۔ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون (۲)

اے ایمان والو! وہ بات کیوں کرتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔

۸۲۔ یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم (۱۰)

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب سے نجات دے۔

۸۳۔ یا ایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی بن مریم (۱۴)

اے ایمان والو! اس طرح اللہ کے مددگار بنو جس طرح حضرت عیسٰی نے کہا تھا۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَة:

٨٤- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (٩)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان ہو تو ذکرِ خدا کے لیے دوڑ کر آؤ۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن:

٨٥- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (٩)

اے ایمان والو! تمہیں اولاد اور دولت ذکرِ خدا سے غافل نہ کرے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُن:

٨٦- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ (١٤)

اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہیں۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم:

٨٧- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (٦)

اے ایمان والو! اپنے کو اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔

٨٨- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (٨)

اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں توبۃ النصوح کرو۔

٩- اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ

جب تجھ سے کفار نے مکر کیا تاکہ تجھے تبلیغ سے روک دیں، یا قتل کر دیں یا ملک بدر کر دیں اللہ نے اپنی تدبیر کی

خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (انفال:۳۰) | اور اللہ بہترین مدبر ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۲۱۱ میں علامہ حسکانی نے حسین بن محمد حسین ثقفی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت کا شان نزول یوں ہے کہ۔ ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کیا

○ بعض نے مشورہ دیا کہ جب صبح کو محمد باہر نکلے تو اسے گرفتار کر کے باندھ رکھو۔

○ بعض نے مشورہ دیا کہ اسے قتل کر دو۔

○ بعض نے مشورہ دیا کہ اسے ملک بدر کر دو۔

ذات احدیت نے آنحضورؐ کو اس مشورہ کی اطلاع دی۔ چنانچہ حکم الٰہی سے آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پہ سلایا اور خود بیرون مکہ تشریف لے گئے۔ کفار تمام رات حضرت علیؑ کو آنحضورؐ سمجھ کر نگرانی کرتے رہے۔ ہنگام صبح تمام کفار آگے بڑھے جب انہوں نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو رک گئے اور پوچھا۔

محمدؐ کہاں ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا۔ کیا تم لوگ محمدؐ کو میرے حوالے کر کے گئے تھے؟

اس کے بعد وہ آپ کے نقش قدم کی تلاش میں باہر چلے گئے۔

۱۰۔ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (انفال:۳۲)

جب ان لوگوں نے کہا کہ۔ اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے سنگباری کر یا عذاب الیم بھیج

○ ماذا فی التاریخ ج ۳ ص ۱۵۱ میں علامہ قبیسی کے ذریعہ ابو عبیدہ مروی متوفی ۲۲۳ھ کی تفسیر غریب القرآن سے روایت کی ہے کہ:

جب نبی کونین نے حکم خدا سے مقام غدیر خم پر حضرت علی کے حق میں اعلان من کنت مولاہُ کیا تو یہ اطلاع جابر ابن نضر ابن حارث ابن کلدۃ عبدی کو ملی تو وہ مدینہ آیا اور کہا اے محمد! تو نے ہمیں ایک خدا کی پرستش کا کہا، اپنی رسالت منوائی۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ خمس اور جہاد کو کہا۔ لیکن تو نے اس پر اکتفا نہ کیا۔ اب تو نے اپنے آخری دنوں میں اپنے چچا زاد کو بھی ہمارے سروں پر بٹھا دیا ہے۔ کیا یہ تو نے اپنی طرف سے کیا ہے یا اللہ کی طرف سے؟

آپ نے فرمایا۔ جس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی قسم! اللہ کی طرف سے ہے۔ جابر اٹھا اور کہنے لگا۔ اے اللہ جو کچھ محمد کہہ رہا ہے اگر حق ہے ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا عذاب الیم دے۔

ابھی تک مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا کہ آسمان سے ایک پتھر آیا جو سر پر پڑا اور نیچے سے نکل گیا۔

یہ روایت علمائے اہل سنت کے صف اول کے دوسرے علماء نے بھی نقل کی ہے مثلاً فرائد السمطین کے تیرھویں باب میں علامہ حموینی نے الفصول المہمہ صفحہ ۲۶ پر علامہ ابن صباغ نے اور نور الابصار صفحہ ۷۱ پر علامہ شبلنجی وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ۔ (انفال: ۳۳)

حالانکہ جب تک تو ان کے درمیان ہے اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا اور نہ ہی اللہ انہیں اس وقت تک معذب کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے۔

○ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۵ میں علامہ قندوزی نے ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور علامہ حلبی نے

کشفی نے مناقب مرتضویہ میں آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے مراد محمد اور آلِ محمد دونوں ہیں کیونکہ سرورِ انبیاء نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ ستارے اہلِ آسمان کے لیے اور میرے اہلِ بیت اہلِ ارض کے لیے امان ہیں۔

۱۲- مَا كَانُوٓا أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ (انفال:۳۴)

وہ لوگ اولیاء اللہ نہ تھے بلکہ متقی اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۱۶ پر علامہ حسکانی نے عقیل ابن حسین کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت میں جن لوگوں سے ولایت کی نفی کی گئی ہے وہ کفار مکہ ہیں اور جن لوگوں کو متقی کہا گیا ہے وہ علی حمزہ جعفر اور عقیل ہیں۔

۱۳- اِعْلَمُوٓا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَىْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُۥ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ (انفال:۴۱)

یقین رکھو! جب کبھی تمہیں تجارت کسب و جنگ سے مال ہاتھ آئے تو اس کا ۱/۵ اللہ، اس کے رسول، ذی القربیٰ، یتامیٰ مساکین اور مسافروں کا حصہ ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۱۸، صفحہ ۲۱۹ میں علامہ حسکانی نے ابو عبداللہ شیرازی کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت صرف اور صرف آلِ محمد کے حق میں ہے۔ چونکہ اللہ نے ہمیں صدقہ جو مال کا میل کچیل ہوتا ہے سے محفوظ رکھا ہے اس لیے اس کے عوض خمس ہمارا حصہ مقرر فرمایا ہے۔

شواہد التنزیل صفحہ ۲۲۰ پر علامہ حسکانی نے ابراہیم ابن اسحاق کے ذریعہ مجاہد سے روایت کی ہے کہ ذوالقربیٰ سے مراد آنحضور کے وہ اقرباء ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

جامع البیان فی تفسیر قرآن سورۃ انفال میں علامہ طبری نے ابن دیلمی نے علی ابن حسین سے روایت کی ہے کہ آپ نے شام کے آدمی کو کہا کہ کیا تو نے قرآن میں مذکورہ بالا آیت پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم وہی ہیں۔ شامی نے پوچھا۔ کیا آپ واقعاً وہی ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

جامع البیان ہی میں علامہ طبرانی نے دوسرے مقام پر منہال ابن عمرو نے عبد اللہ ابن محمد ابن علی۔ اور علی ابن حسین سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

یہ ہمارا حق ہے۔

منہال کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ آیت میں یتامیٰ اور مساکین کا تذکرہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یہ آل محمد کے یتامیٰ اور مساکین ہیں۔

تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۳۰ پر علامہ جمال الدین قاسمی نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تمام علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ذی القربیٰ سے مراد آل محمد ہیں۔

تفسیر التحریر والتنویر ج ۱۰ ص ۹ پر علامہ محمد طاہر ابن عاشور نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

ذوالقربیٰ پر الف لام مضاف الیہ کے عوض ہے۔ یعنی ذو قربی الرسول۔ اور آل محمد پر اللہ کی عنایت خاص ہے۔ چونکہ ذات احدیت نے آل محمد کے لیے صدقہ حرام کیا ہے۔ اس لیے اس کے عوض اللہ نے اپنے مال سے آل محمد کو نوازا ہے۔

تفسیر منار ج ۱۰ ص ۱۵ میں مصنف نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ذوالقربیٰ کو اللہ نے اس مال سے مخصوص فرمایا ہے۔ کیونکہ حمایت اسلام میں ان سے بڑھ کر کسی میں حمیت نہ تھی۔ چونکہ ان میں دینی حمیت کے ساتھ ساتھ نسبی حمیت بھی

تھی۔ اور ان کی نگاہ میں ان کا فخر و شرف ابن محمد کی سربلندی ہی میں تھا اس لیے آل محمد نے دین کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔

علاوہ ازیں ذات احدیت نے اپنے مال سے آل محمد کا خمس مقرر کر کے آل محمد کی دینی اور نسبی حمیت کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ اگر علماء اور قراء کی عظمت ایسی ہی ہے کہ ملت مسلمہ ان کا ہر قسم کا احترام کرے تو آل محمد اپنی دینی اور نسبی حمیت کی بدولت اسکی عظمت اور احترام کے بدرجہ اولی سزاوار اور حق دار ہیں۔

ان تمام باتوں کے علاوہ امام زین العابدین سے روایت بھی ہے کہ

خمس ہمارا مخصوص حصہ ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ آیت میں یتامیٰ۔ مساکین۔ اور مسافرین کا تذکرہ بھی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ یہ ہمارے یتامیٰ۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافر ہیں اور کوئی نہیں

○ مفسر معاصر علامہ عبدالکریم خطیب نے اپنی تفسیر۔ التفسیر القرآنی للقرآن ج ۵ صفحہ ۶۲۶ میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

غنائم کی مذکورہ اقسام میں سے خمس پانچ حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک حصہ اللہ کا ہے جو حصہ اللہ کا ہے۔ وہ رسول اکرم کا ہے اور ایک حصہ آنحضورؐ کے ذوالقربیٰ، یتامیٰ اور مساکین کا ہے۔

○ علامہ غزالی نے احیاء علوم الدین ج ۳ صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے کہ۔

سرور انبیاء نے فرمایا ہے۔ آل محمد کے لیے صدقہ حرام ہے کیونکہ صدقہ مال کی میل کچیل ہوتا ہے۔

مسند حنبل میں امام حنبل نے لکھا ہے کہ:

نجدہ حروری نے ابن عباس سے ذی القربیٰ کے حصہ کے متعلق سوال کیا تو

ابن عباس نے کہا۔
خمس ہمارا حق ہے۔ ہم اقربائے رسول ہیں۔ جو حصہ اللہ کا ہے وہ سردار انبیاء کا ہے
علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ
ابن عباس سے مروی ہے کہ
خمس کے چھ حصے ہیں۔ اللہ کا ایک حصہ۔ نبیؐ کو ٹمن کے دو حصے۔ اور تین حصے
آیت میں بتائے گئے۔ ذا القربیٰ۔ یتامیٰ اور مساکین آلِ محمد کے ہیں۔

۱۴۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا (انفال ۴۵)	اے ایمان والو! جنگ میں ثابت قدم رہا کرو۔

○ نور الابصار ۳۰ پر علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔
قرآن میں جس آیت کا آغاز یا ایہا الذین آمنوا سے ہوتا ہے علی اس کا امیر ہے
○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۵۲ / ص ۲۵۳ پر علامہ حسکانی نے حسین بن احمد کے ذریعہ
حکم ابن عتیبہ سے روایت کی ہے کہ۔ جنگ حنین میں چار افراد ایسے تھے جن کے
ثابت قدم رہنے اور نہ بھاگنے کا یقین ہے۔ اور علی ابن ابیطالب ان میں سے ایک تھا
مؤلف: حکم ابن عتیبہ نے جنگ حنین میں حضرت علی کی ثابت قدمی کا بالخصوص
تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ اس جنگ میں کوئی بھی باقی نہ بچا تھا۔ آنحضورؐ بلاتے
بھی رہے لیکن صحابہ پہاڑ پر دوڑ دوڑ کر پہاڑ پر چڑھتے گئے۔

۱۵۔ اِنْ یُّرِیْدُوْا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ	اگر یہ لوگ تجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (انفال ۶۲)	تو مجھے اللہ کافی ہے اللہ ہی نے تو تیری اپنی نصرت اور مومنین سے تائید کی ہے۔

غایۃ المرام ص۴۱۴ میں علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم کی حلیۃ الاولیاء سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ عرش پر لکھا ہے۔ لا الٰہ الا انا وحدی لا شریک لی ومحمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی۔ اللہ نے جنگ حنین میں مذکورہ آیت نازل کی تھی اور انفال ۶۲ میں مومنین سے مراد حضرت علی ہیں۔

غایۃ المرام ص۴۱۴ پر علامہ بحرانی نے قدرے اختلاف کے ساتھ یہی روایت وسیلۃ المتعبدین سے بھی نقل کی ہے۔

ینابیع المودۃ ص۹۴ پر علامہ قندوزی نے علامہ طبری کی ذخائر العقبیٰ سے ابوالحمیس کے ذریعہ روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے

شب معراج میں نے عرش کی دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا۔ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ

۱۶۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ (انفال ۶۴)	اے نبی تجھے اللہ اور تیری اتباع کرنے والے مومنین ہی کافی ہیں۔

مناقب بغدادی ص۲۰ پر علامہ خطیب بغدادی نے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت کا مصداق حضرت علی ہے۔

۱۷۔ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَأُولٰئِكَ	جو لوگ ایمان لائے۔ ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شریک جہاد رہے وہ تم سے ہیں

مِنۡكُمۡ ؕ وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ (انفال ۷۵)	اور اولوالارحام بعض بعض سے کتاب خدا میں اولیٰ ہیں، اللہ ہر چیز کا عالم ہے۔

علامہ قندوزی نے حافظ ابوبکر ابن مردویہ کی کتاب المناقب سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت سے مراد علی ابن ابیطالب ہے۔

مؤلف: ——— اگرچہ علامہ قندوزی نے یہ روایت ایک اور آیت کے ذیل میں ابن مردویہ سے مذکورہ روایت کی ہے لیکن چونکہ دونوں آیات ہم معنی تھیں اس لیے ہم نے اس آیت کے ذیل میں اس روایت کو درج کردیا ہے۔

۔۔۔۹۔۔۔

سورۃ التوبۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں اٹھارہ آیات ہیں۔

۱۔۔۔ واذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج (۳)

۲۔۔۔ وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم (۱۲)

۳۔۔۔ ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم (۱۶)

۴۔۔۔ اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون (۱۷)

۵۔۔۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد (۱۹)

۶۔۔۔ الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ (الی)

عندہ اجر عظیم (۲۰-۲۲)

۷۔۔۔ ثم انزل سکینتہ علی رسولہ (۲۶)

۸۔۔۔ یا ایھا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد (۲۸)

۹۔۔۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان

یتم نورہ (۳۲)

۱۰۔۔۔ یا ایھا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان

لیاکلون اموال الناس بالباطل (۳۴)

۱۱۔۔۔ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ (۳۶)

۱۲ الا تنصروه فقد نصره الله (٤٠)

۱۳ والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم (٦١)

۱۴ يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر (٧٤)

۱۵ والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان (١٠٠)

۱۶ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين (١١٩)

۱۷ يا ايها الذين امنوا قاتلوا الذين يلونكم من الكفار (١٢٣)

سورۂ توبہ

۱۔ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖۤ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ۔

حج اکبر کے دن لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۱۰ ص ۴۶ علامہ طبری نے اپنے سلسلہ سند سے زید ابن یثیع سے روایت کی ہے کہ:

سورۃ برأت نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے ابوبکر کو تبلیغ سورۃ کے لئے بھیجا بعد میں حضرت علی کو بھیجا حضرت علی نے ابوبکر سے سورۃ برأت لے لی۔ ابوبکر واپس آئے اور آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ حکم یہ ہوا کہ سورۂ برأت کی تبلیغ میں خود کروں یا میرے اہلبیت سے کوئی فرد کرے۔

صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۰۲ میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ:

حضرت علی نے قربانی کے دن مقام منیٰ پر اعلانِ برأت کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی برہنہ طواف کر سکتا ہے۔

تفسیر درمنثور در سورۃ توبہ میں جلال الدین نے ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے حکیم ابن حمید سے روایت کی ہے کہ مجھے علی ابن حسین نے بتایا ہے کہ:

حضرت علی کا قرآن میں ایک نام موجود ہے جسے یہ لوگ نہیں جانتے:

میں نے پوچھا۔ وہ کون؟

آپ نے فرمایا! کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ حج اکبر کے دن اللہ اور رسول کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔

بخدا علی ہی اذان ہے۔

تفسیر التحریر والتنویر ج ۱۰ ص ۱۰۱ پر علامہ محمد طاہر بن عاشور تیونسی نے لکھا ہے۔

صحاح ستہ کے مطابق یہ اعلان اس سال نازل ہوا جس سال ابوبکر امیر حج ہو کر گئے تھے۔ سرور کونین نے حضرت علی کو بعد میں بھیجا جس نے قربانی کے دن مقام منیٰ پہ جا کر سورۃ برأت کی تبلیغ کی۔

تفسیر قاسمی ج ۸ ص ۳۰۹۹ علامہ جمال الدین قاسمی نے لکھا ہے کہ ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ جب سورۂ برأت نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا کہ:

اس سورہ کی تبلیغ کے لیے تو ابوبکر کو بھیج دیجئے۔

آپ نے فرمایا۔ حکم الٰہی کے مطابق سورۂ برأت کی تبلیغ میرے اہل بیت کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلایا اور فرمایا قربانی کے دن مقام منیٰ پر یہ اعلان کر دو۔

تفسیر منار ج ۱۰ ص ۱۵۷ پر اسی موضوع کی متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

نظم الدرر ج ۲۶۴ ص ۳۶۵ علامہ برہان الدین نے اسی عنوان کی کئی احادیث نقل کی ہیں۔

التفسیر القرآنی للقرآن کے مصنف نے ج ۵ ص ۶۹۹ پر مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

ابوبکر جاتے ہوئے ابھی تک مدینے کے راستے سے جدا ہی نہیں ہوا تھا کہ یہ آیات

نازل ہوئیں آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو بھیجا کہ جا کر قربانی کے دن مقام منیٰ میں یہ اعلان کر دو۔

۲۔ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ۔ (توبہ ۱۲)

اگر کچھ لوگ معاہدہ کے بعد اپنی قسم توڑ کر دین میں طعنہ زنی کریں تو ایسے کفر کے راہنماؤں سے جنگ لڑو ان کی کوئی قسم قسم نہیں ہے تاکہ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔

بیعت علیؑ توڑنے والے ہی ناکث ہیں

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۰۹ میں علامہ حسکانی نے محمد بن الفضل سے ابو عثمان مندی سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ جمل میں حضرت علیؑ کو دیکھا انہوں نے یہی آیت تلاوت کی اور فرمایا

بخدا! جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق افراد سے آج سے قبل کبھی جنگ نہیں لڑی گئی۔

علامہ حسکانی نے ایک اور روایت میں لکھا ہے کہ ہمیں عبدالرحمن ابن حسن نے بنی قصی کے مؤذن ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ:

میں پورا ایک برس حضرت علیؑ کے ہمرکاب رہا۔ میں نے کبھی آپ سے نہ تو کسی کا شکوہ سنا اور نہ کسی کی تعریف کی۔ البتہ جنگ جمل میں میں نے سنا آپ فرما رہے تھے۔

(طلحہ اور زبیر) دونوں کے معاملہ میں میں معذور ہوں۔ ان لوگوں نے کسی جبر و اکراہ کے بغیر میری بیعت کی اور میری کسی غلطی کے بغیر بلا وجہ میری بیعت توڑ دی۔ بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے مصداق افراد سے آج سے پہلے کبھی جنگ نہیں لڑی گئی۔

علامہ حسکانی نے تفسیری روایت علی ابن عباس کے ذریعہ زید ابن وہب سے اور زید نے حذیفہ یمان سے نقل کی ہے کہ میں نے جناب حذیفہ سے جنگ جمل سے پہلے سنا تھا اس آیت کے مصداق افراد سے ابھی تک جنگ نہیں لڑی گئی۔

مؤلف: علامہ حسکانی وغیرہ کی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ از روئے قرآن حضرت علی کے مقابلہ میں جنگ جمل میں آنے والوں کے تین اوصاف کا بالخصوص بکثرت تذکرہ کیا گیا ہے۔

جنگ جمل والوں نے کئے گئے مصالحتیہ معاہدے توڑ دیئے تھے۔

جنگ جمل والے دین پر طنز کرتے تھے۔

جنگ جمل والے کفر کے امام تھے۔

٣- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ - توبہ: ١٦

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائیگا اور تم میں سے ان لوگوں کو نہیں جانا جنہوں نے جہاد کیا ہے اور اللہ، رسول اور مومنین سے کوئی فریب نہیں کیا، اللہ تعالیٰ تمہارے کردار سے باخبر ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ٢٦٣/حدیث ٢٩٥ میں علامہ حموینی کے ذریعے سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ:

زمانہ عثمان میں صحابہ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے۔ علمی اور فقہی مسائل کا تذکرہ ہوا۔ پھر قریش قریش کی اسلامی سبقت اور ہجرت کا تذکرہ ہوا۔ دو سو سے زیادہ افراد تھے۔

مہاجرین میں سے۔ حضرت علی۔ سعد ابن ابی وقاص۔ عبدالرحمٰن ابن عوف۔ طلحہ زبیر عمار۔ مقداد۔ ابوذر۔ ہاشم ابن عتبہ۔ عبداللہ ابن عمر۔ امام حسن۔ امام حسین۔ عبداللہ

ابن عباس ۔ محمد ابن ابوبکر اور عبد اللہ ابن جعفر طیار اور

انصار میں سے ۔ ابی بن کعب ۔ زید ابن ثابت ۔ ابو ایوب انصاری ۔ ابوالہیثم ابن تیہان

محمد ابن سلمہ ۔ قیس ابن سعد ابن عبادہ ۔ جابر ابن عبد اللہ ۔ انس ابن مالک ۔ زید بن ارقم ۔ عبد اللہ

ابن ابی اوفیٰ ۔ ابولیلیٰ ۔ اور عبد الرحمن ابن ابولیلیٰ تھے ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مذکورہ بالا

آیت کب نازل ہوئی ۔

جب صحابہؓ نے آنحضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا تھا ۔

یا رسول اللہ! کیا یہ آیت بالخصوص بعض مومنین کے لیے یا تمام مومنین بالعموم اس میں

شامل ہیں ؟

اللہ نے آنحضورؐ کو حکم دیا تھا کہ جس طرح زکوٰۃ ۔ نماز ۔ حج اور غدیر خم پر میری ولایت

کا کھلا اعلان کیا ہے اسی طرح اپنے بعد کے اولی الامر بھی تفصیل سے بتا دیتے ۔

آپ کو یاد ہے ۔ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا کہ

مجھے لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خطرہ تھا ۔ اور میں نے اللہ سے معذرت بھی کی ہے

لیکن اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر تو نے ولایت علیؑ کا اعلان نہ کیا تو میری رسالت کی تبلیغ بھی

نہیں کی ۔

پھر آپ نے الصلوٰۃ جامعہ ۔ کہہ کر تمام لوگوں کو جمع کیا تھا اور فرمایا تھا ۔

اے لوگو! تم جانتے ہو کہ اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں مومنین کا مولیٰ اور ان سے اولیٰ ہوں

تمام نے ہاں یا رسول اللہ کہہ کر اقرار کیا تھا ۔ تمہیں یاد ہے اس کے بعد آنحضورؐ نے

مجھے اٹھنے کا حکم دیا تھا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اللھم وال والاہ وعاد من عاداہ ۔

مسلمانوں نے کھڑے ہو کر سوال کیا تھا۔ قبلہ یہ کس قسم کی ولایت ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا تھا سلمان جیسی میری ولایت ہے۔ جس کا میں حاکم ہوں اس کا علی حاکم ہے اس کے بعد تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی تھی تمہیں یاد ہے اس کے بعد آنحضور نے تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر فرمایا تھا۔ میری نبوت اور دینِ خدا کی تکمیل ولایت علی ہے۔

تمہیں یاد ہے اس وقت ابوبکر اور عمر نے اٹھ کر سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ کیا یہ آیت بالخصوص علی کے حق میں ہے؟

آپ نے فرمایا تھا۔ ہاں۔ علی اور اسکے بعد تا قیامت میرے اولیاء کے حق میں ہے۔

ان دونوں نے عرض کیا تھا۔ ہمیں ان کے نام بتایئے۔

تمہیں یاد ہے آنحضور نے فرمایا تھا۔

علی میرا بھائی۔ میرا وزیر۔ میرا وارث۔ میرا وصی۔ میری امت میں میرا خلیفہ۔ اور میرے بعد ہر مومن و مومنہ کا ولی ہے اس کے بعد میرا حسن بیٹا۔ اور حسین کے بعد اولادِ حسین میں سے نو ہونگے اور آپ نے ایک ایک کا نام بھی لیا تھا۔ آخر میں فرمایا تھا۔

قرآن ان کے ساتھ ہوگا۔ یہ قرآن کے ساتھ ہونگے اور میرے پاس حوض کوثر کے آنے تک قرآن اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

تمام نے کہا۔ آپ نے سچ کہا ہے۔ ہم نے آنحضور سے سنا ہے اور ہم اس کے گواہ ہیں۔

۴۔ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ وَفِی النَّارِ ھُمۡ خٰلِدُوۡنَ۔ توبہ : ۱۷	ان کے اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ہمیشہ جہنم میں ہوں گے۔

ماؤ فی التاریخ ج ۳ ص ۱۴۳ / ص ۱۴۴ میں علامہ قبیسی نے علامہ طبری سے ان کے سلسلہ سند سے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ:

جب آنحضورؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام غدیر خم پر اترے۔ چاشت کا وقت تھا

گرمی شدت کی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ تمام جھاڑیاں صاف کر دی جائیں۔ میدان صاف کیا گیا۔ پھر آپ نے صلوٰۃ الجامعہ کی ندا دی، ہم تمام جمع ہو گئے۔ آپ نے ایک فصیح وبلیغ خطبہ دیا۔ ولایت علی کا اعلان کیا۔ اور فرمایا۔

اے اللہ تو نے مجھے ولایت علی کی تبلیغ سونپی میں نے ادا کر دی ہے۔ تو نے مجھے تکمیل دین کی سند بھی دیدی ہے۔ اے لوگو! جو شخص علی اور اولاد علی میں سے تاقیامت ائمہ کی اقتدا نہیں کرے گا۔ ان کے اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔

یاد رکھو! ابلیس جنت سے حسد آدم کی وجہ سے نکالا گیا تھا۔ تم علی اور اولاد علی سے حسد نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال ضبط اور قدم ڈگمگا جائیں گے۔

۵۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(توبہ ۷: ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے والے اور مسجد الحرام کی تعمیر کرنے والے کو اس شخص کے برابر سمجھ رکھا ہے جس نے اللہ پر ایمان اور ایمان بالآخرۃ کے بعد جہاد کیا ہے۔ حالانکہ اللہ کے نزدیک ہرگز ایک جیسے نہیں ہیں۔ لیکن اللہ ظالمین کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۶۲، حدیث ۲۲۳ پر علامہ بحرانی نے ابراہیم ابن محمد حموینی کے ذریعہ انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب عباس نے کہا، شیبہ میں تجھ سے اشرف ہوں کیونکہ میں مولا خدا کا چچا ہوں، آنحضور کے باپ کا وصی اور حجاج بیت اللہ کا ساقی ہوں۔

جناب شیبہ نے کہا۔ عباس جہاں تک اشرفیت کا تعلق ہے آپ میری برابری نہیں

کر سکتے کیونکہ میں بیت اللہ کا اللہ کی طرف سے امین ہوں۔ میں بیت اللہ کا کلید بردار ہوں۔ اگر آپ مجھ سے اشرف ہوتے تو پھر جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین اور کلید بردار بنایا گیا ہے اسیطرح میری جگہ آپ کو بنایا جاتا۔

ان دونوں میں یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں حضرت علی ابن ابی طالب تشریف لے آئے۔ عباس نے شیبہ سے کہا

کیا تجھے علی کی ثالثی قبول ہے؟ شیبہ نے کہا۔ مجھے قبول ہے

جناب عباس نے کہا۔ یا علی! شیبہ کہتا ہے کہ چونکہ میں بیت اللہ کا امین اور کلید بردار ہوں اس لیے میں آپ سے افضل ہوں۔

حضرت علی نے عرض کیا۔ چچا جان! آپ نے کیا کہا ہے۔

جناب عباس نے کہا۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں رسولِ خدا کا چچا، رسولِ خدا کے باپ کا وصی اور حجاج بیت اللہ کا ساقی ہوں اس لیے میں اشرف ہوں۔

حضرت علی نے شیبہ سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں۔ شیبہ نے کہا میں نے جناب عباس سے کہا ہے کہ اشرف میں ہوں اگر آپ اشرف ہوتے تو جس طرح مجھے بیت اللہ کا امین بنایا گیا ہے اسی طرح آپ کو بیت اللہ کا امین بنایا جاتا۔

حضرت علی نے کہا۔ میں ثالثی نہیں کرتا۔ بلکہ میں شرف میں اپنے کو آپ دونوں سے اشرف ثابت کرنے کا دعویٰ کرتا ہوں کیونکہ میں سب سے پہلے اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ میں نے ہجرت کی ہے۔ اور راہِ خدا میں جہاد کیا ہے لہٰذا میں آپ دونوں سے اشرف ہوں۔ چنانچہ آنحضورؐ کی خدمت میں آ گئے۔ دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا دعویٰ پیش کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ آپ حضرات کو صبر کرنا ہوگا جب تک اللہ اس سلسلہ میں کچھ نہیں فرمائے گا میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔

کچھ دیر بعد جبریل امین نے مذکورہ آیت آکر پیش کی اور حضرت علی کے دعویٰ کی تصدیق کر دی کہ اللہ کی بارگاہ میں مومن اول، مجاہد اول اور مہاجر یعنی حضرت علی کعبہ کے کلید بردار اور ساقی حجاج دونوں سے اشرف و افضل ہے۔

○ نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۱۶۹ پر علامہ عبدالرحمن صفوری نے معمولی سے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی واقعہ لکھا ہے۔

○ علامہ سیوطی نے تفسیر جلالین ج ۱ ص ۱۶۱ کے حاشیہ پر یہی واقعہ اپنی کتاب لباب النقول " میں درج کیا ہے۔

○ تفسیر منار ج ۱۰ ص ۲۱۶ پر فاضل معاصر علامہ رشید رضا نے یہی واقعہ لکھا ہے اور الفصول المہمہ کی فصل اول علامہ ابن صباغ نے بھی یہی واقعہ لکھا ہے۔

۲۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

(توبہ: ۲۰ - ۲۲)

جن لوگوں نے ایمان کا اعلان کیا ہجرت کی۔ فی سبیل اللہ اپنے مال اور جان سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے نزدیک عظیم تر مرتبہ کے مالک ہیں۔ یہی کامران ہیں۔ انہیں اللہ اپنی رحمت۔ اپنی رضا اور ایسی جنات کی بشارت دیتا ہے جن میں نہ ختم ہونے والی نعمات ہوں گی یہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے اللہ کے ہاں اجر عظیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۶۱ ، ص ۲۶۲ میں علامہ حسکانی نے تفسیر فرات سے نقل کیا ہے

کہ ہمیں احمد ابن عیسیٰ ابن ہارون نے اپنے سلسلۂ سند سے ابو زبیر سے اس نے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ:

ایک دن آنحضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حضرت علیؑ آ گئے۔

جب آپ نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو فرمایا۔

میرا بھائی تمہارے پاس آ رہا ہے۔ پھر آپ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

مجھے اس کعبہ کی قسم ہے یہ شخص اور اس کے شیعہ ہی یوم قیامت فائز ہونگے۔

پھر ہماری طرف متوجہ ہوتے فرمایا۔

بخدا! یہ شخص از روئے ایمان تم سے اول ہے۔ امور خدا کے قیام میں تم سے مضبوط ہے۔ وعدہ الٰہیہ میں تم سے زیادہ وفا کرنیوالا ہے۔ احکام خدا کا تم سے زیادہ قاضی ہے۔ تقسیم مال میں تم سے زیادہ برابر تقسیم کرنیوالا ہے۔ رعیت کے حق میں تم سے زیادہ عادل ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی میں تم سے زیادہ عظیم المرتبہ ہے۔

مؤلف: جب نص قرآنی سے فائز وہی لوگ ہیں جو مومن اول، مہاجر اور مجاہد فی سبیل اللہ ہیں اور جب نص رسول سے یہ ثابت ہو گیا کہ علیؑ مومن اول، علیؑ مجاہد اول اور علیؑ مہاجر افضل ہے تو از روئے نص علیؑ ہی فائز ہے اور فائز علیؑ ہے۔

کیونکہ نص رسول ارشاد الٰہی کی ترجمان ہوتی ہے اور ارشاد الٰہی نص رسول کی بنیاد ہوتا ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(توبہ: ۲۶)

اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنا اطمینان نازل کیا۔

شواہد التنزیل ج ۱، ص ۲۵۲ علامہ حسکانی نے اپنے سلسلۂ سند سے محمد ابن عبداللہ

سے محمد نے ضحاک ابن مزاحم سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ:
یہ آیت جنگ حنین میں آنحضرت کے گرد ثابت قدم رہ جانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جن میں سرفہرست حضرت علی تھے۔

۸۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔
(توبہ: ۲۸)

اے ایمان والو! مشرک یقیناً نجس ہیں۔ لہٰذا اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۲۳ پر علامہ حسکانی نے جناب حذیفہ سے روایت کی ہے کہ:
قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنو آیا ہے وہاں اہل ایمان کا امیر اور رئیس علی ہی ہے۔

۹۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ یَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔
(توبہ: ۳۲)

یہ لوگ نورِ خدا کو اپنے پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ نے اسے مکمل کرنے کا عہد کر رکھا ہے خواہ کافر ناپسند ہی کریں۔

ینابیع المودۃ ص۱۱۰ علامہ سلیمان قندوزی نے سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ عثمان کے دورِ حکومت میں میں نے حضرت علی کو مسجد نبوی میں تشریف فرما دیکھا اور مہاجرین اور انصار بھی بیٹھے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا مگر حضرت علی خاموش بیٹھے تھے۔

تمام مہاجرین و انصار نے حضرت علی سے کہا۔ آپ بھی کچھ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

ہمارے لئے یہی شرف و فخر کیا کافی نہیں کہ اللہ نے ہمیں محمد جیسا خاتم النبیین عطا کر کے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ میں سے کتنے افراد نے آنحضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہوگا کہ:

میں اور میرے اہل بیت تخلیق آدمؑ سے چودہ ہزار برس قبل اللہ کے ہاں بصورت نور اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ تخلیق آدمؑ کے بعد اللہ نے ہمارے نور کو جبین آدمؑ میں ودیعت کر کے زمین پر بھیج دیا پھر اسی نور کو جبین نوحؑ میں رکھا اور کشتی نوح کو نجات دی پھر اسی نور کو جبین ابراہیمؑ میں رکھا جس سے ابراہیمؑ نے آتش نمرود سے نجات پائی۔ ازاں بعد اللہ اس نور کو اصلاب کریم سے ارحام مطہرہ میں منتقل کرتا رہا اس نور کے حامل فرد نے نہ کبھی بت پرستی کی اور نہ کبھی اس نور کی امینہ ماں نے غلط کاری کا تصور کیا۔

تمام مہاجرین و انصار نے کہا۔ ہم نے آنحضورؐ سے سنا ہے۔

○ ینابیع المودہ ص۱۱۵ پر علامہ سلیمان نے حضرت علی ابن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت میں نور سے مراد امام ہے۔

○ اغانی ج ۱ ص۱۲ پر علامہ ابوالفرج اموی نے ابوالاسود دؤلی کا وہ خطبہ نقل کیا ہے جو اس نے حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد دیا تھا جس میں ابوالاسود نے امام کو نور سے تعبیر کیا ہے۔

۱۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ	اے ایمان والو! عیسائی اور یہودی علماء کی اکثریت لوگوں کا مال غلط ذرائع سے کھاتے ہیں اور راہ خدا سے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
(توبہ: ۳۴)

سے روکتے ہیں۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۸۶ پر علامہ سلیمان قندوزی نے ابن حجر ہیثمی سے روایت کی ہے کہ:
ابن عباس سے مروی ہے کہ: قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے
اس کا امیر علی ہے۔ اللہ نے قرآن میں متعدد مقامات پر صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن
حضرت علی کا ذکر جہاں بھی فرمایا ہے اچھائی سے کیا ہے۔

۱۱۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ
اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔
(توبہ: ۳۶)

ان کے ہاں ارض و سماء کی تخلیق کے
وقت ہی سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے

غایۃ المرام صفحہ ۲۲ میں علامہ بحرانی نے اہل سنت سے بسند سے روایت کی ہے کہ:
ابن عباس سے مروی ہے کہ: میں نے آنحضورؐ سے سُنا ہے کہ
لوگو! یقین رکھو! اللہ کا ایک دروازہ ہے جو بھی اس سے داخل ہوگا۔ جہنم سے
محفوظ رہے گا۔
لوگو! جو شخص میرے بعد میری اقتداء پر رہنا چاہتا ہے۔ وہ علی ابن ابیطالب
اور اسکی ذریت سے ائمہ کی اقتداء کرے۔
جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ قبلہ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کیا ہوگی۔
آپ نے فرمایا۔ جابر! تو نے یہ سوال کر کے گویا تمام کے تمام اسلام کا سوال
کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا آیت توبہ: ۳۶ کی تلاوت فرمائی۔

۱۲- اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ (توبہ : ۴۰)

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو کوئی فرق نہیں پڑیگا اللہ نے اسکی امداد کی ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۲۷، ص ۲۲۸ میں علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے سعید [illegible] سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

شب معراج میں نے عرش کے دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ۔

۱۳- اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (توبہ ۶۱)

جو لوگ رسولِ خدا کو اذیت دیتے ہیں ان کے لیے عذاب الیم ہوگا۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۳ علامہ محمودی نے مسلسلات۔ از ابن جوزی سے حضرت علی کے ذریعہ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔

جس شخص نے میرے ایک بال کو اذیت دی۔ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔ اور جس نے اللہ کو اذیت دی۔ ارض و سما کے تمام ملائکہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ نہ تو اس کا کوئی عطیہ قبول کریگا اور نہ کوئی عبادت۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۵ میں ابن عساکر کی تاریخ دمشق سے روایت کی ہے کہ عمر ابن خطاب کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت علی کے حق میں نازیبا الفاظ کہے۔ تو عمر نے اسے کہا۔ کیا تو اس قبر کے ساکن محمد بن عبداللہ کو پہچانتا ہے اور کیا علی ابن ابیطالب کو بھی پہچانتا ہے۔ اگر تو نے علی کو اذیت دی تو اس قبر کا ساکن محمد بن عبداللہ کو ناراض کرے گا۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۹۶ پر ابن مغازلی کی کتاب المناقب سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں تھا کہ حضرت علیؑ ناراضگی کی حالت میں تشریف لائے
آنحضورؐ نے پوچھا۔ یا علیؑ! کس بات پر ناراض ہے؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ آپ کے رشتہ داروں نے مجھے آپ کے سلسلہ میں ناراض کیا ہے۔

آنحضورؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا

لوگو! جس نے علیؑ کو اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔ یاد رکھو علیؑ از روئے ایمان تم سے اول۔ اور از روئے عہود خدا تم سب سے زیادہ وفا کرنیوالا ہے

لوگو! یاد رکھو علیؑ کو اذیت دینے والے یوم حشر یہودی اور نصرانی محشور ہوگا۔

جابرؓ نے عرض کیا۔ قبلہ۔ اگر ایک شخص۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھکر علیؑ کو اذیت دے تو؟

آپ نے فرمایا۔ اے جابرؓ! یہ کلمہ پڑھ کر تو لوگ اپنی جان اور اپنے مال کا تحفظ کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی جان محفوظ رہے اور ان کا مال لوٹ نہ لیا جائے۔

مترجم :- گویا توحید اور رسالت کی شہادت کا فائدہ صرف اور صرف دنیا میں ہے اور علیؑ پر ایمان اور ولایت علیؑ کی شہادت کا تعلق آخرت سے ہے۔

۱۴۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کفر کے کلمات کہے ہیں۔ اور اسلام کے بعد کفر اختیار کر چکے ہیں۔ ان لوگوں نے جو

اللہ و رسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم و ان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا و الاخرۃ و ما لھم فی الارض من ولی و لا نصیر ۔

(توبہ : ۷۴)

ارادہ کیا تھا اسے حاصل نہ کر سکے اور ان کا یہ انتقام صرف اس لیے کہ اللہ اور رسول نے اپنی عنایت سے انہیں دولتمند بنا دیا ہے۔ اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں عذاب الیم دیگا اور روئے ارض پر کوئی انکا حامی نہ ہوگا

غایۃ المرام ص۳۹۹ پر علامہ بحرانی نے علامہ طبری کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے قریش سے کچھ لوگوں نے قتل حضرت علی کا تحریری معاہدہ کیا جسے قریش کے امین ابوعبیدہ جراح کے پاس رکھا۔ جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

تین آدمیوں نے جو سرگوشی بھی کی اور ان کے ساتھ چوتھا تھا۔

آنحضور نے ابوعبیدہ سے وہ معاہدہ مانگا۔ ابوعبیدہ نے آپ کے سپرد کر دیا۔

انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے حضرت علی کے قتل کا ارادہ ہرگز نہ کیا تھا۔

ان کے جواب میں اللہ نے مذکورہ آیت توبہ مختصر نازل فرمائی۔

۱۵۔ السابقون الاولون من المھاجرین و الانصار و الذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ و اعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم ۔

(توبہ : ۱۰۰)

مہاجرین اور انصار میں سے وہ سابقین اولین جنہوں نے شرافت مندی سے انکی اتباع کی اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی فوز عظیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۵۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی۔ علی ایمان باللہ اور ایمان بالرسول میں سابق الامت ہے۔ علی مصلی الی القبلتین ہے۔ علی نے دو مرتبہ بیعت کی۔ علی دونوں ہجرتوں میں شریک رہا۔

فضائل الخمسہ ج ۱ میں بحوالہ خصائص نسائی، عمرو ابن عباد ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے:

میں اللہ کا بندہ۔ رسول خدا کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں۔ میرے علاوہ جو بھی صدیق اکبر ہونیکا دعویٰ کرے گا جھوٹا ہوگا۔ میں نے تمام امت سے سات برس پہلے اعلان ایمان کیا۔

فضائل الخمسہ ج ۲ میں بحوالہ کامل جناب حذیفہ سے مروی ہے کہ:

آنحضور نے حضرت علی کے ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا۔

یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا۔ یہی قیامت میں سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر اور اس امت کا فاروق ہے۔

۱۶۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ توبہ ۱۱۹	اے ایمان والو! متقی بنو اور صادقین کے ساتھ رہو۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۴۸ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ توبہ ۱۱۹ سے مراد حضرت علی ہیں۔

صواعق محرقہ صفحہ ۹۰ پر علامہ ابن حجر نے یہی روایت نقل کی ہے کہ توبہ نمبر ۱۱۹ میں صادقین سے مراد حضرت علی تھے۔

کفایۃ الطالب صفحہ ۱۱۱ پر علامہ گنجی نے توبہ نمبر ۱۱۹ کو حضرت علی کے حق میں بتایا ہے۔

مناقب بغدادی صفحہ ۹۵ میں علامہ خطیب بغدادی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

صادقین سے مراد حضرت علی اور آپ کے ساتھی ہیں۔

- فرائد السمطین ج ۱ صفحہ ۳۶۰ پر علامہ حموینی نے ابن عباس سے یہی روایت نقل کی ہے۔
- الدر المنثور ج ۳ صفحہ ۲۹۰ پر علامہ سیوطی نے تو بہ نمبر ۱۱۹ کی تفسیر میں یہی روایت لکھی ہے۔
- ینابیع المودہ صفحہ ۱۱۹ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے آیت میں حضرت علی کے ساتھ رہنے کا حکم ہے۔

علاوہ ازیں اکثر اہل سنت مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

۱۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ۔ (توبہ : ۱۲۳)

اے ایمان والو! ان کفار سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کریں۔

نور الابصار صفحہ ۷۳ پر علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ یاایہا الذین آمنوا۔ آیا ہے اس سے مراد حضرت علی ہیں۔ اللہ نے قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے۔ اچھائی اور خوبی سے کیا ہے۔

—۱۰—

سورۃ یونس علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

۱ وبشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم (۲)

۲ انہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ (۴)

۳ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم (۹)

۴ واللہ یدعوا الی دار السلام (۲۵)

۵ افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی (۳۵)

۶ ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (۵۳)

۷ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا (۵۸)

۸ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (۶۲)

۹ واوحینا الی موسی واخیہ ان تبوءا لقومکما بمصر بیوتا (۸۷)

سورۂ یونس

۱۔ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ (یونس:۲)

اہل ایمان کو بشارت دیجیے کہ اللہ کے ہاں ان کی صداقت مسلم ہے۔

ینابیع المودہ میں علامہ قندوزی نے ابوبکر ابن مردویہ کی کتاب المناقب سے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یونس نمبر ۲ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ۔ (یونس ۴)

اللہ ہی نے آغاز تخلیق کیا ہے اور پھر اللہ ہی اسے دوبارہ واپس لائے گا تاکہ اہل ایمان اور عدل سے اعمال صالحہ کرنے والوں کو جزا دے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱ میں علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن الذین امنوا وعملوا الصالحات سے مراد علی ہے کیونکہ علی امیر المومنین اور اشرف المومنین ہے۔

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (یونس:۹)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے اللہ انہیں ان کے ایمان کے طفیل جنت نعیم میں بھیجے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

غایۃ المرام ص۳۲۴ میں علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے اے علی۔ الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ سے تو اور تیرے شیعہ مراد ہیں۔

---

۴ - وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (یونس: ۲۵)

اللہ دارالسلام کی ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہے صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۲۶۳ میں علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دارالسلام سے مراد جنت اور

صراطِ مستقیم سے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔

---

۵ - أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (یونس: ۳۵)

جو شخص اتباع حق کی دعوت دیتا ہے کیا وہ قابل اتباع ہے یا جو شخص صرف ہدایت لینے کی خواہش پیدا ہوا ہے وہ زیادہ قابلِ اتباع ہے؟ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ تم کیسے الٹ فیصلے کرتے ہو

شواہد التنزیل ج ۱ ص۲۲۵ میں علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

کچھ لوگوں کا آپس میں تنازعہ تھا۔ آپ نے چند صحابہ کو ان کا ثالث بنایا۔ لیکن نزاع کرنیوالوں نے اسے قبول نہ کیا۔ پھر آپ نے حضرت علی کو ثالث بنایا جھگڑنے والے حضرت علی کی ثالثی اور فیصلہ پر خوش ہو گئے۔

اس پر چند منافقین نے ان لوگوں سے کہا کہ

بڑے گندے آدمی ہو۔ جب نبی نے فلاں فلاں کو ثالث بنایا تو تم نے انہیں قبول کیا اور علی کو ثالث مان لیا اس پر اللہ نے ان منافقین کی سرزنش فرمائی ہے کہ،

۶- يَسْتَنْبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ؟ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ (یونس: ۵۳)

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہی حق ہے؟ انہیں بتا دے۔ ہاں بخدا وہی حق ہے اور تم اسے نیچا نہ دکھا سکو گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶۷ پر علامہ حسکانی نے امام صادق سے روایت کی ہے کہ اے محمد! مکہ والے تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا علی ہی امام حق ہے؟ انہیں میری قسم کھا کے بتا دے کہ۔ علی ہی امام حق ہے۔

۷- قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ (یونس: ۵۸)

انہیں بتا دے۔ اللہ کے فضل اور اللہ کی رحمت ہے۔ اس پر انہیں خوش ہونا چاہئے کیونکہ وہ انکے ذخیرہ کردہ مال سے بہتر ہے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶۸ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔
فضل اللہ سے مراد آنحضور ہیں اور
برحمتہ سے مراد حضرت علی ہیں۔

۸- أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (یونس: ۶۲)

یقین رکھو اولیاء اللہ کے لیے کوئی خوف اور غم نہیں ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۶۸ میں علامہ حسکانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضور نے فرمایا ہے اللہ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کی قسمت پر انبیاء رشک کرتے ہیں۔ وہ ایسے افراد ہیں جن کے پاس نہ تو دنیاوی عزت ہے اور نہ مال و دولت ہے صرف رحمت خدا ان کے پاس ہے۔ جس دن تمام لوگ خوفزدہ ہونگے اس دن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے۔ بھلا جانتے ہو وہ کون لوگ ہیں؟

ہم نے عرض کیا۔ قبلہ ہم نہیں جانتے۔

آپ نے فرمایا۔ وہ علی، حمزہ، جعفر اور عقیل ہونگے۔ اور یونس ۶۲ انہی کے حق میں ہے۔

۹۔ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَ اَخِیۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّ اجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَةً وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔
(یونس: ۸۷)

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں اور گھر تیار کرو اور اپنے گھروں کو قبلہ بنا کر نماز پڑھو مومنین کو بشارت دیدے۔

غایۃ المرام ص ۶۳ میں بحرانی نے علامہ ابن مغازلی کے سلسلہ سند سے حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کی ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان کے پاس رہنے کو مکان نہیں تھے۔ چنانچہ مسجد کے گرد صحابہ نے مکان تعمیر کر لیے اور تمام نے اپنے اپنے دروازے صحن مسجد میں کھول لیے۔

آنحضور نے ایک دن معاذ ابن جبل سے کہا کہ جاؤ اور تمام صحابہ سے کہہ دے۔ اپنے اپنے دروازے مسجد کی طرف سے بند کر کے گلی میں کھول لو۔ اور ہر حالت میں داخل مسجد نہ ہوا کرو۔

معاذ نے ندا دی۔ اے ابوبکر حکم رسول ہے کہ اپنا مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کردو اور اب ہر حالت میں مسجد میں نہ آیا کرو۔ ابوبکر نے کہا۔ سمعاً و طاعۃً۔ اس نے اپنا دروازہ بند کر دیا۔

پھر معاذ نے عمر کو پکار کر کہا کہ حکم رسول ہے مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دو۔ عمر نے کہا سمعاً و طاعۃً۔ البتہ میں چاہتا کہ میرے گھر سے ایک چھوٹی سی کھڑکی مسجد میں کھلی رہے۔

معاذ نے عمر کی درخواست آنحضورؐ تک پہنچائی۔

پھر آپ نے عثمان کو پیغام بھیجا۔ اس نے بھی سمعاً و طاعۃً کہہ کر مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دیا ان کے بعد آپ نے جناب حمزہ کو پیغام بھیجا جناب حمزہ نے بھی اپنا مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دیا

حضرت علی نے از خود آکر پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

تو طاہر اور مطہر ہے۔ تو ہر حالت میں مسجد میں آجا سکتا ہے۔

جب جناب حمزہ کو معلوم ہوا تو آکر عرض کی۔

سرکار آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا ہے اور علی کو رہنے کی اجازت دیدی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ چچا جان۔ اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو بخدا میں آپ کو ایسا کرنیکا پیغام ہرگز نہ بھیجتا۔

لیکن معاملہ اللہ کے پاس ہے اس لیے میں مجبور ہوں۔ ویسے آپ کے علی الخیر ہونے کے علاوہ میں آپ کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ جناب حمزہ جنگ احد میں شہید ہو گئے۔

کچھ صحابہ حضرت علی سے ملے اور انہوں نے کچھ تبصرے وغیرہ بھی کیے۔

جب آنحضورؐ کو اطلاع ملی تو آپ بر سر منبر آ گئے اور فرمایا۔

کچھ لوگ علی کے مسجد میں قیام پر جلتے ہیں۔ لیکن یقین رکھو۔ نہ میں نے اپنی مرضی سے علی کو مسجد میں رکھا ہے اور نہ ہی کسی کو نکالا ہے۔ علی کا مسجد میں رکھنا بھی حکم خدا سے ہے اور دوسروں کا نکالنا بھی حکم خدا سے ہے۔

اللہ نے موسیٰ اور ہارون سے فرمایا تھا کہ اپنی قوم کو مصر میں اور مکان دے کر اپنے گھروں کو قبلہ بنا لو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ مسجد میں سونا اور دیگر خانگی امور سرانجام دینا ممنوع ہے۔ صرف ہارون اور ذریت ہارون کو اسکی اجازت ہے۔ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ لہٰذا اس مسجد میں علی اور علی کی معصوم ذریت کے سوا کوئی بھی ہر حالت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی کو قبول ہو تو ٹھیک ورنہ شام کے کفار میں جا کر شامل ہو جائے۔

۱۱

سورۃ ھود علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ (۳)

۲ فلعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک وضائق بہ (۱۲)

۳ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ (۱۷)

۴ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات واخبتوا الی ربھم (۲۳)

۵ یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ (الی) عطاء غیر مجذوذ (۱۰۵ تا ۱۰۸)

۶ وانا لموفوھم نصیبھم غیر منقوص (۱۰۹)

۷ فلولا کان من القرون من قبلکم اولو بقیۃ ینھون عن الفساد (۱۱۶)

سورۂ ھود

۱- إِنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ۔

(ھود : ۳)

اللہ سے استغفار کرو۔ پھر توبہ کرو۔ تمہیں بہترین فائدہ پہنچائے گا اور ہر صاحب فضل کو اپنی عنایت سے نوازیگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۷۱ میں علامہ حسکانی اور تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کی تفسیر میں امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اس آیت کا مصداق حضرت علی ہے۔

۲- فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ۔

(ھود : ۱۲)

شاید تو وحی کردہ بعض امور کو چھوڑ رہا ہے اور اس طعنہ زنی سے تنگدل ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس مال و دولت نہیں ہے یا اس کی تصدیق کے لیے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوتا۔ حالانکہ تو فقط نذیر ہے اللہ ہر چیز کا وکیل ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۷۲، ص ۲۷۳ میں علامہ حسکانی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ :

حجۃ الوداع میں شب عرفہ جبرئیل ولایت علی کی تبلیغ کا پیغام لیکر نازل ہوا۔ جس سے آپ پریشان ہو گئے کہ کہیں اہل فلک اور منافقین تکذیب ہی نہ کر دیں۔

آپ نے چند لوگوں سے مشورہ لیا کہ اسی جگہ منیٰ میں پیغام الٰہی سنا دوں یا نہ؟ میں بھی منیٰ میں تھا ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیا مشورہ دیں۔ آپ کے آنسو بہہ نکلے اتنے میں جبرئیل نازل ہوا اور پوچھا ——— اے محمد! کیا امر خدا کی تبلیغ سے گھبرا گئے؟

آپ نے فرمایا جبرئیل۔ گھبراتا تو میں ہرگز نہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان لوگوں نے دل سے میری رسالت کو بھی قبول نہیں کیا اور ہر جنگ میں مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے حتیٰ کہ اللہ نے ملائکہ سے میری مدد فرمائی۔ اب ولایت علی کو یہ لوگ کیسے قبول کریں گے۔

جبرئیل واپس گیا۔

مؤلف: ——— آپ کے مشورہ لینے کا مقصد یہ نہیں کہ آپ نے امر خدا کی تبلیغ میں مشورہ لیا یعنی پہنچا دیں یا نہ۔ بلکہ آپ نے مشورہ یہ لیا کہ۔ اسی جگہ منیٰ میں ولایت علی پہنچاؤں یا کسی اور مقام پر۔ کیونکہ امور رسالت کی اصل تبلیغ میں مشورہ قطعی بے معنی ہے وہ تو حکم خدا ہے اور آپ کا فریضہ ہی احکام خدا کا پہنچانا تھا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۷۳ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔ آنحضور نے فرمایا ہے۔ میں نے اللہ سے علی کے بھائی چارہ اور مودت علی کا سوال کیا تھا جو اللہ نے مجھے دیدیا۔

اس وقت آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے کہا۔ بخدا میرے نزدیک کھجور کا ایک کیلو اس چیز سے بہتر ہے جو آنحضور نے اللہ سے مانگی ہے۔ مذکورہ چیز کی جگہ اگر آپ اللہ سے کسی ملک کا سوال کر لیتے۔ یا مال و دولت مانگ لیتے تو تبلیغ رسالت میں تعاون زیادہ ہوتا۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ بڑے پریشان ہو گئے۔

اس وقت جبرئیل مذکورہ آیت ہود نمبر ۱۲ لیکر نازل ہوا

۳- اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ھود ۱۷)

کیا ایسا شخص جو اللہ کی طرف سے معجزہ کا حامل ہو اور اس کا گواہ ان کے ساتھ ہو

○ غایۃ المرام ص ۳۵۹ میں علامہ بحرانی نے شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے درمنثور میں علامہ سیوطی نے اور اپنی تفسیر میں علامہ آلوسی نے ہود ۱۷ کے شان نزول میں دسیوں ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور آیت میں بعد میں آنیوالے شاہد کا مصداق حضرت علی ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق بطور اشارہ صرف ایک حدیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

○ علامہ بحرانی نے خوارزمی سے ہود ۱۷ کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضور کے بعد آنیوالا ایسا گواہ رسالت جو آنحضور سے ہو حضرت علی ہیں۔

○ کفایۃ الطالب ص ۱۲۰ پر مفتی عراقین علامہ گنجی نے آنحضور سے حدیث نقل کی ہے کہ علی اللہ کی طرف سے واضح دلیل کے حامل ہیں اور میں شاہد ہوں۔

مؤلف :- ایک حدیث میں حضرت رسالت پناہ کو واضح دلیل کے ساتھ اور حضرت علی کو شاہد قرار دیا گیا ہے، جبکہ دوسری حدیث میں جناب ختمی مرتبت کو شاہد اور حضرت علی کو واضح دلیل کا حامل بتایا گیا ہے۔ ان دونوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

آیہ مباہلہ کے مطابق جس طرح حضرت علی نفس نبی ہیں اسیطرح آنحضور نفس علی ہیں بنا بریں دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

○ ینابیع المودہ ص۹۹ پر علامہ قندوزی نے متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ ہود ص۱۷ مصداق حضرت علی ہے۔

۴۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (هود: ۲۳)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے پھر بارگاہِ رب العزت میں پناہ لی وہی جنت والے اور ہمیشہ جنت میں رہنے والے ہوں گے۔

غایۃ المرام ص۳۲۲ پر علامہ بحرانی نے ابو بکر شیرازی کے ذریعہ انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ ہود ص۲۳ حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علی ہی سب سے پہلے تصدیق رسالت کرنیوالے ہیں۔

۵۔ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ۚ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ ۚ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ (هود: ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸)

جس دن وہ آئیگا کوئی انسان اذن خدا کے سوا کلام نہ کر سکے گا ان میں سے کچھ بد نصیب ہونگے اور کچھ خوش نصیب جو لوگ بد نصیب ہونگے دوزخ میں ہونگے جہاں آتشِ جہنم کے شعلوں کی بھڑک ان منظر ہوگی جبتک زمین آسمان رہیں وہ ہمیشہ اسی جہنم میں رہیں گے ان لوگوں کے سوا جنہیں اللہ چاہیگا، اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ جو لوگ خوش نصیب ہونگے وہ ہمیشہ جبتک آسمان و زمین ہیں بہشت میں رہینگے سوا اس چیز کے جسے اللہ چاہیگا اس کی عطا ختم ہونے والی نہیں۔

محبِ علی سعید اور عدوِ علی شقی ہے

غایۃ المرام ص۱۸۵ پر علامہ بحرانی نے۔ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے اور درِ منثور میں علامہ سیوطی نے متعدد ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں ختمی مرتبت کی یہ نص موجود ہے کہ ہر محبِ علیؑ سعید اور عدوِ علیؑ شقی ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق اس مضمون کی صرف ایک ہی حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔

علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معجم طبرانی میں جناب سیدہ فاطمہؑ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے ـــــ اللہ تم پر فخر کرتا ہے۔ اللہ نے بالعموم تم سب کو اور بالخصوص علی کو مشرف کیا ہے۔ میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اپنی قوم کا دشمن نہیں ہوں۔ اور نہ ہی کنبہ پرور ہوں۔ جبریل نے مجھے اللہ کی طرف سے جو پیغام دیا ہے وہ یہ ہے کہ ـــــ ہر وہ شخص کاملاً سعید ہوگا جو حضرت علیؑ سے اسکی زندگی اور بعد از زندگی میں محبت رکھے گا۔ اور ہر وہ شخص کاملاً بدنصیب ہو گا جو حضرت علیؑ سے اسکی زندگی اور بعد از زندگی بغض رکھے گا۔

ہم ان لوگوں کو کسی کمی کے بغیر ان کا پورا پورا حصہ انہیں ادا کریں گے۔	۶۔ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ (ھود : ۱۰۹)

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۳ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں اللہ نے بنی ہاشم سے کئے گئے اس وعدہ کا تذکرہ کیا ہے جس میں انہیں کرۂ ارض کا حکمران بنا لیا گیا ہے۔

مؤلف:ـــــ اگرچہ آیت کے آغاز میں مشرکین کا تذکرہ ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ پیش کردہ ٹکڑا بھی مشرکین ہی کے حق میں ہے کیونکہ ایک فقرے دوسرے

فرد کی طرف التفات کلام بلاغت کے ذرائع میں سے مقبول ترین ذریعہ ہے۔ اور اس کے نظائر قرآن کریم وافر مقدار میں موجود ہیں۔ مثلاً آیات جہاد کے مابین۔ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ آیات ازواج کے مابین آیہ تطہیر۔ جو مسلسل اور متواتر احادیث کے ذریعہ حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور جناب حسنینؑ کے حق میں ہے حدیث میں وعدہ حکومت کے تذکرہ سے کئی ایک احتمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ حکومت سے مراد حکومت حقیقی ہو۔ یعنی قدرت تکوینیہ جس کے ذریعہ جو چاہیں جہاں چاہیں اور جب چاہیں کریں۔ کیونکہ تمام ائمہ طاہرین از حضرت علی تا امام مہدیؑ اگرچہ عالم تکوین میں منجانب اللہ حق تصرف رکھتے تھے۔ لیکن ہمیشہ انہوں نے ایسا کیا نہیں۔

۲۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس حکومت سے مراد آخرت کی حکومت ہو اور اگر بنظر حقیقت دیکھا جائے تو اس حکومت سے بڑھ کر اور کوئی حکومت ہی نہیں کیونکہ جب حضرت علیؑ پل صراط پر کھڑے ہو کر جہنم سے کہیں گے کہ یہ میرا دشمن ہے اسے لے لے اور یہ میرا محب ہے اسے جنت میں جانے دے۔ اس وقت حکومت کا پتہ چلیگا۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حکومت سے مراد آخری زمانہ کی وہ حکومت ہو جو امام منتظر کو حاصل ہوگی اور احادیث متواترہ سے کرہ ارض پر امام مہدی کی حکومت ثابت ہے۔

۷۔ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ (هود : ۱۱۶)	تم سے پہلی نسلوں میں اگر ایسے لوگ باقی نہ رہ جاتے جو فساد سے روکتے تھے۔ وہ کم ہی تھے جنہیں ہم ہی نے ان لوگوں پر آنیوالے عذاب سے نجات دی تھی

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۸۰ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے زید ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابو طالب سے روایت کی ہے کہ مذکورہ آیت ہود ۱۱۶ ہم اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

—۱۲—

سورۂ یوسف علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ایک آیت ہے۔

۱۔ قل هذه سبيلى ادعوا الى الله على بصيرة (۱۰۸)

سورۂ یوسف

۱۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یوسف: ۱۰۸)

انہیں بتادے کہ یہ ہے میرا راستہ۔ میں اور میرا اتباع کرنیوالا بالبصیرت ہیں کر دعوت الی اللہ دیتے ہیں۔ اللہ منزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۹۲ ر ۳۰۰ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ میری اتباع کرنیوالا۔ کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

تفسیر فرات کے حوالہ سے علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ میرا راستہ۔ سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے جس کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہوگا۔ اور حضرت علیؑ کی تنقیص وہی کریگا جو گم گشتہ راہ ہوگا۔

۱۳

سُورۃ الرّعد

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

۱۔ و فی الارض قطع متجاورات وجنات من اعناب (۴)

۲۔ انما انت منذر ولکل قوم ھاد (۷)

۳۔ افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق (۱۹)

۴۔ الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق (۲۱)

۵۔ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبی الدار (۲۲)

۶۔ الذین آمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ (۲۸)

۷۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبی لھم وحسن مآب (۲۹)

۸۔ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا (۴۱)

۹۔ قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (۴۳)

سورۂ رعد

۱۔ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۔ (رعد: ۴)

زمین میں اڑوس پڑوس قطعات ہیں، انگور، کھیتوں اور کھجور وغیرہ کے باغات ہیں جو ایک پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔

○ درمنثور تفسیر آیت کے ذیل میں علامہ سیوطی جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔

اے علیؑ! تمام لوگ مختلف درختوں سے ہیں لیکن میں اور تو ایک درخت سے ہیں۔ پھر آپ نے یہی مذکورہ آیت رعد کی تلاوت فرمائی۔

○ کنز العمال ج ۹ ص ۱ پر علامہ متقی ہندی نے مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

○ مناقب خوارزمی ص ۸۷ پر قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی حدیث موجود ہے۔

○ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۴۱ پر بھی اسی قسم کی حدیث موجود ہے۔

۲۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (رعد: ۷)

تو نذیر ہے اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوتا ہے۔

○ غایۃ المرام صؔ ۲۳۵ پہ علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ

میں نے رسول کریم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس امت کا ہادی علی ابن ابیطالب ہے۔

○ الفصول المہمہ۔ فصل اول میں علامہ ابن صباغ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو جناب ختمی مرتبت نے فرمایا۔

میں منذر ہوں اور علیؑ ہادی ہے۔ اے علی! ہر ہدایت حاصل کرنیوالا تجھ سے ہدایت حاصل کرے گا۔ علاوہ ازیں نور الابصار صؔ ینابیع المودہ صؔ ۹۹ اور کفایۃ الطالب صؔ ۱۰۹ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

۳۔ اَفَمَنۡ یَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔

(رعد : ۱۹)

کیا وہ شخص جسے یہ یقین ہو کہ جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور حق ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ صرف دانشمند ہی تذکرہ کر سکتے ہیں۔

○ غایۃ المرام صؔ ۳۳۹ میں علامہ بحرانی نے محمد بن مروان کے ذریعہ ابن عباس سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ رعد ۱۹ میں پہلے حصہ کا مصداق حضرت علی اور دوسرے کا مصداق فلاں ہے۔

۴۔ اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنۡقُضُوۡنَ الۡمِیۡثَاقَ (رعد : ۲۰)

وہ لوگ جو عہد خدا میں ایفا کرتے ہیں اور وعدہ شکنی نہیں کرتے۔

○ غایۃ المرام ص ۹۹ پر علامہ بحرانی نے ابن ابو الحدید کے حوالہ سے جو فاختہ سے روایت کی ہے کہ ۔ ایک مرتبہ میں حضرت علیؑ کے ہاں تھا کہ سفری لباس میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا علیؑ ! میں آپ کے پاس اس شہر سے آیا ہوں جہاں آپ کا کوئی محب نہیں ہے ۔

آپ نے فرمایا ۔ کیا بصرہ سے آیا ہے ؟

اس نے عرض کیا ۔ ہاں بصرہ سے آیا ہوں ۔

آپ نے فرمایا ۔ اگر اہل بصرہ چاہیں تو مجھ سے محبت رکھ سکتے ہیں ۔ میں اور میرے شیعہ اللہ سے کیے گئے ایک میثاق کے پابند ہیں اور از روئے میثاق ہم میں کسی کمی و بیشی کا امکان نہیں ہے ۔

۵- یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۔ (رعد : ۲۲)

یہ لوگ برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں اور عاقبت انہی کی ہو گی ۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۲۲ پر علامہ حسکانی نے ابو عبداللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے پاس آیا ۔ تو آپ نے مجھے فرمایا ۔

اے ابو عبداللہ ! کیا میں تجھے ایسی نیکی بتاؤں جو اسے بجا لائے تو اللہ اسے جنت میں داخل کر دے ۔ ؟ اور کیا تجھے ایسی برائی بتاؤں جسے بجا لانے والا اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائیگا اور اس کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہو گا ؟

میں نے عرض کیا ضرور قبلہ !

آپ نے فرمایا ۔ نیکی ہماری محبت اور برائی ہمارا بغض ہے ۔

---

۶. اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے ذکر خدا سے مطمئن ہوتے ہیں۔ یقین رکھو ذکر خدا ہی سے دل اطمینان ہوتا ہے۔

درمنثور میں علامہ سیوطی نے اسی آیت کے ذیل میں نبی کریم سے حدیث نقل کی ہے کہ۔

اس آیت کا مصداق وہ افراد ہیں۔ جو اللہ، اس کے رسول۔ اور میرے اہلبیت کے ساتھ مخلصانہ محبت رکھتے ہیں۔

---

۷. اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ۔ الرعد / ۲۹

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے انہیں طوبیٰ ملے گا اور اچھا انجام بھی انہی کا ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۰۵ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے۔

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا میرے گھر میں ہوگا اور شاخیں تمام جنت میں ہونگی

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۰۶ میں ہے کہ دوسرے مقام پر آنحضورؐ سے طوبیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

طوبیٰ جنت میں ایک درخت کا نام ہے جس کا تنا علیؑ کے گھر میں ہوگا اور شاخیں تمام جنت میں ہونگی۔

سوال کیا گیا۔ قبل پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ، طوبیٰ کا تنا میرے گھر میں ہوگا

آج فرما رہے ہیں طوبیٰ کا تنا علیؑ کے گھر ہوگا؟

آپ نے فرمایا میں نے پہلے بھی درست کہا تھا اور آج بھی ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ جنت میں میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ہی میں علامہ حسکانی نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ۔

ایک دن آپ عمر ابن خطاب سے فرمایا

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکی شاخوں سے جنت کا کوئی محل، کوئی گھر کوئی مقام اور کوئی بزم خالی نہ ہوگی۔

اس درخت کا تنا میرے گھر میں ہوگا۔

تین دن بعد آپ نے پھر عمر ابن خطاب سے فرمایا۔

اے عمر! جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جنت کا کوئی گھر کوئی محل۔ کوئی مقام۔ اور کوئی بزم اس کی شاخوں سے خالی نہ ہوگی۔ جسکا تنا علیؑ کے گھر میں ہوگا۔

عمر نے عرض کیا۔ تین دن پہلے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس درخت کا تنا میرے گھر میں ہوگا آج فرما رہے ہیں اس کا تنا علیؑ کے گھر میں ہوگا۔

آپ نے فرمایا۔ عمر شاید تجھے یہ معلوم نہیں کہ جنت میں میرا اور علیؑ کا محل ایک ہی ہوگا۔

○ ینابیع المودہ صفحہ ۱۹۱ پر علامہ سلیمان نے اسی مضمون کی متعدد احادیث نقل کی ہیں۔

۸۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ رعد/۴۱	کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کے اطراف کم کر رہے ہیں۔

○ غایۃ المرام ص۴۳۶ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلہ سند سے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ
جس دن حضرت علیؑ کو کوفہ میں عبدالرحمن ابن ملجم نے ضرب لگائی اور مدینہ میں عبداللہ ابن عمر کو پتہ چلا تو اس نے یہی آیت تلاوت کی اور کہا۔
اے امیر المومنین تو علم میں ایک عظیم کنارا تھا۔ آج علم اسلام کم ہوگیا اور اسلام کا ایک رکن چلاگیا۔

۹۔ قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ۔ رعد ۴۳

انہیں بتا دے کہ میرے اور تمہارے مابین گواہی کے لیے اللہ اور کتاب کا عالم ہی کافی ہیں۔

غایۃ المرام ص۳۵۵ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابونعیم سے۔ حافظ ابونعیم نے عبداللہ ابن عمر، جابر ابن عبداللہ، ابوہریرہ اور بی بی عائشہ سے روایت کی ہے کہ۔
اللہ کے ساتھ دوسرے گواہ کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے جو علم کتاب کا حامل ہے۔
ینابیع المودۃ ص۱۰۲/ ص۱۰۳ پر علامہ سلیمان نے آنحضور سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ دوسرا گواہ جو علم کتاب کا عالم ہے میرا بھائی علی ابن ابیطالب ہے۔

—۱۴—

سورۃ ابراھیم علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۹ آیات مبارکہ ہیں۔

۱۔ وادخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنٰت (۲۳)

۲۔ الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً (الی) کل حین باذن ربھا (۲۴، ۲۵)

۳۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت (۲۷)

۴۔ الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ (الی) فان مصیرکم الی النار (۲۸۔۳۰)

۵۔ واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امنا (۳۵)

۶۔ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم (۳۷)

★

سورہ ابراہیم علیہ السّلام

۱. اُدْخِلَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلَامٌ۔ ابراہیم ۲۳

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے انہیں ایسی جنات میں داخل کیا جائیگا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی۔ وہ لوگ ہمیشہ وہیں رہیں گے اور باہمی ملاقات میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں بھی الذین امنوا و عملوا الصالحات آیا ہے وہاں حضرت علیؑ ان اہل ایمان کا امیر اور رئیس ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علیؑ کا تذکرہ ہر جگہ اچھائی سے کیا ہے۔

---

۲. اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا۔ ابراہیم ۲۴–۲۵

کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو اس شجرہ طیبہ سے کیسے مثال دی ہے جس کا تنا مضبوط ہے اور شاخیں آسمان میں ایسا جو اذن خدا سے ہر دور میں ثمر آور رہتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱۱ / ۳۱۳ میں علامہ حسکانی نے سلام خثعمی سے روایت کی ہے کہ میں امام محمد باقرؑ کے پاس گیا اور عرض کیا۔

اے فرزند رسول۔ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا۔

اے سلام درخت خاتم الانبیاء ہیں۔ شاخ امیرالمومنین علی ابن ابیطالب ہے۔ ثمر امام حسن اور امام حسین ہیں۔ ٹہنی جناب فاطمہؑ ہے۔ اس ٹہنی سے پھوٹنے والی کونپلیں اولا فاطمہؑ سے آئمہ ہیں۔ اس کے پتے ہمارے شیعہ ہیں

جب ہمارا کوئی شیعہ فوت ہو جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ جھڑ جاتا ہے جب کوئی شیعہ پیدا ہوتا ہے تو اس درخت پر ایک پتہ اگ آتا ہے۔

میں نے عرض کیا۔

فرزند رسول! ہر دور میں اذن رب سے ثمر آور ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آپنے فرمایا۔ ہر دور میں ایک امام رہیگا جو حلال و حرام محمدؐ سے اُمت مسلمہ کو آگاہ کرتا رہیگا۔

۳۔ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

ابراہیم۔ ۲۷

اللہ دنیا اور آخرت میں اہل ایمان کو قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۳۰۰ پر علامہ بحرانی نے تفسیر حبری کے حوالے سے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں۔ قول ثابت۔ کا مصداق علی ابن ابیطالب کی

روایت ہے۔

۴/۵/۶۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَی النَّارِ۔

ابراہیمؑ ۲۸/۲۹/۳۰

کیا ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے نعمت الٰہیہ کا کفران کیا اور اپنے کو ہلاکت کے گھر میں ڈالدیا۔ ہلاکت کا یہ گھر جہنم ہے جو بدترین ٹھکانا ہے ان لوگوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں تاکہ راہ خدا سے بھٹکائیں۔ انہیں کہدے چند دن ہی عیش کرلو پھر تمہارا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا۔

○ درمنثور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے حضرت علیؑ سے اس آیت میں نعمت الٰہیہ کے کفران کا سوال کیا آپ نے فرمایا اس کا مصداق قریش کے فاجر افراد ہیں۔

۷۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔ ابراہیم/۳۵

جب حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا بارالٰہا اس شہر کو محفوظ فرما اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرستی سے محفوظ رکھ۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۱۶ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

میں اپنے جد ابراہیم کی دعا کا اثر ہوں۔

ہم نے عرض کیا آپ کیسے دعائے ابراہیم ہو گئے؟

آپ نے فرمایا۔

جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا کہ میں تجھے عہدۂ امامت پر سرفراز کر رہا ہوں۔ تو آپ نے دل میں خوشی محسوس کی اور عرض کیا، اے اللہ میری ذریت میں بھی مجھ جیسے آئمہ ہوں۔ اللہ نے فرمایا، ابراہیمؑ میں تجھ سے ایسا وعدہ نہیں کرتا جس کی وفا نہ ہو سکے۔ آپ نے عرض کیا۔ بارالہا ایسا کونسا وعدہ ہے جس کی تو وفا نہ کر سکے؟ اللہ نے فرمایا۔ تیری ذریت سے اگر کوئی ظالم ہوا تو میں اسے عہدہ امامت نہ دوں گا۔ آپ نے عرض کی میری ذریت سے ظالم کیسے ہوں گے؟ اللہ نے فرمایا۔ اگر تیری ذریت سے کسی نے مجھے چھوڑ کر بت کو خدا مان لیا تو نہ وہ عہدہ امامت کے قابل ہوگا اور نہ میں اسے عہدہ امامت دوں گا۔ اس وقت آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ رکھنا بت پرستی نے اکثریت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی دعا نسلاً بعد نسل میرے اور علی تک پہنچی۔ ہم میں سے کسی نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ اللہ نے مجھے نبی اور علی کو وصی بنا دیا۔

۸۔ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

ابراہیم / ۳۷

اے اللہ۔ لوگوں کے دل میری ذریت کی محبت سے سرشار فرما اور انہیں ثمرات سے بہرہ ور فرما تاکہ تیرا شکریہ ادا کریں۔

غایۃ المرام ص ۲۲۲ میں علامہ بحرانی نے عبدالرحمٰن ابن عوف کے غلام

حیفا کے حوالے سے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ۔ ایک مرتبہ اہل یمن کا ایک وفد آنحضور کے پاس آیا۔ ابھی تک وہ پہنچے نہ تھے کہ آپ نے فرمایا۔

اہل یمن بڑی تیزی سے آ رہے ہیں۔

جب وہ آ گئے تو آپ نے فرمایا۔

یہ وہ قوم ہے جن کے دل نرم اور ایمان راسخ ہے۔

انہوں نے عرض کی۔ قبلہ آپ کا وصی کون ہے؟

آپ نے فرمایا۔ میرا وصی وہ ہے جسے اللہ نے پہچاننے والوں کے لیے ایک نشانی اور علامت بنایا ہے۔ اگر تم میرے صحابہ کے چہروں کو بصیرت اور بصارت کی قلبی نظر سے دیکھو تو ان میں میرے وصی کو اسطرح پہچان لوگے جسطرح تم نے اپنے نبی کو پہچان لیا ہے۔ ایک ایک چہرہ دیکھو، ہر صف میں دیکھو۔ جہاں تمہارے دل رک جائیں وہی میرا وصی ہوگا۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

ان کی طرف دل از خود مائل ہو نگے۔

جابر کہتا ہے۔ ابو عامر اشعری۔ ابو عزہ خولی۔ بنی ودس سے ظبیان۔ عثمان ابن قیس اور عرشہ اور لاحق ابن علاقہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ تمام صفوں میں پھرنے لگے اور ایک ایک چہرہ کو دیکھنے لگے۔ بالآخر تمام کے تمام حضرت علیؑ پر آ کر رک گئے اور عرض کی۔

یا رسول اللہ ہمارے دل تو اسی پر آ کر ٹھہرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ جب تم نے میرے اعلان سے قبل میرے وصی کو پہچان لیا ہے تو تم بھی اللہ کے منتخب افراد ہو۔

آپ نے فرمایا۔ بھلا ہمیں بھی بتاؤ کہ تم نے اسے کیسے پہچانا ہے؟

انہوں نے عرض کیا۔ قبلہ ہم نے ایک ایک چہرہ دیکھا ہے۔ لیکن ہمیں کسی چہرے نے اس لحاظ سے متاثر نہیں کیا کہ وہ آپ کی مسند سنبھالنے کے قابل ہو۔ جب حضرت علی کے چہرہ کو دیکھا تو ہمیں اس میں وہی کشش اور جاذبیت نظر آئی جو آپ کے رخِ انور میں ہے اس سے ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ اگر آپ کی مسند نبوت سنبھال سکتا ہے تو یہی شخص ہے جو ہو بہو آپ جیسا نظر آتا ہے۔ ہمیں ایسے نظر آتا ہے۔ جیسے ہمارا شفیق اور مہربان والد ہو۔

۱۵

سُورۃُ الحِجر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں

۱۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (۲)

۲۔ قال ھذا صراط علیّ مستقیم (۴۱)

۳۔ ان المتقین فی جنّت وعیون (۴۵)

۴۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا (۴۷)

۵۔ ان فی ذلک لآیات للمتوسمین (۷۵)

۶۔ فوربک لنسئلنھم اجمعین (۹۲)

۷۔ فاصدع واعرض عن المشرکین (۹۴)

سورۂ حجر

۱۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ۔ حجر ۲

کافر یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

درمنثور میں علامہ سیوطی نے اس آیت کے ذیل میں ابوامامہ کے ذریعہ نبی کرمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

"یہ آیت خوارج کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ سے برسرپیکار رہے تھے یہ لوگ قیامت کے دن جب شیعیان علیؑ کا مقام دیکھیں گے تو حسرت سے کہیں گے کاش ہم بھی ان کی طرح مسلمان ہوتے۔"

۲۔ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ۔ الحجر ۴۱

میرے لیے یہ راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۲ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر سنجار کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سلام ابن مستنیر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔

اگر اجازت دیں تو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو چاہے بڑی خوشی سے پوچھ لے۔

سلام نے عرض کیا۔ میں قرآن کے سلسلہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پوچھئے

سلام نے عرض کیا۔ حجر ع۴۱ کے متعلق سوال ہے کہ صراطِ مستقیم کا مصداق

کون ہے؟

امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ صراطِ مستقیم سے مراد صراط علی ابن ابیطالب ہے۔

میں نے عرض کیا۔ علی ابن ابیطالب کا راستہ صراط مستقیم ہے؟

آپ نے فرمایا۔ علی ابن ابیطالب کا راستہ ہی صراطِ مستقیم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۶۱ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن ابو جعفرؑ کے ذریعہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حجر ع۴۱ میں صراطِ مستقیم سے مراد صراط علی ابن ابیطالب ہے۔

مؤلف ـــــ واضح سی بات ہے کہ متعدد متواتر احادیث سے یہ مسلم ہے

کہ صراط علی ابن ابیطالب ہی صراطِ مستقیم ہے۔

کیونکہ نص رسولؐ کے مطابق۔

○ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔

○ علیؑ حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے۔

گویا جو صراطِ علیؑ ہے وہ صراط قرآن ہے۔ اور جو صراط قرآن ہے وہی صراط علیؑ ہے۔

جو صراطِ علیؑ ہے وہی حق ہے اور جو حق ہے وہ صراطِ علیؑ ہے

ان میں کوئی افتراق نہیں ہر ایک دوسرے کیطرف بلاتا ہے۔

۴۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ | متقین چشموں اور باغات

فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ۔ الحجر / ۴۵	میں ہونگے ۔

○ شواہد التنزیل ج ا صـ۲۱۶ / صـ۲۱۸ میں علامہ حسکانی نے اپنے سلسلہ سند سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آل محمد کا ہر فرد متقی ہے ۔

۴۔ وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ۔ الحجر / ۴۷	ہم ان کے سینے سے ہر قسم کی کدورت نکال لیں گے اور یہ جنت میں ایک دوسرے کے روبرو بھائی بن کر آرام کرینگے ۔

○ غایۃ المرام صـ۴۹۹ میں علامہ بحرانی نے مسند حنبل سے روایت کی ہے کہ ۔ یزید ابن ابو اوفی کہتا ہے کہ میں آنحضورؐ کے پاس مسجد نبوی میں آیا ۔ آنحضورؐ نے صحابہ کے مابین برادری قائم کرنیکا تذکرہ کیا ۔

حضرت علیؑ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا ۔

قبلہ میری تو اسی وقت جان نکل گئی تھی اور میری کمر ٹوٹ گئی تھی جب آپ نے تمام صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا لیکن مجھے چھوڑ دیا تھا ۔

آنحضورؐ نے فرمایا ۔ جس ذات نے مجھے مبعوث بحق کیا ہے اسی کی قسم ! میں نے تجھے اپنے لیے بچایا تھا ۔ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسےٰ سے تھی ۔ بس صرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ تو میرا بھائی اور میرا وارث ہوگا ۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا ۔ میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا ؟

آپ نے فرمایا ۔ تجھے میرا وہی ترکہ ملے گا جو مجھے انبیاء نے ماقبل سے ورثہ میں ملا ہے ۔ تو جنت میں میرے ساتھ ہوگا تو میرا بھائی اور میرا دوست

ہوگا۔ پھر آپ نے حجر ۴؎ کی تلاوت کی۔

○ غایۃ المرام ص۱۱ پر علامہ بحرانی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے آنحضورؐ سے پوچھا۔ قبلہ آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اپنی بیٹی فاطمہؑ سے؟

آپ نے جواب دیا۔ یا علیؑ! فاطمہؑ مجھے محبوب زیادہ ہے اور تم میری نگاہ میں فاطمہؑ سے معزز زیادہ ہے۔ میں اس وقت اپنی نگاہ نبوت سے دیکھ رہا ہوں کہ تو حوض کوثر پر کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے پرے دھکیل رہا ہے۔

حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے برابر جام رکھے ہیں۔ پھر آپ نے حجر ۴؎ کی تلاوت فرمائی۔

○ اسد الغابہ ج ۵ ص۵۲۳ پر ابن اثیر نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

○ نور الابصار کے حاشیہ پر اسعاف الراغبین ص۱۵۸ پر علامہ ابن صبان نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

○ صواعق محرقہ ص۱۱ پر ابن حجر ہیثمی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

○ اور کنز العمال ج ۶ ص۲۱۹ پر علامہ متقی ہندی نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

اس میں بغور علامات دیکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔	۵۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ۔ حجر ۵؎

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۲۲ میں علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے حجر ۵؎ کی تفسیر روایت کی ہے کہ۔ پہلا شخص نبی اکرمؐ۔ دوسرا علی ابن ابیطالبؑ۔ تیسرا امام حسنؑ۔ چوتھا امام حسینؑ اسی طرح آپ نے امام مہدیؑ تک ایک ایک نام لیکر

فرمایا یہ وہ ہیں جن میں چشم بصیرت سے دیکھنے والوں کے لیے علامات ہیں۔

۶. فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ۔ الحجر/۹۲

تیرے اللہ کی قسم! ہم ان تمام سے یقیناً پوچھیں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۳۲۵ میں علامہ حسکانی نے سدی سے روایت کی ہے کہ حجر ۹۲ کے مطابق ولایت علی ابن ابیطالب کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

۷. فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ۔ الحجر/۹۳

تجھے جو حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان کر اور مشرکین کی پرواہ نہ کر۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے سدی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ نے آنحضور کو حکم دیا تھا کہ جس طرح قرآن کا بانگ دہل اعلان کیا ہے اسیطرح فضائل آل محمد بھی کسی کی پرواکیے بغیر اعلان کرے۔

—۱۶—

سُورَۃُ النَّحلِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق و آیات ہیں۔

۱۔ وعلی اللہ قصد السبیل (۹)

۲۔ وعلامات وبالنجم ہم یھتدون (۱۶)

۳۔ واذا قیل لھم ماذا انزل ربکم (۲۴)

۴۔ واقسموا باللہ جھد ایمانھم (۳۸)

۵۔ والذین ھاجروا فی اللہ (الی) وعلی ربھم یتوکلون (۴۱-۴۲)

۶۔ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم (۴۳)

۷۔ وضرب اللہ مثلا رجلین احدھما ابکم لا یقدر علی شیء (۷۶)

۸۔ یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونھا (۸۳)

سورۂ نحل

۱۔ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ۔
نحل ع۹

میانہ روی اللہ پر ہے۔

غایۃ المرام ص۲۴۶ پر علامہ بحرانی نے حموینی کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک مفصل خطاب کے دوران فرمایا۔

ہم ملائکہ کا مرجع ہیں۔ ہم روشنی کے خواہشمندوں کے لیے نور خدا ہیں اور ہم اللہ کا مقرر کردہ راستہ ہیں۔

۲۔ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ۔ نحل ع۱۶

ستارہ سے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے یزید کے ذریعہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ نحل ع۱۶ میں نجم سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

۳۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ نحل ع۲۴

جب ان سے پوچھا جائے کہ اللہ نے کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی سی باتیں ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۳۱ پر علامہ حسکانی تفسیر فرات کے حوالہ سے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ۔ پوچھتے ہیں کہ

اللہ نے علیؑ کے معاملہ میں کیا نازل کیا ہے؟

۴۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

نحل ۳۸

ان لوگوں نے امکان بھر قسمیں کھائی ہیں جو شخص ایک مرتبہ مرجائیگا اللہ دوبارہ اسے مبعوث نہیں کرے گا۔ لیکن یہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ اللہ نے لئے دوبارہ مبعوث کرنیکا وعدہ حتمہ کر رکھا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۳۳ ج ۱ علامہ حسکانی نے بریدابن احرم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ نحل ۳۸ میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۵/۶۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

نحل ۴۱/۴۲

جن لوگوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی اور مظالم برداشت کئے دنیا میں ہم انہیں اچھائی سے نوازیں گے ویسے اگر انہیں علم ہوتا تو آخرت میں اجر کہیں عظیم ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مصائب میں صبر کیا اور اللہ پہ توکل کی۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۳۳ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق علی ابن ابیطالب، جعفر، اور عبداللہ ابن عقیل ہیں۔

۷۰۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

نحل/۴۳

ہم نے تجھ سے پہلے جو انبیاء بھیجے وہ مرد ہی تھے جن پر ہم نے وحی کی اگر تم کچھ نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو۔

غایۃ المرام ص ۲۹۰ میں علامہ بحرانی نے یوسف قطعان کی تفسیر کے حوالے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ سدی کہتا ہے میں عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ کعب ابن اشرف، مالک ابن ضیف اور حی ابن خطب آئے اور عمر سے پوچھا۔

قرآن میں ہے کہ جنت کا عرض ہفت آسمان اور ہفت زمینوں جیسا ہوگا انعام ص ۱۳۳ اگر یہ درست ہے تو پھر قیامت کے یہ تمام جنات کہاں ہونگی۔

عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم۔

اسی دوران حضرت علیؑ آگئے۔ اور سلام کے بعد پوچھا کیا کوئی خصوصی بات تھی؟ یہودی کعب نے وہی مسئلہ حضرت علیؑ سے پوچھ لیا۔

آپ مسکرائے اور فرمایا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے؟ جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟

انہوں نے کہا۔ رات اللہ کے علم میں ہوتی ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ تمہارے سوال کا جواب خود تم نے دے دیا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؑ آنحضورؐ کی خدمت میں آئے اور انہیں تمام واقعہ سنایا اس وقت نحل ع ۴۳ نازل ہوئی۔

الاستیعاب ج ۲ ص ۴۷۴۔ کنز العمال ج ۳ ص ۹۵۔ تذکرۃ الخواص ص ۸۵۔ سنن ابو داؤد ج ۳ ص ۱۴۳۔ ذخائر العقبیٰ ص ۸۱۔ فرائد السمطین ج ۱ ص ۶۹۔

مناقب خطیب بغدادی ص۳۹ پر مختلف الفاظ کے ساتھ یہ واقعہ لکھا ہے کہ۔

ایک مرتبہ عمر کے دورِ حکومت میں ایک دیوانی عورت سے کسی نے زنا کر لیا وہ حاملہ ہوگئی۔ عمر نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ کیا تو نے آنحضور کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ۔ تین افراد مرفوع القلم ہیں۔ دیوانہ ۲۔ نابالغ اور خوابیدہ شخص۔ عمر نے کہا۔ لولا علی لھلک عمر۔ یہ کہکر اس دیوانی کو چھوڑ دیا۔

۸۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

نحل ۷۶

اللہ تمہیں دو افراد کی مثال سے سمجھاتا ہے۔ ایک ایسا ناکارہ شخص ہے جو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اسے اپنا آقا جسطرف بھی بھیجتا ہے وہ اچھی خبر نہیں لاتا اپنے آقا کے لیے وبالِ جان ہے۔ اور دوسرا شخص عدل سے حکم دیتا ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۱۵ پر علامہ حسکانی نے حافظ ابونعیم کی۔ الحلیہ کے حوالے ابوذر سے روایت کی ہے۔ دوسرے شخص کا مصداق حضرت علی ہے۔

○ ابن مغازلی نے اپنے سلسلہ سند سے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ دوسرے شخص کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے۔

○ شواہد میں علامہ حسکانی نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے اگر تم نے علی کو حکومت دی تو یہ ہادی اور ہدایت یافتہ رہ کر تمہیں صراطِ مستقیم پر رکھے گا۔

۹۔ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُوْنَ۔ نحل ع۸۳	نعمت خدا کو پہچان کر انکار کر دیتے ہیں ان کی اکثریت کافر ہے

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے حموینی کی فرائد السمطین سے روایت کی ہے کہ، امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے ہم اللہ کے منتخب کردہ ہیں ہم واضح راستہ اور صراط مستقیم ہیں۔ اور ہم اللہ کی جانب سے نعمت الٰہیہ ہیں۔

۔۔۱۷۔۔

سورۃ الاسراء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تیرہ آیات ہیں۔

۱۔۔ فاذا جاء وعد اولاهما بعثنا عليكم عبادا الى، وجعلناكم اكثر نفيرا (۵-۶)

۲۔۔ وكل انسان الزمناه طائره فى عنقه (۱۳)

۳۔۔ واما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربك (۲۸)

۴۔۔ ولقد صرفنا فى هذا القرآن ليذكروا وما يزيدهم الا نفورا (۴۱)

۵۔۔ اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة (۵۷)

۶۔۔ واستفزز من استطعت منهم بصوتك واجلب عليهم (۶۴)

۷۔۔ يوم ندعوا كل اناس بامامهم (۷۱)

۸۔۔ ومن كان فى هذه اعمى فهو فى الآخرة اعمى (۷۲)

۹۔۔ وقل رب ادخلنى مدخل صدق واخرجنى مخرج صدق (۸۰)

۱۰۔۔ وقل جاء الحق وزهق الباطل (۸۱)

۱۱۔۔ ولقد صرفنا للناس فى هذا القرآن من كل مثل (۸۹)

سورۂ بنی اسرائیل

۲/۱- فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا۔

بنی اسرائیل ۵/۶

جب ان دو میں سے پہلی اُمّت کا وعدہ پورا ہوگیا تو ہم تم پر اپنے سخت جنگجو آدمی مسلط کریں گے جو گھروں کے اندر تک گھس جائیں گے اور یہ وہ وعدہ ہے جو ہو کر رہیگا، پھر ہم ایک مرتبہ تمہیں ان پر غالب کرینگے افراد اور دولت سے تمہاری مدد کرینگے اور تمہاری افرادی قوت میں اضافہ کرینگے۔

تفسیر برہان ص۴۰۶/ص۴۰۷ پر علامہ بحرانی نے طبری کے حوالہ سے جناب سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا۔

اے سلمان! اللہ نے کوئی ایسا نبی مبعوث نہیں کیا جسکے بارہ نقیب نہ ہوں میں نے عرض کیا قبلہ یہ بات تو مجھے تورات اور انجیل سے معلوم ہو چکی ہے آپ نے فرمایا۔ بھلا تجھے میرے بارہ نقباء کا بھی علم ہے جو میرے بعد ہونگے میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اے سلمان! اللہ نے مجھے اپنے نورِ مشیت سے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ نے مجھے حکم دیا۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر اللہ نے میرے نور سے علی کو پیدا کیا۔ اللہ نے اسے حکم دیا تو اس نے بھی تعمیل حکم کی۔ پھر اللہ نے علی و فاطمہؑ کے نور سے حسنین کو پیدا کیا۔ اللہ نے فاطمہؑ کو حکم دیا اس نے بھی اطاعت کی۔ پھر اللہ نے اپنے پانچ مقدس اسماء سے ہمارے نام مشتق کئے۔ وہ محمود ہے میں محمد ہوں۔ وہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ وہ فاطر السموٰت والارض ہے یہ فاطمہؑ ہے وہ محسن ہے یہ حسن ہے۔ وہ قدیم الاحسان ہے یہ حسین ہے۔ پھر اللہ نے نورِ حسین سے نو امام پیدا کئے۔ انہیں حکم دیا انہوں نے بھی اطاعت کی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب آسمان کا شامیانہ، زمین کا فرش ملائکہ اور کوئی شئے نہ تھی۔ صرف ہم تھے۔ ہم ہی تسبیح خدا کرتے تھے ہم احکام خدا سنتے تھے اور اطاعت کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ۔ جو شخص ان کی معرفت حاصل کرے اس کا مقام کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ سلمان جو شخص ان کی معرفت حاصل کرکے ان کی اقتدار کرے، ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھے بخدا وہ شخص وہیں رہیگا جہاں ہم ہونگے۔

میں نے عرض کیا۔ کیا صرف ان کے نام اور نسب سے آشنائی کا نام بھی معرفت کے ضمن میں آنے گا؟

آپ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں سلمان

میں نے عرض کیا۔ قبلہ! پھر میں نے بھی تو نا حال صرف حسینؑ تک ہی معرفت

حاصل کی ہے؟

آپ نے فرمایا حسینؑ کے بعد سید العابدین علی ابن حسینؑ۔ اس کے بعد علم اوّلین وآخرین کا حامل محمد باقرؑ اس کے بعد اللہ کی زبان صداقت جعفر صادقؑ۔ اس کے بعد کاظم الغیظ موسیٰ کاظمؑ اس کے بعد امور الٰہیہ پر راضی علی رضاؑ اس کے بعد مخلوق الٰہی سے مختار محمد تقیؑ اس کے بعد ہادی الی اللہ علی نقیؑ اس کے بعد اسرار الٰہیہ کا امین حسن عسکریؑ۔ اس کے بعد قائم بامر اللہ امام مہدیؑ ہوگا۔

آپ نے فرمایا۔ اے سلمان! تو اس بارھویں کی زیارت سے مشرف ہوگا

میں نے عرض کیا۔ کیا میری زندگی اتنی طویل ہوگی؟

آپنے فرمایا۔ بنی اسرائیل ۵/۶ کی تلاوت کر

میں نے عرض کیا۔ قبلہ کیا آپ کی طرف سے وعدہ ہے؟

آپ نے فرمایا۔ جس اللہ نے محمدؐ کو برحق مبعوث کیا ہے صرف میرا ہی نہیں علیؑ وفاطمہؑ سے لیکر حسن عسکریؑ تک تمام آئمہ کا وعدہ ہے اور صرف تجھ سے نہیں بلکہ ہر اس شیعہ سے ہے جو ہماری اقتداء کریگا جسطرح ابلیس اپنے پورے لشکر سمیت حاضر ہوگا۔ اسطرح ایمان اپنے تمام لشکر سمیت مقابل ہوگا

پھر آنحضورؐ نے قصص ۵/۶ کی تلاوت فرمائی۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ اب کوئی پروا نہیں موت سلمان کے پاس آجائے یا سلمان موت کی گود میں چلا جائے۔

۲۔ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ۔ بنی اسرائیل ۱۳/

ہر انسان کا نامۂ اعمال اس کے گلے میں ڈالیں گے۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۹ پر علامہ سلمان نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ:۔

آیت میں طاعت سے مراد ولایت امام ہے۔

۳۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔ بنی اسرائیل ۲۶	صاحبان قربیٰ۔ مساکین اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرے اور ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کر۔

در منثور ج ۴ صفحہ ۱۷۶ میں علامہ سیوطی نے طبری کی تفسیر جامع البیان کے حوالہ سے ابو دیلم سے روایت کی ہے کہ علیؑ ابن حسینؑ نے ایک شامی سے کہا۔

کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟

اس نے کہا ہاں۔

امام سجادؑ نے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی آیت ۲۶ بھی پڑھی ہے؟

اس نے کہا: کیا آپ وہی ذوی القربیٰ ہیں جن کے حق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۳۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ کے ذوی القربیٰ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: علیؑ۔ فاطمہؑ اور حسنینؑ۔

مولف ——— مختصر یہ کہ اہلبیت اور صحابہ سے متواتر روایات سے ثابت ہے کہ ذوی القربیٰ آل محمدؐ ہیں۔ اور آل محمدؐ میں حضرت علیؑ بھی شامل ہیں۔

سمہودی نے وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۵۳ پر واقدی سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر میں سے مخیرق یہودی علمائے یہود سے تھا۔ جو مشرف با یمان ہوا۔ اس نے تمام جائیداد آنحضورؐ کے حوالہ کر دی۔ اس جائیداد میں سات باغات کے نام یہ تھے۔ دلال۔ برقہ۔ صافیہ۔ میثب مشربہ ام ابراہیم۔ اعواف اور حسنیٰ آنحضورؐ نے یہ تمام باغات جناب فاطمہ کے نام وقف کر دیئے۔ آپ جب کبھی اپنی ضروریات اور مہمانوں کے لیے کچھ لیتے تو بی بی سے مانگ کر لیتے تھے۔ جناب سیدہ نے وقت وفات یہ باغات حضرت علیؑ کو دیدیئے تھے۔

۴۔ وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا۔ بنی اسرائیل ع ۳

اگر تو ان سے رحمت الٰہیہ کی امید میں چشم پوشی کرتا ہے تو پھر ان سے بات بھی نرمی اور خوشروئی سے کر۔

ینابیع المودۃ ص ۱۵ پر علامہ قندوزی نے جناب ابوذر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کی شان میں اس وقت نازل ہوئی جب شاہ حبش نے آنحضورؐ کی خدمت میں دس کنیزیں ہدیۃً بھیجیں اور جناب فاطمہؑ نے آنحضورؐ سے گھریلو کام کاج کی خاطر ایک کنیز مانگی اور آنحضورؐ نے کنیز دینے کی بجائے جناب سیدہؑ کو تسبیح زہراؑ کی تلقین فرمائی۔

۵۔ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ؕ وَمَا

ہم نے قرآن میں مختلف انداز میں بیان کیا ہے لیکن ان کی نفرت میں

وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا۔	اضافہ ہی ہوا ہے۔

بنی اسرائیل ۴۱

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ۔

ذات احدیت نے ازراہ تعجب فرمایا ہے کہ قرآن میں ہم نے جہاں کہیں علیؑ کا ذکر کیا ہے تاکہ ان لوگوں کے دلوں میں محبت علیؑ پیدا ہو لیکن ان کی علیؑ سے نفرت ہی میں اضافہ ہوا ہے۔

۶۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا۔ بنی اسرائیل ۵۷	یہ وہ لوگ ہیں جو بارگاہ رب العزت میں قریب ترین وسیلہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ رحمت الٰہیہ کے امیدوار ہیں۔ عذاب خالق سے ڈرتے ہیں۔ اور عذاب الٰہی واقعاً خوفناک ہوگا

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۴۲ پر علامہ حسکانی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ۔ بارگاہ خالق میں قریب ترین وسیلہ نبی کریمؐ۔ حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنینؑ ہیں۔

مولف —— زیر نظر کتاب میں ہم نے عکرمہ سے کافی احادیث نقل کی ہیں عکرمہ تھا تو ابن عباس کا غلام۔ لیکن یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ شخص محب اہلبیت تھا۔ بلکہ پرلے درجے کا دشمن اہلبیت تھا۔ علامہ مجلسی نے بحار میں لکھا ہے کہ یہ شخص

ان افراد میں سے تھا جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف جنگ کی۔ اس کا شمار ان افراد سے ہوتا ہے جو بغض علیؑ میں اندھے تھے۔

۷۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا۔ بنی اسرائیل ۶۴

جن پر تیرا بس چلے اپنی آواز سے گمراہ کر۔ اپنے شہسواروں اور پیادوں سے حملہ کر ان کے مال اور اولاد میں ان کا حصہ دار بن جا جو چاہے ان سے وعدے کر لے۔ شیطان جو وعدہ کرے گا دھوکہ ہی ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۴۳ / ص ۳۴۵ میں علامہ حسکانی نے لکھا ہے کہ ۳۹۹ھ میں ابو علی خالدی نے بذریعہ خط مجھے جابر ابن عبداللہ سے روایت کیا ہے میں نے یہ روایت ابو علی خالدی کے اپنے تحریر کردہ خط سے نقل کی ہے

جابر کا بیان ہے کہ ۔ ہم مسجد میں آنحضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص مسجد میں مصروف نماز ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ بڑی خوبی سے رکوع و سجود کر رہا تھا۔ ہم اس کے خضوع و خشوع سے حیرت زدہ تھے۔ آنحضورؐ بھی اسے بار بار دیکھ رہے تھے ہم نے عرض کیا۔ قبلہ بڑا مقدس نمازی ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ ان یہی وہ مقدس نمازی ہے جس نے تمہارے باپ کو جنت سے نکال باہر کیا تھا۔ حضرت علیؑ فوراً اٹھے اور جا کر اسے اس طرح دبایا کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں دائیں طرف ہو گئیں۔ اور کہا میں تجھے قتل کروں گا۔

اس نے کہا: آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ اللہ سے میں نے ایک وقت معلوم تک کی عمر مانگی ہوئی ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ مجھ سے عداوت کیوں رکھتے ہیں جبکہ میں نے کبھی آپ سے بغض نہیں کیا۔ آپ کے ہر دشمن کے ماں کی رحم میں میرا نطفہ اس کے باپ کے نطفہ سے پہلے جاتا ہے۔ تیرے دشمنوں کے مال میں میں حصہ دار ہوتا ہوں۔ بنی اسرائیل ۶۴ میری شاہد ہے۔

- آنحضورؐ نے فرمایا: یا علی یہ سچ کہہ رہا ہے۔
- قریش سے تجھے وہی دشمن سمجھیگا جو ولد الزنا ہوگا۔
- انصار سے تیرے ساتھ وہی بغض رکھیگا جو یہودی ہوگا
- عربوں سے وہی تیرا دشمن ہوگا جو بیٹا کسی کا ہوگا اور گھر کسی کے جنم لیا ہوگا۔
- دیگر کائنات میں سے وہی تجھے دشمن سمجھے گی جو بد بخت اور شقی ہوگا

عورتوں میں سے وہی تجھے دشمن سمجھے گا جو کثیر الزنا ہوگی۔

جابر کہتا ہے کہ واقعہ حرہ جس میں یزید نے شہادت حسینؑ کے بعد اہل مدینہ کی بغاوت کو فرو کرنے کی خاطر لشکر کشی کی تھی اور یزیدی لشکر مسلم ابن عقبہ کی سربراہی میں مدینہ فتح کرنے کے بعد تین دن تک مسلسل قتل و غارت کے علاوہ زنا کرتا رہا۔ مسجد نبوی میں اس قدر قتل کیے گئے کہ خون قبر رسولؐ کے برابر بلند ہوگیا تھا۔ اس سال ایک ہزار کنواری لڑکی نے بچے دیئے تھے۔

چنانچہ واقعہ حرہ کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کا امتحان ہم محبت علیؑ سے کرتے تھے جو حضرت علیؑ سے اظہار محبت کرتا تھا ہم سمجھتے تھے کہ بچہ حلال زادہ ہے اور جو بچہ حضرت علیؑ سے اظہار بغض کرتا تھا ہم سمجھ لیتے تھے کہ بچہ اپنے

باپ کا نہیں ہے

مولف ـــــ مناسب ہوگا اگر اس مقام پر ہم علامہ مسعودی کی مروج الذہب ج ۴ ص ۶۲ سے ابو دلف کا واقعہ پیش کر دیں

ابو دلف عباسی حکومت کے امراء سے تھا۔ کریم شاعر اور محترم تھا۔ محبان علی سے تھا۔ اس کے تین بیٹوں میں سے دلف دشمن علیؑ تھا۔

دلف کا بھائی علی ابن ابو دلف کہتا ہے کہ دلف ہمیشہ علیؑ اور شیعیان علیؑ کی توہین اور تنقیص میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن کہنے لگا۔ شیعوں کی انتہائے جہالت یہ ہے کہ کہتے ہیں جو شخص دشمن علیؑ ہو وہ حرام زادہ ہوتا ہے۔ آپ میرے باپ کی غیرت کو بھی دیکھ لیں اور مجھے بھی دیکھ لیں۔ میں سخت ترین دشمن علیؑ ہوں۔

علی کہتا ہے کہ اس وقت ہمارا باپ موجود نہیں تھا۔ میرا بھائی عیلے بھی اسی محفل میں بیٹھا تھا۔ دلف اس ہذیان گوئی کے بعد وہاں سے اٹھکر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ابو دلف آگئے اور اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئے۔ اس وقت میرے بھائی عیلے ابن ابو دلف نے آپ کی خدمت میں گزارش کی۔

کہ آج دلف نے اس طرح کہا ہے۔ ہم نہ تو حدیث رسولؐ کو جھٹلا سکتے ہیں اور نہ ہی آپکو متہم کر سکتے ہیں۔

ابو دلف نے کہا حدیث سچ ہے۔ یہ ولد الحیض ہے۔

۸۔ یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ

قیامت کے دن ہم ہر شخص کو امام کے نام سے پکاریں گے۔ جس شخص کا نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا گیا

كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا. بنی اسرائیل ۷۱

وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا اور ان پر رائی بھر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

غایۃ المرام ص۲۴۲ پر علامہ بحرانی نے یوسف قطعان کی تفسیر کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قیامت کے دن اللہ آئمہ ہدیٰ امیرالمومنین علیؑ اور اولاد علیؑ سے آئمہ کو فرمائیگا کہ اپنے شیعوں کو بلا حساب جنت میں لے جاؤ۔

اس کے بعد آئمہ فسق و جور کو حکم دے گا یزید بھی انہی میں سے ہوگا۔ کہ تم بھی اپنے ماننے والوں کو بلا حساب جہنم میں لے جاؤ۔

ینابیع المودہ ص۸۳ پر علامہ قندوزی نے بھی قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی روایت نقل کی ہے۔

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا.

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ قیامت میں بھی اندھا اور گم گشتہ راہ ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ا ص۳۴۶ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول مکرمؐ نے فرمایا ہے۔ علیؑ سے میری خاطر محبت کرو۔ میرے احترام کی بدولت علیؑ کا احترام کرو۔ یقین رکھو بخدا جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ نے جو حکم دیا ہے وہی تم تک پہنچایا ہے۔

اے عربو! میرے بعد جس نے بھی علیؑ سے بغض رکھا قیامت میں اندھا محشور ہوگا۔

۱۰۔ قُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔	دُعا مانگ اے اللہ! مجھے راہ صداقت میں داخل فرما اور راہ صداقت سے دنیا سے روانہ فرما۔ اور اپنی طرف سے میرا مددگار مہیا فرما۔

شواہد التنزیل ج ا ص۳۴۵ / ط۴۶۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

بخدا! اللہ نے آنحضورؐ کی دُعا قبول کر لی ہے۔ جب آنحضورؐ نے حکم الٰہی سے یہ دعائے نصرت مانگی اللہ نے آنحضورؐ کو علیؑ کی شکل میں اپنی نصرت عنایت فرمائی۔

۱۱۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ بنی اسرائیل / ۸۱	انہیں بتا دے۔ حق آگیا اور باطل دفع ہو گیا۔ باطل ہے ہی دفع ہونے والی چیز۔

غایۃ المرام ص۲۳۰ میں علامہ بحرانی نے ابوبکر شیرازی کی نزول القرآن کے حوالہ سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ۔

مجھے ابن عباس نے بتایا ہے کہ جب ہم آنحضورؐ کی معیت میں داخل بیت اللہ ہوئے۔ تو آپ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے حکم سے ہم نے تمام بتوں کو توڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ بیت اللہ کی دیوار پر ایک بہت بڑا اور بھاری ہبل نامی بت رکھا تھا۔

آنحضورؐ نے علیؑ کیطرف دیکھ کر فرمایا۔ یا علیؑ! یا تو مجھے اٹھا لے اور یا میرے

پر سوار ہو جا اور اس بت کو گرا دے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں۔ جب آنحضورؐ علیؑ کے کندھوں پر سوار ہوئے تو علیؑ بوجھ رسالت کی بدولت اُٹھ نہ سکے آنحضورؐ مسکرائے اور نیچے اترے پھر خود بیٹھ گئے اور حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ اب آؤ میرے کندھوں پر چڑھ کر تم بت توڑ دو۔

حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ بخدا مہر رسالت پر بلند ہو کر مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ اگر آسمان کو ہاتھ ڈالوں تو اُسے بھی نوچ کر زمین پر پھینک سکوں گا۔

اس وقت اللہ نے بنی اسرائیل ۸۱ نازل کی۔

۱۲۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا۔

بنی اسرائیل/ ۸۹

اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہم نے ہر قسم کی ضرب المثل پیش کی ہے لیکن اکثریت نے نفرت کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۵۲ میں علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ:

یہ آیت واقعہ غدیر میں میری ولایت کے اعلان کے بعد نازل ہوئی ہے۔

سورۃ الکہف

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں یہ آیات ہیں۔

۱ ـــــ انا جعلنا ما علی الأرض زینۃ لھا / ۷

۲ ـــــ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات انّا لا نضیع أجر من احسن عملا / ۳۰

۳ ـــــ ھنالک الولایۃ للّٰہ الحق / ۴۴

۴ ـــــ واذ قُلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس / ۵۰

۵ ـــــ واما من عمل صالحا فلہ جزاء الحسنیٰ / ۸۸

۶ ـــــ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا ۔۔۔ فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا / ۱۰۳ ـ ۱۰۵

۷ ـــــ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا / ۱۰۷

سورۂ کہف

ترجمہ	آیت
زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے صرف اس لیے آراستہ اور مزین کیا ہے تاکہ دیکھیں کہ کون اچھے عمل والا ہے۔	۱۔ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا۔ کہف ۷

شواہد التنزیل ج ۱، ص ۳۵۴ / ۳۵۵ میں علامہ حسکانی نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے کہ۔

زمین کی زینت لوگ ہیں اور لوگوں کی زینت علی ابن ابیطالب ہے۔

علامہ حسکانی ہی نے اسی صفحہ پر عمار ابن یاسر سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اے علی! اللہ نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے جس سے اور کسی کو آراستہ نہیں کیا۔

اللہ نے دنیا کو تیری نگاہ میں حقیر کر کے تجھے زاہد بنایا اور فقراء کو تیری نگاہ میں محبوب بنایا تو فقراء کی پیروی پر راضی ہے اور فقراء تیری امامت پر خوش ہیں۔

ترجمہ	آیت
جن لوگوں نے ایمان کے	۲۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

الکہف ع:۳۰

ساتھ اعمال صالحہ کئے۔ ہم کسی بھی اچھے عامل کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

غایۃ المرام ص۳۲۸ پر علامہ بحرانی نے حبری کی تفسیر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہف ع:۳۰ حضرت علیؑ اور ان کے شیعہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۳۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا۔

کہف/۴۴

اس دن ولایت حقہ اللہ کی ہوگی جو ثواب اور بہ اعتبار انجام سے بہتر ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۵۶ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔ آیت میں ولایت حقہ سے مراد ولایت امیرالمومنین علیؑ ہے۔ کسی نبی کو اس وقت تک مبعوث نہیں کیا گیا جب تک ولایت علیؑ امیرالمومنین کا اقرار نہیں لیا گیا۔

ینابیع المودۃ ص۴۹۵ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔

کہف ع:۵۰

جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کا سجدہ کرو تو تمام ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے نہ کیا۔

غایۃ المرام ص۳۹۲ پر علامہ بحرانی نے قاضی عثمان ابن احمد کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

جب حضرت آدمؑ سے ترک اولیٰ کا ارتکاب ہوا تو آپؑ نے سوئے عرش دیکھا تو آپ کو کچھ سائے نظر آئے حضرت آدمؑ نے عرض کی بار الٰہا مجھے کنارہ عرش کچھ سائے نظر آ رہے ہیں جو میری طرح کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ کون ہیں۔

ذات احدیت نے فرمایا۔ یہ نور تیری ذریت کے افراد کے ہیں۔ ایک میرا خاتم الانبیاء محمدؐ دوسرا اس کا بھائی علیؑ ہے اسی کے ذریعہ میں محمدؐ کی تائید و نصرت کروں گا۔ اور ان کے گرد جو انوار ہیں وہ ان کی ذریت سے ہونیوالے آئمہ ہیں۔

میرا خاتم الانبیاء اپنی دختر کی شادی اپنے چچازاد علیؑ سے کرے گا۔ فاطمہؑ کی ماں تمام لوگوں سے ایمان میں سابق ہوگی۔ فاطمہؑ کو میں نے سیدۃ النساء قرار دیا ہے۔ اسے اور اس کی ذریت کو آتش جہنم سے دور رکھوں گا جس دن ہر رشتہ ٹوٹ جائے گا اس دن ان کا رشتہ برقرار رکھوں گا۔

اس وقت حضرت آدم نے سجدہ شکر ادا کیا۔

۵۔ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا

کہف / ۸۸

جس نے ایمان قبول کیا اور اعمال صالحہ کئے اسے اچھی جزاء ملے گی اور ہم اس سے نرمی سے گفتگو کریں گے۔

غایۃ المرام ص۳۹۳ / ص۵۰۵ پر علامہ بحرانی نے فرائد السمطین حموینی کے

حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ میرے پاس جبریلؑ آیا ہے اور اس نے مجھے اللہ کی طرف سلام کے بعد کہا ہے کہ ان مومنین کو جزائے خوب کی بشارت دیدے جو تجھ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ تیرے اہلبیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور اعمال صالح بجا لاتے ہیں۔

۶۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا۔

کہف ۱۰۳/۱۰۴/۱۰۵۔

انہیں بتائیے کہ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ وہ کون لوگ ہیں جو از روئے اعمال خسارے میں ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا میں ہر کی گئی کوشش رائیگاں جاتی ہے حالانکہ اپنے طور پر ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اچھے اعمال کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آیات الہیہ اور قیامت سے کفر کیا۔ ان کے تمام اعمال ضبط کر لیے جائیں گے اور ان کے کسی عمل کو میزان میں نہ تولا جائیگا۔

جامع البیان از ابن جریر طبری میں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں عبداللہ ابن کوا نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ اسکے مصداق کون ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ اہل حروا بھی انہی سے ہونگے۔

مؤلف — اہل حروا وہ خارجی ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف

خروج کیا اور آنحضورؐ نے اپنی زندگی میں بطور پیش گوئی حضرت علیؑ کو اہل نہروان سے جنگ کا حکم دے دیا تھا۔ اور آپ نے اُن کا نام مارقین رکھا تھا کیونکہ یہ لوگ حضرت علیؑ کی بیعت کرنے کے بعد دین سے نکل گئے تھے

○ جامع البیان ہی میں علامہ طبری نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کے مصداق اہلِ کتاب سے کافر اور جنگ نہروان والے ہیں۔

۷۔ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔
کہف ۱۰۷

جو لوگوں نے ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لیے جنات الفردوس بطور مسکن ہوں گی۔

○ غایۃ المرام ص۳۲۶ پر ابوبکر ہذلی کے ذریعہ شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضورؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔

یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے مجھے بارگاہ خالق میں فائدہ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ احسان کیا کر تجھے دنیا اور آخرت میں احسان دے گا۔

اتنے میں حضرت علیؑ نے آکر عرض کیا۔

قبلہ آپکی دختر اسی وقت مشتاق زیارت ہیں۔ حضرت علیؑ پیغام دینے کے بعد واپس گھر چلے گئے۔

آپ نے فرمایا۔ ابھی آیا۔ اس سائل نے عرض کیا۔ قبلہ یہ کون تھا۔ آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں سے ہے جنکے متعلق ارشاد قدرت ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے۔

حصہ دوم

(علی فی القرآن)

پیش لفظ

الحمد للہ وکفٰی۔ والصلوٰۃ علیٰ اشرف الرسل محمد المصطفٰی وعلیٰ آلہ مصابیح الدجیٰ۔

قرآن میں علی کی جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں بھی جلد اول کیطرح صرف وہی آیات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے جنہیں اہلسنت کے معروف علماء نے حضرت علی کی شان میں لکھا ہے۔

جب ہم صرف اہلسنت کے معروف علماء نے حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں تو ان کی تعداد تقریباً سات سو تک پہنچتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جب احکام اسلام مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ جہاد۔ حج۔ بیع۔ ربا۔ نکاح۔ طلاق میراث وغیرہ کے سلسلہ میں آنیوالی آیات شمار کرتے ہیں تو ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی ہے۔

اس تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات احدیت نے حضرت علی کے سلسلہ میں دیگر فروعی احکام کی نسبت زیادہ اہتمام فرمایا ہے کیونکہ اس عالم الغیب کو علم تھا کہ امت محمدیہ کو فروع کی نسبت حضرت علی سے تعارف کی زیادہ ضرورت ہے حالانکہ میں نے وہ آیات نہیں لکھیں جو شیعہ کتب میں بحق حضرت علی نازل ہوئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے بعد انشاءاللہ کسی صاحب دل میں یہ توفیق پیدا

فرمادے گا کہ وہ قرآن کریم سے تمام وہ آیات جو شیعہ کتب میں بھی بحق حضرت علی نازل ہوئی ہیں انہیں جمع کر دیگا۔

تاکہ موالیان حیدر کرار کے اضافہ ایمان کا موجب ہو۔

مجھے امید ہے ذات احدیت اور حضرت علی میری اس کاوش کو قبول فرمائیں گے کیونکہ اللہ ہی نے وسیلہ جوئی کا حکم دیکر مائدہ ع ۳۵ میں فرمایا ہے۔

اے ایمان والو! متقی بنو اور بارگاہ ایزدی میں وسیلہ کے ساتھ حاضری دو۔

تمام حفاظ حدیث نے تواتر کے ساتھ آنحضور سے روایت کی ہے کہ

ائمہ ہدیٰ تمام۔ اور ان کا سردار علیؑ ہی بارگاہ خالق میں احسن الوسائل ہیں۔

اللہ اکبر ایت اور قبولیت کا نگران ہے

صادق حسینی شیرازی

کربلائے مقدسہ۔ عراق

۱۹

سورۂ مریم علیہ السلام

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا (۵۰)

۲۔ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا (۹۶)

۳۔ فانما یسرنہ بلسانک لتبشر بہ (۹۷)

سُورۂ مریم

ہم نے انہیں اپنی رحمت سے عطا کی ہے اور علی کو انکی زبان صداقت بنایا ہے۔	۱۔ وَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا۔ (مریم ۵۰)

٭ ٭ ٭ ٭

⊙ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۵۰ میں علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ جب مجھے معراج پہ لے جایا گیا۔ میں جبریل کے دائیں پر پہ بیٹھا تھا مجھ سے پوچھا گیا۔

پیچھے زمین پر کسے چھوڑ کے آئے ہو۔

میں نے کہا۔ اہل ارض کے بہترین فرد۔ اپنے بھائی۔ وصی۔ داماد اور چچا زاد علی ابن ابیطالب کو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر پوچھا گیا۔ اے محمدؐ! کیا تجھے علی سے محبت ہے؟

میں نے کہا۔ ہاں

فرمایا گیا۔ مجھے بھی علی سے محبت ہے اپنی امت کو محبت علی کا حکم دے۔ میں اعلیٰ ہوں۔ علی کا نام میں نے اپنے نام سے اخذ کیا ہے۔

اترنے کے بعد زمین پہ جبریل آیا۔ اور مجھے سلام ربانی کے بعد کہا پڑھ۔

میں نے کہا۔ کیا پڑھوں؟

جبریل نے کہا: وھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم صدق علیا۔

٣- اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ (مریم ۹۶)	جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے عنقریب اللہ ان کی محبت کو فرض قرار دے دیگا۔

○ تفسیر نیشاپوری ج ۱ ص ۲۵ پر علامہ نیشاپوری اور صواعق محرقہ ص ۸۵ پر علامہ ابن حجر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں محبت سے محبت علی ابن ابیطالب مراد ہے۔

○ ذخائر العقبیٰ ج ۱ ص ۸۹ پر علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں محبت علی مصداق ہے۔

○ رشفۃ الصادی ص ۲۵ پر علامہ ابوبکر نے معمول سے لفظی اختلاف کے ساتھ یہی روایت لکھی ہے۔

○ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب المناقب کے ص ۱۸۹ پر لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ اسعاف الراغبین میں علامہ ابن حبان نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ نور الابصار ص ۱۱۲ پر علامہ شبلنجی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲ پر علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔ اے علی ہر مومن تجھ سے محبت کرے گا اور ہر منافق تجھ سے بغض کرے گا۔

۳- اِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔ (مریم: ۹۷)	ہم نے قرآن کو تیری زبان سے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تو متقین کو بشارت دے اور جھگڑالو قوم کو ڈرا سکے

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۳۶۵ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ،

متقین کا مصداق بالخصوص حضرت علی ہے اور

قوماً لدّاً کا مصداق بنی امیہ اور بنی مغیرہ ہیں۔

—۲۰—

سُوْرَۃُ طٰہٰ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نو آیات ہیں۔

۱۔ واجعل لی وزیراً من اھلی (تا) واشرکہ فی امری (۲۹-۳۲)

۲۔ وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اھتدی (۸۲)

۳۔ یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن (۱۰۹)

۴۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃً ضنکا (۱۲۴)

۵۔ وامر اھلک بالصلاۃ واصطبر علیھا (۱۳۲)

۶۔ فستعلمون من اصحاب الصراط (۱۳۵)

سُورۂ طٰہٰ

۱۔۲۔۳۔۴۔ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ۔ هٰرُوْنَ اَخِی۔ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ۔ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ۔

(طٰہٰ: ۲۹-۳۲)

میرے اہل سے میرا وزیر بنا۔ ہارون میرا بھائی ہے۔ ہارون کو میرا ذو پشت بنا۔ ہارون کو میرا شریک کار بنا۔

○ مناقب علی ابن ابیطالب میں حدیث نمبر ۳۷۹ جو علامہ ابن مغازلی نے ابن عباس سے روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرتؐ نے چار رکعات نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور سوئے آسمان بلند کیا پھر کہا ——— اے اللہ تجھ سے موسیٰ ابن عمران نے بھی سوال کیا تھا اور میں تیرا نبی محمد بھی سوال کرتا ہوں کہ ——— میرا سینہ کشادہ فرما۔ میرے معاملات آسان فرما۔ ان لوگوں کو میری بات سمجھنے کی توفیق عنایت فرما میرے اہل بیت سے علی کو میرا وزیر بنا۔ اسے میرا ذو پشت قرار دے۔ اور اسے میرا شریک کار فرما۔

میں نے اپنے ان کانوں سے ہاتف غیبی کی آواز سنی ہے۔

اے احمد تو نے جو کچھ مانگا ہے تجھے دیدیا گیا۔

پھر آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ اب اپنے ہاتھ بلند فرما اور اللہ سے سوال کر۔
میں نے دیکھا حضرت علیؑ نے ہاتھ بلند کیے اور عرض کیا:
اے اللہ! اس ہاتفِ غیبی کی آواز کو میرے لیے مجاہدہ قرار دے۔ اور مجھے
اپنی طرف سے محبت عنایت فرما۔
اس کے بعد آنحضور پر مریم ۹۶ نازل فرمائی
جب آنحضورؐ نے صحابہ کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تو وہ حیران ہو گئے۔
آپ نے فرمایا، کس بات پر حیران ہوتے ہو۔ قرآن ۱/۴ حصہ ہم اہل بیت کے حق میں
ہے ۱/۴ حصہ حلال و حرام میں ہے ۱/۴ حصہ احکام و فرائض میں ہے اور قرآن کا عمدہ
حصہ علیؑ کے حق میں ہے۔

۵۔ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۔ (طٰہٰ ۸۲)	جو شخص میری بارگاہ میں رجوع کرے۔ قبول ایمان کرے۔ اعمال صالح کرے اور ہدایت لے میں اس کیلئے بڑا کریم ہوں۔

○ دلائل الصدق ج ۲ ص ۲۶ پر علامہ حلی نے صواعق محرقہ کے حوالہ سے لکھا ہے۔
فضائل حضرت علیؑ میں آٹھویں آیت طٰہٰ ۸۲ ہے جس میں ہدایت حاصل کرنے کا تذکرہ ہے یعنی
ولایت علیؑ کی ہدایت حاصل کرے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۷۶ / ص ۳۷۸ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ
ایک دن آنحضورؐ باہر تشریف لائے اور طٰہٰ ۸۲ کی تلاوت کی پھر فرمایا۔
یاعلیؑ جس نے تجھ سے تولا کیا۔ ہدایت پالی۔

۶- یَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (طٰہٰ ع ۱۰۹)

اس دن ان لوگوں کے سوا جن کو اللہ اجازت دے گا اور جن کے سلسلہ میں بات کرنے پر اللہ خوش ہوگا اور کسی کو کسی کی سفارش کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

○ فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۱۱ میں علامہ عسقلانی نے ابوہریرہ کے ذریعہ آنحضور سے روایت کی ہے کہ:

جس شخص نے یوں کہا۔

اے اللہ! محمد و آل محمد پر اس طرح رحمت فرما جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت فرمائی ہے

اے اللہ! محمد و آل محمد کو اس طرح مبارک فرما جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم کو مبارک فرمایا۔

اے اللہ! محمد و آل محمد پر اس طرح رحم فرما جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم پر رحم فرمایا ہے۔

میں محمد ایسے شخص کی یوم قیامت گواہی بھی دونگا اور سفارش بھی کرونگا۔

۷- مَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طٰہٰ ع ۱۲۴)

جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا۔ اسکی زندگی تنگ ہوگی اور قیامت کے دن اندھا محشور ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۷۹ رقم ۳۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جس نے ولایت علی ابن ابیطالب ترک کی اللہ اسے گونگا اور اندھا محشور کریگا۔

۸- وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ ع ۱۳۲)

اپنے اہل کو نماز کا حکم دے اور اس پر صبر کر۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۸۱ ر ص ۳۸۲ پر علامہ حسکانی نے آنحضورؐ کے خادم ابو الحمراء سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ روزانہ درِ علیؑ و فاطمہؑ پر تشریف لاتے اور فرماتے۔ اللہ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں نماز کا وقت ہے۔ اللہ نے ارادہ کر رکھا ہے کہ اے اہل بیتِ نبی تم سے ہر قسم کا رجس دور رکھے اور اس طرح پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۸۱ ر ص ۳۸۲ کے حاشیہ پر علامہ محمودی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ۔

طٰہٰ ۱۳۲ کے نزول کے بعد آنحضورؐ قبل از وفات آٹھ ماہ تک روزانہ تشریف لاتے اور احزاب ۳۳ یعنی آیت تطہیر کی تلاوت درِ علیؑ پر فرماتے۔

۹۔ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى۔ (طٰہٰ ۱۳۵)	عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صراطِ مستقیم والے اور ہدایت یافتہ کون ہیں

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۸۳ میں علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

بخدا! محمد و آلِ محمد ہی صراطِ مستقیم ہیں۔

—۲۱—

سُورَةُ الأَنبِيَاء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

ا۔۔۔ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (۷)

۲۔۔۔ افلا يرون انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها (۴۴)

۳۔۔۔ رَبِّ لا تذرني فردا وانت خير الوارثين (۸۹)

۴۔۔۔ ان الذين سبقت لهم منا الحسنى (الى) الذي كنتم توعدون (۱۰۱-۱۰۳)

۵۔۔۔ وان ادري لعله فتنة لكم ومتاع الى حين (۱۱۱)

سورۂ انبیاء

۱۔ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (انبیاء ۔ ۷)

اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

غایۃ المرام صد۳۰ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ:

جابر ابن عبداللہ انصاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔

ہم اہل ذکر ہیں۔

مؤلف: ـــــــ سابقاً اس آیت کا شان نزول سورۂ نحل میں گذر چکا ہے۔

۲۔ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ (انبیاء ۔ ۴۴)

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم کرۂ ارض کو اطراف سے کم کرتے جا رہے ہیں۔

غایۃ المرام صد۲۲ پر علامہ بحرانی نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ

جس دن حضرت علی کو شہید کیا گیا اس دن ابن عباس نے کہا۔

آج کے دن علم سرزمین مدینہ سے کم ہو گیا ۔ زمین کی کمی کا مقصد زمین کی کمی نہیں

بلکہ زمین سے علم کی کمی ہے ۔ اللہ کبھی سینہ سے علم نہیں چھینتا ۔ بلکہ جب لوگ علماء

کی عزت نہیں کرتے تو اللہ روئے ارض سے علماء اٹھا لیتا ہے۔ جب علماء نہیں رہتے تو لوگ جہلا کو مسند علماء پہ لا بٹھاتے ہیں۔ اور جہلاء جو فتاویٰ دیتے ہیں اور جو فیصلے کرتے ہیں اس کا نتیجہ ان کی اپنی گمراہی اور لوگوں کی گمراہی ہوتا ہے۔

۳- رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔ (انبیاء: ۸۹)

اے اللہ! اگرچہ تو بہترین وارث ہے۔ لیکن مجھے تنہا نہ چھوڑ۔

شرح نہج البلاغہ میں علامہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ

سیرت و تاریخ کی کتب سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آنحضورؐ ہمیشہ حضرت علیؑ کے لیے متفکر رہے۔ مثلاً جب حضرت علیؑ جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود کے مقابلہ میں گئے تو آنحضورؐ نے دعا مانگی۔

اے اللہ! تو نے جنگ بدر میں عبیدہ لے لئے ہیں۔ اب میرے پاس تنہا علیؑ رہ گیا ہے۔ اب علیؑ کی حفاظت فرما۔ اسکے بعد آپ نے انبیاء ۸۹ کی تلاوت فرمائی۔

۴-۵-۶- اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ۔ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ

جن لوگوں کے پاس ہماری طرف سے اچھائی پہنچ چکی ہے وہ اس سے دور ہیں انہیں جہنم کی آواز تک سنائی نہ دیگی وہ ایسی جگہ ہونگے جہاں وہ جو چاہیں انہیں میسر ہوگا۔ وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے ملائکہ ان کی ملاقات کر کے انہیں بتائیں گے کہ یہی وہ دن ہے جس کا تم سے

وعدہ کیا جاتا تھا۔	الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (انبیاء ١٠، آیۃ ١٠٣)

شواہد التنزیل ج ١ ص ٣٨٧ ر ٥٣٥ میں علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے مجھے فرمایا۔
یا علی! انبیاء ١٠١ اور ١٠٣ تیرے اور تیرے شیعوں کے متعلق نازل ہوئی ہے
ایضاً۔ علامہ حسکانی نے ایک اور سلسلہ سند سے حضرت علی سے یہی روایت نقل کی ہے
ایضاً۔ علامہ حسکانی نے ایک اور سلسلہ سند سے بھی یہی حدیث روایت کی ہے۔

میں کیا جانوں، شاید تمہارے لیے یہ فتنہ اور ایک محدود وقت کا فائدہ ہے۔	٧۔ اِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ (انبیاء ١١١)

تاریخ ابن عساکر ج ٣ ص ٨٥ ح ١١١٩ ابن عساکر نے ایک ایک صحابی کا نام لیکر لکھا ہے کہ ان تمام نے روایت کی ہے کہ شوریٰ میں حضرت علیؑ نے فرمایا۔
بخدا! میں ان لوگوں کے سامنے ایسے دلائل پیش کرونگا کہ عرب، کوئی قریشی اور کوئی غیر عرب ان کا جواب نہیں دے پائیگا۔ پھر حضرت علی نے اپنی ایک ایک ایسی فضیلت کا ذکر کیا جس میں کوئی صحابی شریک نہیں تھا۔ انہی فضائل میں آپ نے انبیاء ١١١ بھی تلاوت کی۔ ابن عساکر نے ان تمام فضائل کا تذکرہ کیا ہے۔ مؤلف نے بغرض اختصار انہیں چھوڑ دیا ہے۔

—۲۲—

سُوْرَةُ الْحَجّ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۰ آیات ہیں۔

۱۔ ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصالحات (۱۴)

۲۔ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم (الی) وذوقوا عذاب الحریق (۱۹-۲۲)

۳۔ ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصالحات (الی) وھدوا الی صراط الحمید (۲۳-۲۴)

۴۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (۳۲)

۵۔ وبشر المخبتین (الی) ومما رزقناھم ینفقون (۳۴-۳۵)

۶۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا (۳۹)

۷۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق (۴۰)

۸۔ الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ (۴۱)

۹۔ فالذین امنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ ورزق کریم (۵۰)

۱۰۔ وان اللہ لھاد الذین امنوا الی صراط مستقیم (۵۴)

۱۱۔ الملک یومئذ للہ یحکم بینھم (۵۶)

۱۲۔ ویمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ (۶۵)

۱۳۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (۷۵)

۱۴۔ یا ایھا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا (الی) فنعم المولی ونعم النصیر (۷۷-۷۸)

سورۂ حج

۱۔ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (حج ۱۴)

اللہ اہل ایمان اور اعمال صالح کرنیوالوں کو ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

* * *

○ ینابیع المودہ ص ۹۵ پر علامہ قندوزی نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی۔ حمزہ اور عبیدہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ عتبہ شیبہ اور ولید سے نبرد آزما ہوتے تھے۔

۲-۳-۴-۵ هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ

یہ دو ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو اپنے اللہ کے سلسلہ میں لڑتے ہیں جو کافر ہیں ان کے لیے آتشیں لباس تیار کیے جائیں گے، ان کے سروں پہ ایسا کھولتا پانی ڈالا جائیگا جس سے ان کے شکم میں جو کچھ ہوگا پارہ پارہ ہو جائیگا

حدیث: كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَآ أُعِيدُوا۟ فِيهَا وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ (حج ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲)

ان کے چہرے جھلس جائیں گے۔ ان کیلئے لوہے کے گرز ہونگے جب بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کرینگے دوبارہ جہنم میں ہی دھکیل دیئے جائیں گے اور کہا جائیگا اب گرم گرم عذاب پورا چکھو۔

○ غایۃ المرام ص۳۴۱ پر علامہ بحرانی نے ابن ابی الحدید کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ سے۔ ان دو لڑنے والوں کے متعلق پوچھا گیا۔
آپ نے فرمایا۔ حضرت علیؑ۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ۔ ان کے مقابلے میں عتبہ۔ شیبہ اور ولید ہیں۔ اسلام اور کفر کی یہ پہلی لڑائی تھی اور اس لڑائی میں سب سے پہلے عتبہ حضرت علی کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا تھا۔

○ علامہ سیوطی نے درمنثور ج ۴ ص۳۴۸ پر بخاری کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا تھا۔
میں سب سے پہلا وہ شخص ہونگا جو دربار خالق میں اپنا مقدمہ دائر کروں گا۔
قیس نے کہا کہ حج ع۱۹ انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
یہی وہ لوگ تھے جو جنگ بدر میں نبرد آزما رہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص۳۹۱ پر علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ۔
حج ع۱۹ جنگ بدر میں ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔

○ صحیح مسلم میں جناب ابوذر سے مروی ہے کہ حج ع۱۹ حضرت علی۔ حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضورؐ نے ان تینوں کو عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلہ میں بھیجا۔

○ ذخائر العقبیٰ ص ۸۹ پر علامہ طبری نے بھی یہی روایت درج کی ہے۔

۶-۷- إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ۔

(الحج ۲۳، ۲۴)

اللہ ایمان والوں اور اعمالِ صالحہ کرنیوالوں کو ایسی جنات میں رکھیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ زینت کے لیے انہیں پہننے کو سونے کے کنگن اور موتیوں کی مالائیں ہونگی۔ ریشمی لباس ہونگے۔ کیونکہ ان لوگوں کو عمدہ ترین باتوں اور قابلِ تعریف راستہ کی ہدایت کر دی گئی تھی۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹۵ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ کے ذریعہ نبی کریمؐ سے مذکورہ آیات کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مذکورہ دونوں آیات حضرت علیؑ۔ جناب حمزہؓ جناب عبیدہؓ بن حارث۔ جناب سلمانؓ۔ جناب ابوذرؓ۔ اور جناب مقدادؓ کے حق میں ہیں۔

۸- وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (حج ۳۲)

شعائر اللہ کی تعظیم کرنا قلبی تقویٰ کی علامات سے ایک ہے۔

○ ینابیع المودہ ص ۲۵ پر علامہ قندوزی نے حضرت علیؑ کے ایک خطبہ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ہم شعائر اللہ ہیں۔ ہم اصحاب ہیں۔ ہم علم الٰہی کے مخزن ہیں اور ہم دربازِ خلق کے دروازے ہیں۔

۹- بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (حج ۳۴، ۳۵)

ان خاموش زاہدوں کو میری طرف سے بشارت دیدے کہ جب ان کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دل جھکنے لگ جاتے ہیں اور جو آنیوالے مصائب پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق سے خرچ کرتے ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹۶ پر علامہ حسکانی نے جناب ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ـــــ خاموش زاہد کا مصداق حضرت علی ہے۔

مؤلف: ـــــ اس میں شک نہیں کہ ابن عباس کی روایت میں فقط آیت ۳۴ کا ذکر ہے لیکن ہم نے آیت ۳۵ بھی درج کر دی کیونکہ آیت ۳۵ آیت ۳۴ کے مصداق کے اوصاف ہیں، جب ۳۴ حضرت علی کے حق میں ہے تو ۳۵ بھی حضرت علی ہی کے حق ہونی چاہیئے۔

۱۰- اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ (حج ۳۹)

جہاد کرنیوالوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ واقعاً مظلوم ہیں اور اللہ انکی نصرت پر قادر ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۹۸ پر علامہ حسکانی نے زید بن امام سجادؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق ہم ہیں۔

۱۱- اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ

جو لوگ اپنے گھروں سے صرف اس جرم میں نکلنے پر مجبور کئے گئے کہ وہ

يَقُولُوا رَبُّنَا اللّٰهُ (حج ۴۰)

وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے وہ یقیناً ناحق نکالے گئے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹ میں علامہ حسکانی نے زید ابن امام سجاد سے روایت کی ہے کہ ہجرت پر ناحق مجبور کئے جانیوالے نبی کونینؐ۔ حضرت علیؑ۔ جناب حمزہؓ۔ جناب جعفرؓ تھے بعد میں امام حسینؑ بھی اس آیت کا مصداق بن گئے۔

۱۲۔ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حج ۴۱

ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اگر ہم کرۂ ارض کی حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۰۱ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت بخدا ہم آل محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱۳۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔ (حج ۵۰)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے مغفرت اور رزق انہی کے لیے ہے

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۰۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں۔ الذین امنوا وعملوا الصلحٰت۔ ہے علیؑ اس کا امیر و رئیس ہے

۱۴۔ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اہل ایمان کو اللہ ہی صراط مستقیم

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (حج ع۵۴) | کی ہدایت دیتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۱۸ پر علامہ حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ اللہ نے علیؑ۔ فاطمہؑ۔ اور حسنینؑ کو اپنی مخلوق میں حجت قرار دیا ہے میری امت میں علم خدا کے یہی دروازے ہیں۔ جس نے ان سے ہدایت لی وہ صراط مستقیم پر پہنچ گیا۔

۱۵۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ (حج ع۵۶) | آج حکومت اللہ کی ہے۔ وہی ان کے مابین فیصلے کریگا۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے جنات نعیم میں ہوں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۱۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں الذین آمنوا ہے علیؑ اس کا امیر ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا ذکر جہاں بھی کیا ہے خیر و خوبی سے کیا ہے۔

۱۶۔ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (حج ع۶۵) | آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے۔ اذن خدا کے بغیر آسمان زمین پر گر ہی نہیں سکتا۔

○ غایۃ المرام ص ۶۹۲ پر علامہ بحرانی نے اہل سنت کے سلسلہ سند سے نبی کریمؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ مجھے جبریل نے اللہ کی طرف سے اطلاع دی ہے کہ۔ مجھے یہ جاننا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

○ جو یہ جانتا ہو کہ محمدؐ میرا رسول اور میرا عبد ہے۔

- جسے اس بات کا علم ہو کہ علی ابن ابیطالب میرا خلیفہ ہے۔
- جو اس حقیقت کا معترف ہو کہ اولاد علی سے ائمہ میری طرف سے حجت ہیں۔
- میں اپنی رحمت سے اسے داخل جنت کروں گا۔
- اسے آتش جہنم سے نجات دوں گا۔
- اپنی تمام تر سخاوت کا مستحق اسی کو سمجھوں گا۔
- اپنی تمام تر کرامت سے اسی کو نوازوں گا۔
- اپنی تمام تر نعمت کی تکمیل اسی پر کروں گا۔
- اسے اپنے مخصوص اور مخلص افراد سے شمار کروں گا۔
- اگر میرا نام لیکر پکارے گا تو لبیک کہوں گا۔
- اگر مجھ سے کچھ مانگے گا تو دوں گا۔
- اگر مجھے بلائے گا تو جواب دوں گا۔
- اگر کچھ نہ مانگے گا تو اپنی طرف سے دوں گا۔
- اگر سوء عمل کا ارتکاب کرے گا تو معاف کر دوں گا۔
- اگر مجھ سے دور بھاگے گا تو اپنی طرف بلاؤں گا۔
- اگر میرے پاس پلٹ آئیگا تو قبول کر لوں گا۔
- اگر میرا دروازہ کھٹکھٹائیگا تو کھول دوں گا۔
- اور جو شخص مجھے لاشریک معبود نہ مانے گا۔ یا
- محمد کو میرا عبد اور رسول تسلیم نہ کرے گا۔ یا
- علی ابن ابیطالب کو میرا مقرر کردہ خلیفہ نہ مانے گا۔ یا
- اولاد علی سے ائمہ کو میری طرف سے حجت تسلیم نہ کرے گا۔

- اس نے گویا میری نعمت کا انکار کیا۔
- میری عظمت کی توہین کی۔
- میری زیارت، میری کتب اور میرے انبیاء کا کفر کیا۔
- ایسا شخص اگر میرے پاس آیا تو اسے روک دوں گا۔
- اگر مجھ سے کچھ مانگا تو محروم کر دوں گا۔
- اگر مجھے بلایا تو اس کی آواز نہ سنوں گا۔
- اگر مجھے پکارا تو جواب نہ دوں گا۔
- اگر مجھ سے کوئی امید رکھی تو ناامید ہو گا۔
- میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
- جابر نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اولادِ علی میں سے ائمہ کون ہونگے؟

آپ نے فرمایا۔

حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار۔ ان کے بعد اپنے وقت کا سید العابدین علی ابن حسینؑ۔ پھر باقر العلوم محمد ابن علیؑ۔ اے جابر تیری اس سے ملاقات ہو گی۔ میری طرف سے اسے سلام کہنا۔ اس کے بعد صادق آلِ محمد جعفر صادق۔ اس کے بعد موسیٰ ابن جعفر۔ اس کے بعد علی ابن موسیٰ رضا اس کے بعد محمد ابن علی تقی۔ اس کے بعد علی ابن محمد نقی۔ اس کے بعد حسن ابن علی عسکری۔ اس کے بعد قائم مہدی جو کرۂ ارض کو ظلم و جور سے پر ہونے کے بعد عدل و انصاف سے پر کریگا۔

اے جابر یہ میں میرے خلفاء۔ میرے اولیا، میری اولاد۔ اور میری عترت جس نے انکی اطاعت کی گویا میری اطاعت کی۔ انکی نافرمانی میری نافرمانی۔ ان کا انکار میرا انکار۔ ان میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔

انہی کی بدولت اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے محفوظ رکھا ہے۔ اور انہی کے صدقے اللہ نے زمین کو برقرار رکھا ہے۔

۱۸- اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ - حج ۷۵	اللہ ملائکہ اور لوگوں سے انبیاء منتخب کرتا ہے۔

تفسیر درِ منثور ج ۴ ص ۳۷۰ میں علامہ سیوطی نے زید ابن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ میں نبی کونین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت اپنے صحابہ کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ فلاں کہاں ہے فلاں کہاں ہے؟ پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا جب مطلوبہ افراد جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔

میں تمہیں ایک حدیث سنا رہا ہوں۔ اسے خود بھی یاد رکھنا اور جب تک زندہ رہو آنیوالی نسلوں کو بھی سناتے رہنا۔

اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ افراد کو مصطفیٰ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسی حج ۷۵ کی تلاوت کی۔

اللہ اپنے اس مصطفیٰ گروہ کو داخل جنت کریگا۔ میں بھی تم میں سے کچھ لوگوں کو چننا چاہتا ہوں اور تمہارے درمیان اسی طرح مواخات (بھائی چارہ) قائم کرتا ہوں جس طرح اللہ نے ملائکہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔

پھر آپ نے دو دو ہم مزاج صحابہ میں مواخات قائم کی۔ اور حضرت علیؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا آخر میں حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ۔ بخدا۔ تجھے میں نے اپنے لیے بچا رکھا ہے تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس صرف یہ فرق ہے کہ میرے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہے۔ تو میرا بھائی میرا وارث اور میرا رفیق ہے۔

۱۹-۲۰- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ - (الحج ۷۷، ۷۸)

اے ایمان والو! رکوع کرو۔ سجدہ کرو۔ اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور اچھے کام کرو تاکہ تم فلاح پا سکو۔ راہ خدا میں اس طرح جہاد کرو جس طرح جہاد کرنیکا حق ہے اور تمہیں مجتبیٰ کیا ہے اور دین کے معاملہ میں تم پر کوئی سختی نہیں کی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے۔ اسی نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول تمہارا گواہ رہے اور تم تمام لوگوں کے گواہ ہو۔ نماز قائم کرتے رہو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو اللہ سے تمسک رکھو وہی تمہارا بہترین آقا اور بہترین معاون ہے۔

۞ ۞ ۞

○ غایۃ المرام ص۲۶۱ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموینی کے ذریعہ سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے دو سو سے زائد صحابہ اور تابعین صحابہ کے اجتماع میں تمام کو قسم دی اور انہیں بطور گواہ پیش کر کے چند امور کا سوال کیا۔ ان میں سے چند ایک باتیں یہ بھی ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جب سورہ حج کی آیات ۷۷، ۷۸ جب نازل ہوئی تو تم تمام کی موجودگی میں سلمان نے کھڑے ہو کر آنحضور سے یہ سوال کیا تھا کہ:

یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کے گواہ آپ ہیں۔ اور وہ دیگر عوام الناس کے گواہ ہیں۔ جنہیں اللہ نے مجتبیٰ کیا ہے اور دین کے معاملہ میں ان پہ سختی نہیں کی؟ اس وقت آنحضورؐ نے تمہاری موجودگی میں سلمان کو جواب دیا تھا کہ اس آیت کا مصداق صرف اور صرف تیرہ افراد ہیں اور کوئی نہیں۔ ایک میں خود ہوں۔ ایک میرا بھائی علی اور اسکی اولاد سے گیارہ ائمہ ہیں۔

تمام صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں ہم نے اسے سُنا ہے۔

☆

-۲۳-

سورۃ المومنون

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آٹھ آیات ہیں۔

۱۔ اولٰئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون (۶۱)

۲۔ وانک لتدعوھم الیٰ صراط مستقیم (۷۳)

۳۔ وان الذین لا یومنون بالاخرۃ عن الصراط لناکبون (۷۴)

۴۔ قل رب اما ترینی ما یوعدون (الیٰ) لقادرون (۹۳-۹۵)

۵۔ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم (۱۰۱)

۶۔ انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون (۱۱۱)

سورۂ مومنون

۱۔ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ۔ (مومنون: ۶۱)

یہی وہ لوگ ہیں جو ہر عمل خیر میں جلدی کرتے ہیں اور وہی سابق ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۳۸۲ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموینی کے ذریعہ سلیم ابن قیس ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے حدیث قسم میں فرمایا:
میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا درست ہے کہ اللہ نے متعدد مقامات پر قرآن میں سابق کو مسبوق پر فضیلت دی ہے۔ اور امت کا کوئی فرد یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اسلام اور احکام اسلام میں وہ مجھ سے سابق ہے۔
تمام مہاجرین و انصار نے کہا۔ ہاں

○ الاصابہ ج ۸ قسم اوّل ص ۱۱۸ ابن حجر نے عمرو ابن مرہ جہنی اور عبد اللہ ابن فضالہ مزنی سے روایت کی ہے ان دونوں نے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ:
تمام صحابہ دل سے اس بات کے معترف تھے کہ۔ اعلان اسلام میں علی کو سبقت حاصل ہے۔

○ اسد الغابۃ ج ۵ ص ۲۰۵ پر علامہ ابن اثیر نے اپنے سلسلہ سے روایت کی ہے کہ

ایک دن آنحضور نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

میں نے تیری شادی ایسے فرد سے کی ہے جو تمام امت سے علم میں زیادہ علم میں برتر اور اسلام میں سابق ہے۔

○ ریاض النضرہ ج ۲ ص۱۸۲ پر علامہ محب طبری نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے اپنی دختر جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

اے فاطمہ! میں نے ایسے شخص سے تیری شادی کی ہے جو اسلام میں سابق اور اخلاق میں حسین تر ہے۔

○ الاستیعاب ج ۱ ص۴۵۶ پر علامہ ابن عبدالبر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی اول المسلمین تھے۔

۲- وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (مومنون: ۷۳) | تو یقیناً انہیں صراطِ مستقیم کی دعوت دیتا ہے۔

○ ینابیع المودہ ص۱۱۲ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے مومنون ۷۳ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امیرالمومنین علی ابیطالب کی ولایت ہے

۳- إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ (مومنون: ۷۴) | جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہی صراط سے منحرف ہیں۔

○ غایۃ المرام ص۲۶۳ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموینی کے ذریعہ اصبغ ابن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے مومنون ۷۴ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

صراط سے ہماری ولایت مراد ہے

۴-۵-۶- قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ. رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ. وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ۔ (مومنون ۹۳، ۹۴، ۹۵)

کہہ اے اللہ! جو ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے دکھا دیجئے اللہ! ظالمین سے شمار نہ فرما۔ ہم نے ان سے جو وعدہ کیا ہے۔ تجھے دکھا دینے پہ قادر ہیں۔

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۰۶ پہ علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے۔

مومنون ۹۳ اور ۹۴ کا مصداق جنگ جمل والے ہیں۔
جابر فرماتے ہیں کہ میں مقام منیٰ میں آنحضورؐ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا پر مشتمل ایک خطبہ دیا اور تمام سے کہا۔
پھر فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو جاؤ گے۔ لیکن یاد رکھو۔ اس جنگ میں علی ابن ابیطالب اپنی تلوار سے تمہارے منہ موڑ دیگا۔

۷- فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ (مومنون ۱۰۱)

جس دن صور پھونک دی جائیگی پھر کوئی رشتہ نہیں بچائیگا اور نہ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے

○ علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ کی پھوپھی جناب صفیہ کا ایک فرزند فوت ہو گیا۔ تو بی بی نے گریہ زاری کیا آنحضورؐ تشریف لائے اور پوچھا۔ پھوپھی جان آپ کس بات پر رو رہی ہیں؟

بی بی نے عرض کیا۔ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے

آپ نے فرمایا۔ جس کا بیٹا فوت ہو جائے اور اللہ کا شکر یاد کرے اللہ جنت میں اسے گھر عنایت فرمائیگا۔

بی بی وہاں سے اٹھیں اور اپنے گھر تشریف لا رہی تھیں کہ راستہ میں عمر ابن خطاب ملے۔ اس نے کہا۔ او صفیہ میں نے تیرے رونے کی آواز سنی ہے۔ میں تجھے بتا دوں کہ رسول سے رشتہ تجھے کوئی فائدہ نہ دیگا۔

یہ سنکر بی بی پھر رونے لگیں۔ جب آنحضورؐ نے بی بی کا دوبارہ گریہ سنا تو باہر تشریف لائے اور پوچھا۔ پھوپھی جان! اب رونے کا سبب کیا ہے؟ بی بی نے تمام واقعہ بتایا ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضورؐ بہت زیادہ غضبناک ہوئے اور بلال سے فرمایا۔ لوگوں کو بلا۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپ منبر پر تشریف لائے۔ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ میرے ساتھ رشتہ فائدہ نہیں دے گا۔ میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے رشتہ کے سوا ہر رشتہ ختم ہو جائے گا۔

۸۔ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ۔
(مومنون ۱۱۱)

آج میں نے ان کے صبر کی جزا دی ہے اور یہی کامران ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۰۳ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ مومنون ۱۱۱ حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور امام حسنؑ و حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے

۲۴

سُورَۃُ النُّور

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم (۲۷)

۲۔ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ (الی) واللہ بکل شیء علیم (۳۵)

۳۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (الی) القلوب والابصار (۳۶-۳۷)

۴۔ واذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم (۴۸)

۵۔ انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ (۵۱)

۶۔ وعد اللہ الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت (۵۸)

سورۂ نور

۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ (نور، ۲۷)

اے ایمان والو! اپنے علاوہ کسی کے گھر مت جاؤ۔

اسعاف الراغبین صفحہ ۱۲ پر علامہ ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا۔ آیا ہے علیؑ اس کا امیر ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے خیر سے فرمایا ہے۔

۲- اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي

اللہ ارض و سما کا نور ہے اس کے نور کی مثال اس طاق کی مانند ہے جس میں چراغ رکھا ہو۔ اور چراغ شیشہ میں ہو اور شیشہ کوکب دری کی مانند ہو۔ چراغ ایک مبارک۔ ایسے زیتونی درخت سے روشن ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی جس کا زیتون چمک رہا ہو۔ خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے یہ نور علی نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا

...لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ ...الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (النور: ۳۵)

...ہے اپنے نور کی ہدایت دیتا ہے۔ اللہ لوگوں کو ضرب الامثال پیش کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز کا عالم ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۱۵ پر علامہ بحرانی نے مناقب ابن مغازلی کے حوالہ سے علی ابن جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ کہ میں نے اپنے بھائی موسیٰ ابن جعفرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔

تو انہوں نے فرمایا:

مشکوٰۃ کا مصداق جناب فاطمہؑ بنت رسولؐ ہیں۔ مصباح کا مصداق حضرت حسنینؑ ہیں۔

فاطمہ بنت نبی ہی تمام نسائے عالمین میں کوکب دری کی مانند ہیں۔ جو نہ شرقی ہیں نہ غربی ہیں یعنی نہ یہودیہ ہیں نہ نصرانیہ۔ زیتون کے چھلکنے سے مراد ان کے علم کی روشنی ہے۔ نور علیٰ نور سے مراد ایک امام کے بعد دوسرا امام ہے۔

۴۰۳۔ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (النور: ۳۶، ۳۷)

ایسے مکانوں میں جہاں اللہ نے باواز بلند اپنے ذکر اور تسبیح و تقدیس کے صبح و شام اجازت دے رکھی ہے کچھ ایسے افراد بھی ہیں جنہیں خرید فروخت ذکر خدا نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتی بلکہ وہ لوگ اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں جس دن دل دہل جائیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

شواہد التنزیل ج ا صفحہ ۴۱۰ میں علامہ حسکانی نے انس ابن مالک اور بریدہ سے روایت کی ہے کہ:

نبی کریمؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کیا۔

قبلہ یہ کونسے مکان ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ یہ انبیاء کے گھر یہ مکان ہیں۔

ابو بکر نے خانہ علیؑ و فاطمہؑ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ایک ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ گھر نہ صرف انہی گھروں میں سے ہے بلکہ ان تمام گھروں میں سے افضل ترین گھر ہے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۱۲ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ جمعہ کے دن وحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لے کر مدینہ میں آیا اور احجار الزیت کے قریب مقام میرہ پہ سامان تجارت لگا کر اپنی آمد کا اعلان ڈھول بجا کر کیا۔ آنحضورؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ جونہی نمازی صحابہ نے وحیہ کلبی کی آمد کی خبر ڈھول کے ذریعہ سنی خطبہ کو چھوڑ کر دوڑ پڑے۔ خطبہ سننے کے لیے عورتوں میں سے صرف دختر نبی جناب فاطمہؑ اور مردوں میں سے حضرت علیؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ جناب سلمانؓ۔ جناب ابوذرؓ۔ جناب مقدادؓ اور جناب صہیب مسجد میں باقی رہ گئے

آپ نے بڑی حسرت اور افسوس سے فرمایا۔

اگر مسجد میں موجود افراد بھی نہ بچ جاتے تو میں تمام مدینہ کے لیے اللہ سے عذاب کی دعا کرتا اور تمام مدینہ پہ قوم لوط کی طرح پتھروں کی بارش ہوتی۔ اس کے بعد آپ نے سورہ نور ۳۶ ،۳۷ کی تلاوت فرمائی۔

۵- اِذَا دُعُوا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ - (النور : ۴۸)

جب ان لوگوں کو تنازعات میں فیصلہ کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو صحابہ کا ایک گروہ انحراف کرتا ہے۔

علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں نورہ کی تفسیر میں ضحاک سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا مصداق مغیرہ ابن وائل اور حضرت علیؑ ہیں۔ ان دونوں کے مابین ایک قطعہ اراضی پر تنازعہ ہوا حضرت علیؑ نے اسے دعوت دی کہ آؤ۔ آنحضورؐ سے فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ مغیرہ نے آنحضورؐ کے فیصلہ سے انحراف کیا۔

۶- اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - (النور : ۵۱)

جب مومنین کو وقت نزاع فیصلہ کے لیے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا قول تو یہ ہونا چاہیے کہ ہم نے سن بھی لیا اور اطاعت بھی کر لی ہے۔ اور ایسے ہی لوگ کامران ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ صہ پر علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب سلمان نے بتایا ہے کہ میں جب بھی آنحضورؐ کی خدمت میں گیا اور آنحضورؐ نے آپ کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا۔

سلمان! یاد رکھو یہ اور اس کا گروہ ہی فلاح یافتہ ہوں گے۔

۷- مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ

جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ کے خوف

۷- هُمُ الْفَائِزُوْنَ (نور: ۵۲) سے متقی ہو گا وہ کامران ہو گا۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۱۲؍ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کے مطابق نور ص ۵۲ حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۸- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (نور ص ۵۵)

تم میں سے اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالحہ کرنیوالوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ضرور بالضرور انہیں ماضی کی طرح روئے ارض میں اقتدار دے گا۔ اپنے دین مرتضیٰ کے نفاذ کی قدرت سے نوازیگا اور ان کے خوف کو اطمینان و سکون میں بدل دے گا۔ یہ لوگ صرف میری عبادت کرینگے کسی کو میرا شریک نہ بنائیں گے ہاں اسکے بعد بھی اگر کسی نے کفر کیا تو وہ فاسق ہو گا

○ غایۃ المرام ص ۲۷؍ پر اہل سنت سلسلۂ سند سے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ خلفاء چار ہیں۔

۱- حضرت آدم علیہ السلام

اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ بقرہ ص ۳۰۔ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانیوالا ہوں

۲- حضرت داؤد علیہ السلام

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ۔ ص ۲۶ ۔ اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے

۳- حضرت ہارون اخْلُفْنِىْ فِىْ قَوْمِىْ۔ اعراف ص ۱۴۲۔ میری قوم میں میری خلافت کر۔

۴۔ حضرت علی ابن ابی طالب ۔ نور ۵۵ ۔

آیت میں پہلے خلفاء سے مراد حضرت آدم، حضرت داؤد اور حضرت ہارون ہیں اور کفر سے مراد ولایت حضرت علیؑ سے انکار ہے۔

۹۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ (نور ۵۸) — اے ایمان والو! چاہیئے کہ تمہارے آن تمہیں ضرور اجازت دے دیں۔

۵ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۵ پر علامہ حسکانی نے عکرمہ کی وساطت سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

قرآن میں جہاں کہیں "یا ایھا الذین آمنوا" ہے وہاں حضرت علی اُنکا امیر اور رئیس ہے اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علی کا تذکرہ خیر کے سوا نہیں کیا۔

—۲۵—

سورۃ الفرقان

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔۔۔ ویوم تشقق السماء بالغمام (۲۵)

۲۔۔۔ ویوم یعض الظالم علی یدیه (الی) وکان الشیطان للانسان خذولاً (۲۷-۲۹)

۳۔۔۔ ولقد صرفناه بینهم لیذکروا (۵۰)

۴۔۔۔ وھو الذی خلق من الماء بشراً (۵۴)

۵۔۔۔ والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا (۷۴)

سُورۂ فُرقان

۱۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيْلًا (فرقان ۲۵)

جب دن آسمان پہ بادل چھا جائیں گے اور ملائکہ کو اتارا جائے گا۔

ینابیع المودہ ص۱۳۱ پر علامہ قندوزی نے صالح کشفی کی کتاب مناقب مرتضویہ کے حوالہ سے تفسیر حافظی سے روایت کی ہے۔

فرقان ۲۵ میں بادل سے مراد حضرت علی ہیں۔

مؤلف :۔۔۔ چونکہ بادل رحمت الٰہیہ کی علامت ہوتے ہیں۔ اس لیے محشر کے دن چہرہ حضرت علی کے آسمان پر ظہور کو رحمت الٰہیہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲-۳-۴۔ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ

اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کر کہیگا کاش میں رسول کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا۔ اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔ اسی نے ذکر آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا ہے۔ شیطان انسان کو رسوا ہی کرتا ہے۔

الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (فرقان پ۱۹، ع۲۸، آیت ۲۹)

غایۃ المرام ص۲۴۲ پر علامہ بحرانی نے یزید ابن معاویہ کے بہت بڑے وکیل محمد ابن عبد اللہ طبرانی کے ذریعہ جابر ابن عبد اللہ انصاری سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کا کچھ حصہ یوں ہے۔

صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میرا وصی وہی ہے جو میرے بعد میرا راستہ دکھائیگا اور میرے بعد میرا راستہ دکھانیوالا وہی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرقان پ۱۹ میں فرمایا ہے۔

ایۃ المرام ص۲۴۳ پر علامہ بحرانی نے الصراط المستقیم سے علمائے اہل سنت کے ذریعہ حسین ابن کثیر سے روایت کی ہے کہ۔

محمد ابن ابوبکر دم آخر ابوبکر کے پاس آئے اور پوچھا۔ ابا جان کیا حال ہے؟ ابوبکر نے کہا بیٹا کیا حال پوچھتے ہو حق علیؑ سے دل پریشان ہے۔ محمد کہتا ہے میں حضرت علیؑ کے پاس آیا۔ ان سے معاف کرنیکی گذارش کی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تیرا باپ اب بھی میرے حق میں اعلان کر دے تو معاف کر دوں گا۔ چنانچہ میں باپ کے پاس آیا۔ اس وقت میرے علاوہ تین اور افراد بیٹھے تھے۔ اور شاید میرے باپ سے سب کہلوایا جا چکا تھا۔ جب میں آکر باپ کے پاس بیٹھا۔ تو اس نے کہا۔ ذرا اس طرف دیکھو۔ آنحضرتؐ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہمارا وہ معاہدہ ہے جو ہم نے خلافت کے سلسلہ میں بیت اللہ میں کیا تھا۔ اور مجھ پر سخت ناراض ہیں۔

اس وقت دوسرے تینوں افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ بے تہا بیٹے دوڑ شاید شدت مرض کی بدولت ایسی باتیں کر رہا ہے۔

جب وہ چلے گئے۔ تو میں نے پوچھا ابا جان! کیا آپ شدت مرض کی وجہ

سے تو ایسا نہیں کہہ رہے؟
میرے باپ نے کہا۔ نہیں بیٹا میں بیمار ہوں میرا دماغ بیمار نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہی بتایا ہے۔ اللہ انہیں حق سمجھائے ان لوگوں نے مجھے کہیں کا نہیں رکھا۔
پھر تین مرتبہ اپنے مددگاروں کو پکارا۔ لیکن جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ سانس اکھڑ گئی اور میں نے آنکھیں بند کر دیں۔

۵۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَھُمْ لِیَذَّکَّرُوْا فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا (فرقان: ۵۰)

ہم نے ان میں اس کا اعلان کیا تاکہ یہ لوگ ذکر کریں لیکن اکثریت نے کفر کے سوا کچھ بھی قبول نہ کیا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۵۲ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلۂ سند سے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اس اعلان کا مصداق ولایت علی ابن ابیطالب ہے جس سے اکثریت نے انحراف کیا ہے۔

۶۔ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا۔ (فرقان: ۵۴)

اللہ وہی ہے جس نے ایک مخصوص پانی سے بشر پیدا کیا پھر اسے رشتہ اور زوجیت میں منسلک کیا۔

○ غایۃ المرام ص ۳۷۵ پر علامہ بحرانی نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ۔ حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۱۲ پر علامہ حسکانی نے سدی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت آنحضورؐ ، حضرت علیؑ ۔ اور جناب فاطمہؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علی ہی رشتہ میں آنحضورؐ کے چچا زاد اور آپ کی بیٹی کے شوہر ہیں۔ آپ کو شرف نسب بھی حاصل ہے اور شرف دامادی بھی۔

۷۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (فرقان ۷۴)

وہ لوگ جو یہ دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں ہماری ازواج اور ہماری ذریت سے قرۃ العین عنایت فرما۔ اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۱۶ میں علامہ حسکانی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب جبریل یہ آیت لیکر آیا تو آنحضورؐ نے جبریل سے سوال کیا۔
ہماری کونسی ازواج مراد ہیں؟ جبریل نے عرض کیا۔ جناب خدیجہ۔ آپؐ نے پوچھا۔ ذریت سے کون مراد ہے؟ جبریل نے کہا حسنینؑ۔ آپ نے پوچھا۔ اور امام المتقین کون ہے؟ جبریل نے عرض کیا۔ حضرت علیؑ۔

—۲۶—

سُورَةُ الشُّعَرَاۗءِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

۱۔ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین (۸۴)

۲۔ فکبکبوا فیہا ھم والغاوٗن (۹۴)

۳۔ فما لنا من شافعین ۔ ولا صدیق حمیم (۱۰۰ - ۱۰۱)

۴۔ وانذر عشیرتک الاقربین (۲۱۴)

۵۔ الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللّٰہ کثیرا (۲۲۷)

سُورۂ شُعراء

۱۔ اِجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ (شعراء ۸۴) | آخرین میں مجھے زبانِ صداقت عطا فرما۔

ینابیع المودہ صـ۱۱۵ پر علامہ قندوزی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ زبانِ صداقت سے مراد حضرت علی ابنِ ہیں۔ جب اللہ نے ولایت حضرت علی کو جناب ابراہیمؑ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے دعا کی۔ میرے اللہ! علی کو میری ذریت میں مقدم فرما۔ اللہ نے یہ دعا قبول کرلی۔

۲۔ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ۔ (شعراء: ۹۴) | وہ اور تمام گمراہ اوندھے منہ جہنم میں پھینکے جائیں گے

شواہد التنزیل ج ۱ صـ۴۲۹ پر علامہ حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

اے علی! میری امت اگر اتنے روزے رکھے کہ سوکھ کر تنکا بن جائے اور اگر اتنی نمازیں پڑھیں کہ کبڑے ہو جائیں اگر تیرا بغض ان کے دل میں ہوگا تو اللہ انہیں اوندھے منہ جہنم میں ڈالیگا۔

ایضاً ص۴۲۴ پر قاضی ابوالحسین نصیبی کے ذریعہ حضرت علی سے روایت کی ہے کہ راوی ابو عبد اللہ جدلی کہتا ہے میں حضرت علی کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا۔

اے ابو عبد اللہ! اگر تو چاہے تو تجھے ایسی نیکی سے آگاہ کروں جس کے عامل کو اللہ جنت میں بھیجے گا۔ اور ساتھ ہی ایسی برائی سے مطلع کروں جس کا فاعل اوندھے منہ جہنم میں جائیگا اور اس برائی کے ہوتے ہوئے اللہ کوئی عمل قبول نہ کرے گا۔؟

میں نے عرض کیا قبلہ ضرور ایسا عمل ارشاد فرمایئے۔

آپ نے فرمایا۔ وہ نیکی ہم اہل بیت کی محبت اور برائی ہم اہل بیت کا بغض ہے۔

۴-۳- فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ (شعراء ۱۰۰، ۱۰۱)	آج ہمارا نہ کوئی جانثار دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کنندہ۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۴۱۸ پر علامہ حسکانی نے ابو علی خالدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے، یہ بات اللہ نے ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کی نقل کی ہے کہ جب یوم محشر وہ دیکھیں گے کہ ہم شیعوں کی سفارش کر رہے ہیں۔ تو بصد حسرت کہیں گے۔ آج ہمارا نہ تو کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کنندہ۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۴۱۹ ابو الحسن اہوازی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ یہ اس قول کی حکایت ہے جو ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والے یوم حشر کہیں گے۔

۵- اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (شعراء ۲۱۴) اپنے قبیلے کے اقربہ ترافراد کو دعوت توحید دے

غایۃ المرام ص۳۲۰ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے اس آیت کے ذیل میں براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے بنی عبدالمطلب کو دعوت دی۔ اس وقت ان کے مردوں کی کل تعداد چالیس افراد پر مشتمل تھی۔ اور کھانے کے معاملہ میں یہ لوگ اتنے ماہر تھے کہ ایک بکرا تنہا کھاتا تھا اور ایک مشکیزہ پانی کا پیتا تھا۔ آپ نے حضرت علی سے فرمایا ایک بکری کا صرف اگلا حصہ ان کے سامنے رکھ دے اور دس دس آدمیوں کو کھانے پر بٹھا۔ جب پہلا گروہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ بسم اللہ شروع کرو۔ وہ سیر ہو کر اٹھے پھر دوسرا گروہ آگیا۔ اسیطرح چالیس کے چالیس افراد نے سیر ہو کر کھا لیا۔ پینے کے لیے آپ نے ایک جام پانی سے بھرا اس میں سے ایک گھونٹ خود پیا پھر فرمایا۔ بسم اللہ پیو۔ تمام نے سیر ہو کر پیا۔

ابولہب نے یہ منظر دیکھ کر کہا۔ اے بنی عبدالمطلب! آج محمدؐ نے تمہیں جادو سے خوب کھلا پلا دیا ہے۔

جب آپ نے ابولہب کی یہ بات سنی تو خاموش رہے اور اس دن انہیں کچھ بھی نہ فرمایا۔ البتہ دوسرے دن کھانے کی دعوت دیدی۔ جب دوسرے دن کھانے پر جمع ہوئے تو آپ نے بڑے مختصر سے الفاظ میں صرف اتنا فرمایا۔

یا بنی عبدالمطلب انا النذیر الیکم من اللہ عزّ وجل۔	اے بنی عبدالمطلب میں اللہ کی طرف سے تم لوگوں کے لیے نذیر ہوں۔
المبشر بما یجیئ بہ احدکم جئتکم بالدنیا و الاٰخرۃ	اگر تمہیں کوئی بشارت دینے والا آئے تو میں تمہارا بشیر ہوں میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی لایا
فاسلموا واطیعونی تھتدوا	اسلام قبول کر لو میری اطاعت کرو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے

وَمَن يُّوَاخِيْنِیْ وَيُوَازِرُنِیْ يَكُوْن وَلِیْ وَوَصِیْ وَخَلِيْفَتِیْ وَيَقْضِی دِيْنِی۔

جو شخص میرا بھائی بنے گا اور میرا بوجھ اٹھوائیگا وہ میرا ولی میرا وصی۔ میرا خلیفہ اور میرے قرض چکانے والا ہوگا۔

تمام بنی عبدالمطلب خاموش رہ گئے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی نے آپکی تصدیق کرکے آپ کی حمایت کی حامی بھری آپ نے تین مرتبہ اپنی دعوت دہرائی اور ہر مرتبہ حضرت علی کے سوا کسی نے بھی حامی نہ بھری۔

تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ابوطالب کا مذاق اڑانے لگے کہ لو آج سے۔ اپنے بیٹے کی اطاعت کیا کرنا۔ آج سے آپ کے بیٹے کو آپ کا امیر بنا دیا گیا ہے۔

سنن ابوداؤد ج ۲ میں علامہ سجستانی نے حنش سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علیؑ کو عید قربان پر دو دنبے ذبح کرتے دیکھا۔ تو میں نے پوچھ لیا۔

یا علیؑ! یہ دو دنبے کیوں؟

آپ نے فرمایا، ایک میری اپنی قربانی کا ہے اور دوسرا آنحضورؐ کی طرف سے ہے آپ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ اپنی زندگی تک ان کے لیے بھی قربانی کرتا ہوں

۶۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (الشعراء ۲۲۷)

ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے۔ اعمال صالحہ کئے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں بھی۔ امنوا و عملوا الصّالحات۔ آیا ہے علیؑ ان کا رأس الرئیس ہے۔ اللہ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علیؑ کا تذکرہ مدح و ثنا ہی سے کیا ہے۔

—۲۷—

سُورَۃُ النَّمل

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱۔ ومکروا مکراً ومکرنا (الی) وقومھم اجمعین (۵۰-۵۱)

۲۔ اَمَّن خلق السمٰوٰت والارض (الی) قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (۶۰-۶۴)

۳۔ ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السّمٰوٰت (۸۷)۔

۴۔ من جاء بالحسنة فله خیرٌ منها (الی) الا ما کنتم تعملون (۸۹-۹۰)

سورۂ نمل

۱-۲- مَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ (نمل ۵۰، ۵۱)

ان لوگوں نے فریب کیا اور ہم نے ان سے فریب کیا جبکہ انہیں ہمارے فریب کا شعور تک نہیں۔ اب ذرا ان کے فریب کا انجام دیکھو ہم نے ان کو اور ان کے پورے گروہ کو تباہ کر دیا ہے۔

غایۃ المرام ص۳۲۵ میں علامہ بحرانی نے اہل سنت ذرائع سے صراط مستقیم کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

سلیم ابن قیس کہتا ہے کہ

میں معاذ ابن جبل کی وفات کے وقت اس کے پاس گیا تو اس وقت معاذ اپنے آپ کو کوس رہا تھا میں نے معاذ سے پوچھا خیریت تو ہے کیا بات ہے۔

معاذ نے کہا کچھ نہیں ہے۔

میں نے کہا پھر بھی کوئی بات تو ہوگی ؟

معاذ نے کہا۔ اپنے نصیبوں کو کوس رہا ہوں کہ میں نے حضرت علیؑ سے انحراف کیوں کیا؟

عباس ابن حارث نے مجھے بتایا ہے کہ جب چند لوگوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مکہ میں باہمی معاہدہ کیا تھا کہ آنحضورؐ کے بعد اقتدار پر قبضہ کرنا ہے۔ تو نمل ۶۰ اور ۶۱ نازل ہوئیں۔

علامہ بحرانی نے لکھا ہے کہ نمل ۶۰ ، ۶۱ کا یہ شان نزول ابواسحاق نے اپنی کتاب ، امام حنبل نے اپنی مسند ، حافظ ابو نعیم نے حلیہ اور زمخشری نے فائق میں لکھا ہے۔

۳-۴-۵-۶-۷۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ۔ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا ہے؟ اس نازل کردہ پانی کے ذریعہ حسین اور دلکش باغات کس نے پیدا کئے ہیں؟ تم تو ایک پودا بھی نہیں اگا سکتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے؟ حقیقت میں یہ منحرف لوگ ہیں۔ زمین کو کس نے پرسکون بنایا ہے؟ کس نے زمین میں دریاؤں کو روانی دی ہے؟ کس نے پہاڑ کھڑے کئے ہیں کس نے دو سمندروں کے مابین حد فاصل مقرر کی ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے۔ وہ کون ہے جو کسی بھی مجبور کی دادرسی کرتا ہے؟ وہ کون ہے

قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۔ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (نمل ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵)

جو یکے بعد دیگرے تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم بہت کم ذکر کرتے ہو۔ کون ہے جو بر و بحر کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ اور باران رحمت کی بشارت کے طور پر ہواؤں کو پہلے کون بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ اللہ تمہارے شرک سے عظیم تر ہے۔ وہ کون ہے جس نے کائنات کا آغاز کیا اور پھر خلقت کے بعد اعادہ کریگا؟ آسمان سے تمہیں رزق کون دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

❍ غایۃ المرام ص۴۲ میں علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ جب یہ پانچ آیات نازل ہوئیں تو حضرت علی لرز گئے۔ آنحضورؐ نے پوچھا۔ یا علی کیا بات ہے؟

عرض کیا۔ قبلہ ان لوگوں کی بے بصیرتی اور اللہ کے حلم پر حیرت ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ یا علی۔ کوئی مومن تجھ سے بغض نہ رکھیگا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا اگر تو نہ ہوتا تو حزب اللہ کی پہچان بھی نہ ہوتی۔

۸۔ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي

جس دن صور پھونکی جائے گی اس دن مشیت ایزدی کے مطابق قلیل تعداد کے

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ۔ نمل ۸۷

سوا بقیہ ارض و سما کا ہر باسی گھبرا جائیگا پھر ہر ایک دربار خالق میں بعجز و نیاز پیش ہو جائے گا۔

غایۃ المرام ص ۲۲۲ پر علامہ بحرانی نے اہل سنت ذرائع سے روایت کردہ محمد ابن علی کی المناقب المائۃ سے ابن عباس سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے کہ جس کا کچھ حصہ یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا ہے۔

لوگو! اللہ کا ایک دروازہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا۔ جہنم اور فزع اکبر سے محفوظ رہ جائیگا۔ ابو سعید نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ قبلہ اس باب اللہ کی نشاندہی فرمائیے تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے۔

آپ نے فرمایا، وہ باب اللہ، سید الوصیین، امیر المومنین، رسول رب العالمین کا بھائی، اللہ کی طرف سے تمام امت کا مقرر کردہ خلیفہ علی ابن ابیطالب ہے۔

۹۔ ۱۰۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

(نمل ۸۹، ۹۰)

جو نیکی لایا اسے اس کا بدلہ اس سے اچھا ملیگا اور فزع اکبر کے دن محفوظ رہے گا اور جو بدی لایا اسے اوندھے منہ جہنم میں بھیجا جائیگا۔ تمہیں اپنے اعمال کے علاوہ اور کسی چیز کی جزا نہ ملیگی۔

غایۃ المرام ص ۳۲۱ پر علامہ بحرانی نے فرائد السمطین کے حوالہ سے ابو عبد اللہ جعدل سے روایت کی ہے کہ

میں حضرت علیؑ کے پاس گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو عبداللہ! کیا تجھے ایسی نیکی بتاؤں۔ جو موجب جنت بن جائے اور کیا تجھے ایسی برائی بتاؤں جس کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوگا اور ایسے افراد کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

میں نے عرض کیا۔ ضرور قبلہ۔

آپ نے فرمایا۔ وہ نیکی ہم اہل بیت سے محبت اور وہ برائی ہمارا بغض ہے۔

⑥ علامہ قندوزی وغیرہ نے مذکورہ دونوں آیات کی تفسیر میں ابن عباس سے حکایت کی ہے کہ جب سعید ابن جبیر آنکھوں سے معذور ہو گیا تھا تو ایک مرتبہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر لا رہا تھا جب وہ چاہ زمزم کے قریب سے گذرا تو اس نے چند شامیوں کو حضرت علی کو سب کرتے سُنا۔

ابن عباس کہتا ہے کہ سعید نے مجھے کہا ذرا مجھے ان لوگوں کے پاس پہنچایئے۔
جب میں ان کے پاس لے آیا۔ تو سعید نے ان سے کہا۔

تم میں سے کون اللہ کو گالی بک رہا تھا۔ وہ کہنے لگا ہم میں سے تو کسی نے اللہ کو گالی نہیں بکی۔

سعید نے کہا۔ تم میں سے کون نبی اللہ کو گالی بک رہا تھا۔ انہوں نے کہا البتہ ایسا تو ہم ہی کر رہے تھے۔

سعید نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں میرے ان کانوں نے آنحضور سے سنا ہے وہ حضرت علی کو فرما رہے تھے۔

یا علی جس نے تجھے سب کیا۔ اس نے مجھے سب کیا جس نے مجھے سب کیا اس نے اللہ کو سب کیا۔ اور جس نے اللہ کو سب کیا وہ اوندھے منہ جہنم میں جائیگا۔

پھر ہم وہاں سے چلے گئے۔ راستہ میں سعید نے مجھ سے پوچھا بیٹے ان کے

موڑ کیسے تھے ؟

میں نے یہ شعر پڑھا ۔ سرخ سرخ آنکھوں سے وہ آپ کو دیکھ رہے تھے ۔

سعید نے کہا ۔ ذرا اور وضاحت کرو میں نے پھر یہ شعر پڑھا ۔

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی اور بھیانک تھیں ۔ جیسے ایک مغلوب آدمی جابر کی طرف دیکھتا ہے ۔

سعید نے کہا ۔ مزید وضاحت کیجئے ۔ میں نے کہا اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ سعید نے کہا میں کہہ سکتا ہوں ۔

ان کے بیچ رہنے والے اپنے ہونیوالوں کے لیے لعنت ہیں ۔ اور ہر آنے والوں کے لیے گالی ہوتا ہے ۔

۲۸

سُورَۃُ القَصَص

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۶ آیات ہیں۔

۱۔ ان فرعون علا فی الارض (الی) ما کانوا یحذرون (۴-۶)

۲۔ قال سنشد عضدک باخیک (۳۵)

۳۔ افمن وعدناہ وعدًا حسنا فهو لاقیہ (۶۱)

۴۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار (الی) وما یعلنون (۶۸-۶۹)

۵۔ تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا (۸۳)

۶۔ من جاء بالحسنة فله خیرٌ منها (۸۴)

سورۂ قصص

۲۰۱-۳ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ (قصص ۲۸: ۴ تا ۶)

فرعون یقیناً روئے ارض پر چڑھ بیٹھا تھا۔ اہل ارض کو گروہ بندی میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو کمزور کرنے لگا۔ حتیٰ کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کرنے لگا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ یقیناً فرعون فتنہ پرداز تھا۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں اس گروہ پر احسان کریں جسے کمزور کر دیا گیا ہے۔ ہم انہی کو امام بنانا چاہتے ہیں۔ انہی کو روئے ارض کا وارث بنانا چاہتے ہیں۔ اور انہی کو روئے ارض کا پرسکون اقتدار دینا چاہتے ہیں۔ اور فرعون و ہامان اور ان کے تمام لشکروں کو وہی کچھ دکھانا چاہتے ہیں جس کا انہیں ڈر تھا

۞ ۞ ۞

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۳۰ رقم ۵۸۲ پر علامہ حسکانی نے مفضل ابن عمر کے ذریعہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ۔

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی طرف دیکھا اور رو کر فرمایا۔
میرے بعد تم لوگوں کو کمزور کر دیا جائیگا۔
مفضل کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ اے فرزند رسول اس کا کیا مطلب ہے؟
آپ نے فرمایا، اس کا مطلب واضح ہے کہ۔ میرے بعد تم امام ہوگے ارشاد قدرت ہے۔ ہم ان پر احسان کرنا چاہتے ہیں جنہیں کمزور بنایا گیا ہے ہم انہی کو امام بنائیں گے اور انہی کو روئے ارض کا وارث بنائیں گے۔ یہ آیت تا قیامت ہمارے لیے ہے۔

صحیح ترمذی ج ۲ ص ۱۹ پر سعد ابن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔
اے علیؑ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ بس اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۴۔ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيكَ۔ (قصص ۳۵)	ہم عنقریب تیرے بھائی کو تیرا زور بازو بنا دیں گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۲۵ پر علامہ حسکانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے اپنا ایک نمائندہ ایک قبیلہ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے آپکے نمائندہ کو قتل کر ڈالا۔ جب آنحضور کو اسکی اطلاع ملی تو آپ نے حضرت علیؑ کو بھیجا آپ نے جاکر قاتلوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لائے۔
جب آنحضورؐ کو پتہ چلا تو آپ حضرت علیؑ کے استقبال کی خاطر بیرون مدینہ تشریف لائے۔ حضرت علیؑ کو گلے لگایا آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا۔

یا علیؑ! میرے والدین تجھ پر نثار ہوں۔ اللہ نے تجھے اس طرح میرا وزیر بنایا ہے جس طرح ہارون کو موسیٰ کا وزیر بنایا تھا۔

۵۔ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ (قصص ۶۱)

کیا ایسا شخص جس سے ہم نے ایک اچھا وعدہ کر رکھا ہے اور اسے کیا گیا وعدہ مکمل طور پر ملے گا اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جسے ہم نے زندگی دنیا میں معمولی سا فائدہ دیا اور پھر قیامت کے دن وہ ہمارے دربار میں لایا جائیگا۔

* * *

○ ینابیع المودہ ص ۹۲ پر علامہ قندوزی نے فرائد السمطین کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قصص ۶۱ حضرت علیؑ اور جناب حمزہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۳۱۳ پر علامہ بحرانی نے لکھا ہے کہ۔ زندگی دنیا میں معمولی فائدہ حاصل کرنیوالے سے ابوجہل اور اسکے ساتھی مقصود ہیں۔

۶-۷۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ۔

(قصص ۶۸، ۶۹)

اللہ ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے ان لوگوں کو حق انتخاب نہیں ہے اللہ ان کے انتخاب میں اشتراک سے منزہ ہے۔ اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ ان کی زبان پر ہوتا ہے۔

○ غایۃ المرام ص۲۳۱ پر علامہ بحرانی نے اہل سنت کے صف اول کے عالم محمد ابن مومن شیرازی کی تفسیر کے حوالہ سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ

میں نے آنحضورؐ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔

اللہ نے حضرت آدم کو مٹی سے اپنی مشیت کے مطابق پیدا فرما دیا۔ اور مجھے اور میرے اہل بیت کو تمام مخلوق میں سے منتخب فرمایا چنانچہ مجھے رسول اور علی ابن ابیطالب کو میرا وصی بنا دیا۔

اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ حق انتخاب کسی کو نہیں ہے۔ چنانچہ میں اور میرے اہل بیت اللہ کے منتخب کردہ اور مصطفیٰ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ سے مراد حق انتخاب میں اشتراک ہے جس سے اللہ نے اپنی ذات کو منزہ فرمایا ہے۔

رَبُّکَ یَعْلَمُ الخ سے وہ منافق صحابہ مراد ہیں جو بظاہر آنحضورؐ اور آپ کے اہل بیت سے اظہار محبت کرتے تھے اور بباطن ان کا بغض رکھتے تھے۔

۹ - تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (قصص ۸۳)

دار آخرت کو ہم نے ان لوگوں کیلئے مخصوص کیا ہے جو روئے ارض پر نہ تو بڑائی کا اظہار کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی فساد انجام بہر طور متقین کے حق میں ہوگا۔

○ ینابیع المودہ میں علامہ قندوزی نے مناقب مغازلی کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ کو بازار کوفہ میں ایسی حالت میں بھی دیکھا گیا کہ راہ گم کردہ لوگوں کی

راہنمائی کر رہے تھے۔ بار بار افراد سے تعاون فرما رہے تھے اور قصص ۵۸
بھی تلاوت فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ہی فرماتے تھے۔ یہ آیت ان لوگوں کے لیے
ہے جنہیں اللہ نے اقتدار اور حکومت دی ہے۔

۱۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔
(قصص ۸۴)

جس نے نیکی کی لے سے اس کا اچھا اجر ملیگا اور جس نے برائی کی اللہ ایسے لوگوں کو وہی کچھ دے گا جو انہوں نے کیا ہوگا۔

❊ ❊ ❊

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۴۲۵ ر ۴۲۶ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ
حضرت علی نے ابو عبد اللہ جدلی کو فرمایا۔
آل محمد کی محبت نیکی ہے اور آل محمد سے بغض بدی ہے۔ پھر آپ نے قصص ۸۴ تلاوت فرمائی۔

۲۹

سورۃ العنکبوت

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بارہ آیات ہیں۔

۱۔ الم ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا (الی) ولیعلمن الکاذبین (۱-۳)

۲۔ ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا (۴)

۳۔ من کان یرجوا لقاء اللہ (الی) کانوا یعملون (۵-۷)

۴۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنهم فی الصالحین (۹)

۵۔ فانجیناہ واصحاب السفینة وجعلناها آیة للعالمین (۱۵)

۶۔ والذین کفروا بآیات اللہ ولقائه (۲۳)

۷۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم (۵۸)

۸۔ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم (۶۹)

سورۂ عنکبوت

۱۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ۔
(عنکبوت ۲ ، ۳)

کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کے صرف۔ امنا۔ کہہ دینے سے ان پر اعتبار کر لیا جائے گا اور ان سے امتحان نہیں لیا جائیگا حالانکہ ہم نے ان تمام ماقبل افراد سے بھی امتحان لیا تھا اور یہ اس لیے لیا جائیگا تاکہ بصدق دل۔ امنا۔ کہنے والوں اور جھوٹ و فریب سے امنا۔ کہنے والوں میں امتیاز ہو جائے۔

۞ ۞ ۞

○ علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص۴۱۲ پر مناقب احمد ابن موسیٰ کے حوالے سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے

میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ قبلہ یہ کس قسم کا امتحان ہے؟ آپ نے فرمایا یا علیؑ! یہ امتحان تیرے ذریعہ لیا جائیگا۔ تم ہی پہ یہ امتحان ہوگا۔

○ صواعق محرقہ ص۸۶ پر علامہ ابن حجر نے بھی اسی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے

○ غایۃ المرام ص۳۲ ، ص۴۳ پر علامہ بحرانی علقمہ اور ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ

جب عنکبوت ۱ تا ۲ نازل ہوئیں تو آنحضور نے عمار سے فرمایا:

عمار میرے بعد اختلافات ہوں گے اور یہ اتنا بڑھیں گے کہ تمہارے مابین تلوار چلے گی تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے ایک دوسرے سے اعلان برأت کرو گے، جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو پھر علی ابن ابیطالب کا دامن تھام لینا۔ اگر علی ایک راہ پر چل رہا ہو اور تمام دنیا دوسری راہ پر چل رہی ہو تو علی کے نقش قدم پر چلتے رہنا اور دوسرے لوگوں کو چھوڑ دینا۔

عمار! یاد رکھنا علی کبھی تجھے ہدایت سے دور نہ کرے گا اور جہنم کے قریب نہ کرے گا۔

عمار! یاد رکھنا علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

۳۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ۔ (عنکبوت ۴)

جو لوگ بد اعمالیوں کا ارتکاب کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے؟ یہ ان کا بدترین فیصلہ ہے

⭘ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۲۰ رص ۴۲۱ پر علامہ حسکانی نے اپنے سلسلۂ سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت عتبہ، شیبہ اور ولید ابن عتبہ کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب وہ حضرت علی، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ سے برسر پیکار ہوئے۔

⭘ تفسیر درِ منثور ج ۱ ص ۳۳۹ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

جب حضرت علی۔ جناب حمزہ اور جناب عبیدہ، عتبہ، شیبہ اور ولید ابن عتبہ کے مقابلہ میں آگئے تو۔

حضرت علی نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

عتبہ نے کہا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر آجاؤ دو ہاتھ کرلیں۔

○ ایضاً علامہ سیوطی نے ابوالعالیہ سے ایک طویل حدیث میں یہ روایت کی ہے کہ جب عتبہ، شیبہ۔ اور ولید مقابلہ کو آگئے تو انہوں نے آنحضور سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہمارے برابر کے ہمارے مقابلہ میں بھیجنا انصار سے کچھ نوجوان آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا۔ تم بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا۔ بنی ہاشم تم اٹھو۔ چنانچہ حضرت علیؑ۔ جناب حمزہ اور جناب عبیدہ نکلے۔ جب ان کے مقابل آئے تو انہوں نے کہا آپ بات کریں تاکہ ہم پہچان کر تمہارا مقابلہ کریں۔

جناب حمزہ نے کہا۔ میں اللہ اور رسول کا شیر ہوں۔ عتبہ نے کہا مقابل کریم ہے حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں علی ابن ابوطالب ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔ جناب عبیدہ نے کہا۔ میں عبیدہ ابن حارث ہوں۔ عتبہ نے کہا آپ بھی کریم مقابل ہیں۔ جناب حمزہ نے شیبہ سے۔ حضرت علیؑ نے عتبہ سے اور جناب عبیدہ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علیؑ اور جناب حمزہ نے اپنے اپنے حریف کو تھوڑے سے وقت میں واصل جہنم کر دیا۔ البتہ جناب عبیدہ کی ٹانگ زخمی ہو گئی۔ یہ تینوں واپس آگئے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی واپس نہ جا سکا۔

ابوجہل نے کہا۔ کیا ہوا اگر یہ تین مارے گئے ہیں، ہمارے پاس عزیٰ تو موجود ہے جو تمہارے پاس نہیں۔ آنحضورؐ کی طرف سے جواب دیا گیا ہمارے مقتول جنت

ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں جائیں گے۔

۵-۶-۷- مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ. وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (عنکبوت: ۵، ۶، ۷)

جو بھی بارگاہ خالق میں جانے کی امید رکھتا ہے اسے یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ کی مقرر کردہ مدت آ ہی جائیگی۔ جو شخص جہاد کرتا ہے وہ بھی اپنے ہی لیے جہاد کرتا ہے اللہ تمام عالمین سے بے نیاز ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے انکی برائیوں کا کفارہ ہم خود ہی ادا کر دینگے اور ان کے اعمال عمدہ کی بہترین جزا دینگے

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۴۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ تینوں آیات آغاز امر میں ان تینوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ البتہ بعد میں ان میں عمومیت آگئی اور جو بھی ان اوصاف کا حامل ہو وہ اس کا مصداق ہوگا۔

مؤلف: نمبر ۱: یہ آیت حضرت علیؑ کی عصمت کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ اصول بلاغت میں ایسے جملے آتے رہتے ہیں۔ مثلاً۔ تمام سپاہ نے گھوڑے فروخت کر دیئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر سپاہی کے پاس گھوڑا تھا اور اس نے فروخت کر دیا ہے۔

اسی طرح اس آیت کا معنی یہ ہرگز نہیں ہے کہ ان تینوں میں سے ہر شخص

نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے جس
جس کا کوئی گناہ ہوگا اس کا کفارہ ہم خود ادا کر دیں گے۔
نمبر ۲: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح آنحضورؐ کو فتح ۲ میں کہا گیا ہے کہ: تاکہ اللہ
آپ کے سابقہ اور آئندہ گناہ بخشدے۔ حضرت علیؑ سے بھی اسی انداز میں کہا گیا ہے
یعنی ایسے اعمال جو عنداللہ جرم و گناہ نہیں ہیں۔ لیکن مخالف انہیں گناہ سے تعبیر
کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر ان تین سے ان کاموں کو جنہیں ان کے مخالف گناہ سمجھتے ہیں
اگر وہ گناہ ہوئے بھی تو ان کا کفارہ ہم اپنی طرف سے ادا کریں گے۔

۸- اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ (عنکبوت ۹)	جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے انہیں ہم صالحین میں شمار کریں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے
قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات۔ ہے ان کا امیر و رئیس علی ابن ابی
طالبؑ ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن حضرت علیؑ کا تذکرہ ہر جگہ
مدح و ثنا سے فرمایا ہے۔

۹- فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (عنکبوت ۱۵)	ہم نے اسے اور تمام کشتی والوں کو نجات دی اور اسے عالمین کے لیے عبرت بنا دیا۔

○ درمنثور ج ۱ ص ۵۹ پر علامہ سیوطیؒ نے۔ سورہ بقرہ کی آیت ـ جب ہم

نے ان سے کہا کہ اس بستی میں چلے جاؤ اور جو جی چاہے کھاؤ ۔۔۔ کی تفسیر میں ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے اس امت میں ہماری مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے۔

○ غایۃ المرام ص۲۳۵ پر علامہ بحرانی نے ابن صباغ کی الفصول المہمہ کے حوالے سے ابوذر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ جناب ابوذر کعبہ کی دہلیز پر کھڑے ہو گئے در بیت اللہ کی زنجیر میں ہاتھ ڈالا اپنی پشت کو دروازہ کا سہارا دیا اور فرمایا۔ جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں وہ پہچانتے ہیں اور جو نہیں پہچانتے وہ پہچان لیں میں ابوذر ہوں میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے۔

میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو ان کے دامن سے لگ گیا نجات پا گیا اور جو دور رہا جہنم کا ایندھن بن گیا۔

○ ایضاً۔ فرائد السمطین کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔

اے علیؑ! تیری اور تیری اولاد میں سے ائمہ کی مثال وہی ہے جو کشتی نوح کی ہے۔ جو تمہارے دامن سے وابستہ ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔

۱۰- وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (عنکبوت: ۲۳)

جن لوگوں نے آیاتِ خدا اور روزِ محشر سے انکار کیا وہ میری رحمت سے مایوس ہوں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

○ غایۃ المرام ص۳۵۰ علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے ابن عمر سے

روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

جو شخص علیؑ سے محبت رکھیگا اللہ اسی کی نماز۔ روزہ اور قیام قبول کرے گا

اسی کی دعا مستجاب ہوگی۔

جو شخص علیؑ سے محبت رکھے گا اللہ اسکے جسم میں موجود ایک ایک مسام

کے عوض جنت میں ایک ایک شہر سے نوازیگا۔

جو شخص آل محمدؐ سے محبت رکھے گا حساب۔ صراط اور میزان کے خوف سے محفوظ رہیگا۔

جو شخص آل محمدؐ سے محبت رکھے گا تمام انبیاء کیساتھ میں اسکی کفالت کرونگا۔

جو شخص آل محمدؐ سے بغض رکھے گا قیامت کے دن اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا۔

یہ شخص رحمتِ خدا سے مایوس ہے۔

مؤلف: یہ احادیث اہل سنت کی منقولات میں سے حیرت انگیز منقولات میں کیونکہ

اس کے تمام راوی حضرت علیؑ کے سخت ترین مخالفین سے ہیں۔

○ خوارزمی اہل سنت سے ہے۔

○ مالک ابن انس آل محمدؐ کے خلاف ایک فرقہ کا قائد ہے۔

نافع عمر ابن خطاب کا غلام ہے اور ازارقہ سے متعارف ہے۔ خوارج کی صنف

اول کا فرد ہے۔

○ عبداللہ ابن عمر وہ شخص ہے جس نے قتل عثمان کے بعد تمام صحابہ کے بیعت کر

لینے کے باوجود بھی حضرت علیؑ کی بیعت نہ کی تھی۔

○

۱۱۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا | جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے

الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (عنکبوت ۔ ۵۸)

ہم انہیں جنت میں ایسے محلات دینگے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ ہر عامل کو بہترین اجر ملے گا۔

○ غایۃ المرام میں علامہ بحرانی نے حبری کی تفسیر کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے عنکبوت ۵۸ کا مصداق حضرت علی اور آپ کے شیعہ ہیں۔

۱۲ - الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (عنکبوت ۔ ۶۹)

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انہیں ہم اپنے راستوں کی ہدایت دینگے اللہ یقیناً محسنین کے ساتھ ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۴۱ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے امام محمد باقر سے روایت کی ہے۔

کہ عنکبوت ۶۹ ہم اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰

سُورۃُ الرُّوم

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ فامّا الّذین آمنوا وعملوا الصّالحات (۱۵)

۲۔ فآت ذا القربیٰ حقّہ والمسکین وابن السّبیل (۳۸)

۳۔ لیجزی الّذین امنوا وعملوا الصّالحات من فضلہ (۴۵)

سورۂ روم

۱۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۔ روم ۱۵

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ کیے ہیں وہ باغات میں پُرامن رہیں گے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۵۳ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی الذین آمنوا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

۲۔ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

الروم/۳۸

ذوالقربیٰ مساکین اور ابن سبیل کو اپنا حق ادا کردے یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو وجہ اللہ کے خواہشمند ہیں اور وہی لوگ فلاح یافتہ ہونگے۔

جامع البیان ج ۱ ص ۵ میں علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے ہمارا خیال تھا ذوالقربیٰ سے مقصود ہم سب ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمیں آنحضور کے ذوالقربیٰ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۳۴۱ میں احمد ابن عمار سے روایت ہے کہ۔ آنحضورؐ سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کے ذوالقربیٰ کون ہیں؟

آپ نے تین مرتبہ فرمایا علیؑ۔ فاطمہؑ اور ان کی اولاد۔

○ ایضاً علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں مسکین اور مسافر سے ہر مسکین اور مسافر مراد نہیں ہیں بلکہ اولادِ علیؑ و فاطمہؑ سے مساکین اور مسافر مقصود ہیں

---

۱ ۳۔ لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات من فضلہ۔

روم ۴۵

غایۃ المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضورؐ کے پاس آیا اور حضرت علیؑ کو دیکھ کر آنحضورؐ سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں سے ہے جنکے متعلق اللہ نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات فرمایا ہے

۳۱

سورۃ لقمان

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم جنات النعیم (۸)

۲۔ ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن (۲۲)

سورۂ لقمان

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ۔
لقمان/۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لیے جنات نعیم ہونگی۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۲۷ پر علامہ بحرانی نے حارث سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے۔

ہم آل محمدؐ ہیں ہم پر اور لوگوں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔
ایک شخص آپ کی یہ بات سن کر ابن عباس کے پاس آیا اور انہیں بتایا۔ ابن عباس نے کہا:

حضرت علیؑ نے سچ کہا ہے چونکہ خود محمدؐ کو عام لوگوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اسلیئے آل محمدؐ پر بھی عام لوگوں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَاِلَى اللّٰهِ

جو بصورت محسن اللہ کی طرف متوجہ ہوا گویا اس نے عروۃ الوثقٰی سے تمسک کر لیا اور ہر معاملہ

عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ۔ لقمان/۲۲ کا انجام اللہ کے پاس ہے۔

غایۃ المرام ص۲۲۳ پر علامہ بحرانی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ لقمان ع۲۲ کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔ اور اسی پر حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی ہے۔

—۳۲—

سورۃ السجدۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السّلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون (الی)
الذی کنتم به تکذبون (۱۸ – ۲۰)

۲۔ وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا (۲۴)

سُورۂ سجدہ

۱۔۲۔۳۔ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۔ اَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۔

سجدہ ع۱۸، ۱۹، ۲۰

کیا مومن فاسق کے برابر ہوتا ہے؟ قطعاً برابر نہیں ہوتے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کیلئے مہمانی کے طور جنت الماویٰ ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا اور جو لوگ فاسق ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب بھی جہنم سے نکلنے کی کوشش کرینگے دوبارہ وہیں پلٹائے جائیں گے۔ ان سے کہا جائیگا وہ عذاب اچھی طرح چکھ لو جس کی تکذیب کیا کرتے تھے۔

• اسباب النزول صفحہ ۲۶۳ پر واحدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ ایک دن ولید ابن عقبہ ابن ابی معیط نے حضرت علیؑ سے کہا۔ میں از روئے نیزہ تجھ سے مضبوط۔ از روئے زبان تجھ سے تیز۔ اور از روئے عسکری نظم و ضبط تجھ سے طاقتور ہوں۔

حضرت علیؑ نے اُسے فرمایا، خاموش رہ تو فاسق ہے

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

ابن عباس نے کہا ہے کہ۔ مومن سے مراد حضرت علیؑ اور فاسق سے مراد ولید

ابن عقبہ ہے۔

درمنثور ج ۲ صفحہ پر علامہ سیوطی نے عطاء ابن یسار سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت حضرت علیؑ اور [illegible] ابن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ایک دن

حضرت علیؑ اور ولید کے مابین مکالمہ ہوا جس میں ولید نے بڑی ڈینگیں جواب میں

حضرت نے اسے فاسق کہکر خاموش رہنے کو کہا۔

شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۴۵۰، ۴۵۲ پر علامہ حسکانی نے عطاء ابن یسار سے

روایت کی ہے کہ یہ آیات مدینہ میں اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ولید اور حضرت

علیؑ کے مابین مکالمہ ہوا حضرت علیؑ نے ولید کو فاسق کہکر خاموش رہنے کو فرمایا

ایضاً۔ علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

جنات الماوی کا مکین حضرت علیؑ اور جہنم کا باسی ولید ابن عقبہ ہے۔

انساب الاشراف ج ۲ صفحہ ۱۴۸ پر علامہ بلاذری نے ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ۔

ان آیات کا شان نزول حضرت علیؑ اور ولید کا وہ مکالمہ ہے جسمیں ولید نے

بڑی ڈینگیں جواب میں حضرت علیؑ نے اُسے فاسق کہکر خاموش رہنے کو کہا۔

۲۴۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا

ہم نے ان میں سے ایسے امام بنائے جو صبر اور ہماری آیات پر

وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ۔ السجدہ/۲۴

یقین کے ساتھ ہماری مشیت کے مطابق ہدایت دیتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۵۵ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے سجدہ ۲۴ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ و ہارون کے بعد اللہ نے اولاد ہارون میں سے بارہ خلفاء بنائے یہی سلسلہ آنحضورؐ کے بعد حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد میں ہوا اور اولاد علیؑ و فاطمہؑ سے گیارہ ائمہ ہونگے۔

—۳۳—

سُورَةُ الأحزَاب

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پندرہ آیات ہیں۔

۱۔ واولوالارحام بعضھم اولی ببعض (۶)

۲۔ یاایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ (۹)

۳۔ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (۲۳)

۴۔ ورد اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا (۲۵)

۵۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت (۳۳)

۶۔ یاایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا (۴۱)

۷۔ ھوالذی یصلی علیکم وملائکتہ (۴۳)

۸۔ یاایھا الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات (۴۹)

۹۔ وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ (۵۳)

۱۰۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی (۵۶)

۱۱۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا (۵۷)

۱۲۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا (۵۸)

۱۳۔ یاایھا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسی (۶۹)

۱۴۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا (۷۰)

۱۵۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال (۷۲)

سُورۂ احزاب

۱- اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ۔
احزاب ع۱

رحمی رشتہ دار وراثت میں از روئے مرتبہ بعض بعض کی نسبت کتاب خدا میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حقدار ہیں۔

ینابیع المودۃ ص۲۲۵ علامہ قندوزی نے ابوبکر ابن مردویہ کی کتاب المناقب سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں ہے کیونکہ مومن بھی تھے۔ مہاجر بھی تھے۔ اور آنحضورؐ کے رحمی رشتہ دار بھی تھے۔

۲- یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا۔
احزاب ع۲

اے ایمان والو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب لشکر تم پر چڑھ آئے تھے ہم نے ان پر آندھی مسلط کی اور ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آئے تھے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۴۳۰ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابونعیم کی تفسیر کے حوالہ سے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جنگ خندق میں حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

جب حضرت علی نے عمرو ابن عبدود کو قتل کیا اور آپ کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضرت علیؑ نے صدائے تکبیر بلند کی جسے سُن کر تمام مسلمانوں نے تکبیر کہی۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ آج میرا دل چاہتا ہے کہ علیؑ کو ایسا انعام دوں کہ اس سے قبل کسی کو نہ ملا ہو اور نہ ہی بعد میں کسی کو ملے۔ اتنے میں جبرئیلؑ نازل ہوا اس کے پاس ایک لفافہ تھا۔ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور عرض کی۔

اللہ درود و سلام کے فرماتا ہے کہ یہ لفافہ علیؑ کو دے دو۔ آپ نے وہ لفافہ حضرت علیؑ کو دیا جب آپ نے لے لیا تو آپ کے ہاتھ میں از خود کھل گیا۔ اس میں سے سبز ریشم کا ایک رومال نکلا جس پر لکھا ہوا تھا۔

تحفہ من الطالب الغالب	غالب اور طالب اللہ کی طرف سے
الی علی ابن ابیطالب	علی ابن ابو طالب کے لیے تحفہ ہے

۳۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

احزاب ۲۳

مومنین میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا ہے اسے صداقت سے نبھایا کچھ نبھا کر چلے گئے اور کچھ وقت کے منتظر ہیں اور ان لوگوں نے دین میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی۔

علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ کے نویں باب کی ساتویں فصل میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کوفہ میں جب آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا۔ یہ آیت میرے چچا حمزہ اور چچا زاد عبیدہ ابن حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ جنگ بدر میں اور چچا حمزہ جنگ احد میں اپنا وعدہ نبھا گئے اور میں تا حال منتظر ہوں اس امت کا بدنصیب ترین آدمی میری اس ریش کو میرے اس سر کے خون سے خضاب کرے گا۔ مجھے میرا حبیب ابوالقاسم سب کچھ بتا چکا ہے۔

علامہ قندوزی نے ینابیع المودة صـ۹۶ پر بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۴- وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا۔

احزاب ۲۵

اللہ نے کفار کو اپنے غیض وغضب میں مبتلا کر رکھا ہے کبھی انہیں بھلائی میسر نہیں آئی جنگ میں اللہ ہی مومنین کو کافی ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صـ۳ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق میں عمرو ابن عبدود کو حضرت علیؑ نے جب قتل کیا تو اللہ نے مومنین کی جنگ میں کفایت کی۔

حاکم نے حذیفہ سے اس واقعہ کی تفصیل یوں نقل کی ہے کہ۔

خندق کے دن عمرو ابن عبدود نے خندق پار کرلی اور اسلامی لشکر کے سر پر پہنچ گیا۔ اور ہل من مبارز کی صدا دی۔

آنحضرتؐ نے مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کا مقابلہ کون کرے گا؟ حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ اٹھا۔

آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔

آپ نے پھر مسلمانوں سے پوچھا۔ عمرو کے مقابلہ میں تم میں سے کون جائیگا؟ حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہ اٹھا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ مجھے جانے کی اجازت دی جائے۔

آپ نے حضرت علیؑ کو بٹھا دیا۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا عمرو کا مقابلہ تم میں سے کون کرے گا؟

تیسری مرتبہ بھی حضرت علیؑ ہی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے۔

آپ نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ عمرو ابن عبدود ہے۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ اور میں علی ابن ابیطالب ہوں۔

آنحضورؐ نے اپنی زرہ ذات الفضول۔ اپنی تلوار ذوالفقار۔ اور اپنا عمامہ سحاب حضرت علیؑ کو دیا اور فرمایا بسم اللہ جب حضرت علیؑ چلے گئے تو آپ نے یہ دعا کی۔

اللھم احفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن فوق رأسہ ومن تحت قدمیہ۔	اے اللہ! علیؑ کا سامنے۔ عقب دائیں۔ بائیں اوپر اور نیچے ہر طرف سے تحفظ فرما۔

آپ عمرو کے سامنے آئے اور پوچھا۔ کون ہے؟ عمرو نے کہا مجھے ساری دنیا جانتی ہے میں عمرو ابن عبدود ہوں تو بتا تو کون ہے؟ آپ نے کہا میں علی ابن ابیطالب ہوں۔

عمرو نے کہا۔ کیا وہی علیؑ ہے جسے میں کبھی ابوطالب کی گود میں بچہ دیکھتا تھا؟

آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عمرو نے کہا۔ آپ کے باپ میرا دوست تھا۔ تجھ سے جنگ اور تجھے قتل کرنا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔

آپ نے کہا۔ لیکن میں تجھے قتل کرنے کو برا نہیں سمجھتا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے غلافِ کعبہ کو ہاتھ میں لیکر اللہ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ جو بھی تیرے مقابلہ پر آئیگا اور تجھے تین باتیں کرے گا تو ایک ضرور مان لیگا؟

عمرو نے کہا۔ تجھے درست اطلاع ملی ہے۔

آپ نے کہا۔ پھر ایسا کر جہاں سے آیا ہے واپس پلٹ جا۔ عمرو نے کہا۔ قریشی مذاق اڑائیں گے۔

آپ نے کہا۔ اسلام قبول کرلے۔ عمرو نے کہا۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

آپ نے کہا۔ پھر گھوڑے سے اترا۔ عمرو گھوڑے سے اترا اور کہنے لگا ایسی بڑی دعوت آج تک مجھے کسی نے نہیں دی۔

عمرو نے گھوڑے کو واپس بھگا دیا۔

جابرؓ راوی ہیں کہ میدان سے اتنا غبار اُٹھا کہ دونوں غبار میں چھپ گئے۔ دیکھنے والوں کو غبار کی تاریکی میں فقط تلوار کی چمک ہی دکھائی دے رہی تھی کہ اتنے میں حضرت علیؑ کی صدائے تکبیر بلند ہوئی۔ صحابہ میں سے سب سے پہلے عمر ابن خطاب نے دیکھا کہ حضرت علیؑ عمرو کی زرہ سے اپنی تلوار صاف کر رہے تھے اور عمر ابن خطاب ہی نے بلند آواز سے تکبیر بلند کر کے عرض کیا۔ قبلہ علیؑ نے عمرو کو قتل کر ڈالا ہے۔

حضرت علیؑ نے عمرو کا سر کاٹا اور آنحضورؐ کے قدموں میں لاکر ڈال دیا۔
آنحضورؐ نے پوچھا۔ یا علیؑ عمرو کی زرہ اور تلوار وغیرہ جیسے ہتھیار بڑے قیمتی تھے۔
آپ نے عرض کیا۔ قبلہ گو کافر تھا لیکن اپنی قوم میں شریف بھی تھا اور بہادر
بھی تھا۔ مجھے خجالت محسوس ہوئی اس لیے سر کے سوا کچھ نہیں لیا۔
آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ اگر تیرا آج کا یہ عمل میزانِ عدل میں تولا جائے تو تا قیامت
میری اُمت کے اعمال سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ آج اُمتِ مسلمہ میں سے ہر فرد کا
سر فخر و عزت سے بلند ہوگیا ہے۔

○ کفایۃ الطالب ص۱۱ پر علامہ گنجی نے بھی لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان
میں نازل ہوئی ہے۔

○ درمنثور ج ۵ ص۱۹۲ پر علامہ سیوطی نے بھی یہی روایت کی ہے اور ساتھ
ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اہلِ سنت کے کم و بیش تمام مفسرین نے اس بات کا
اعتراف کیا ہے کہ یہ آیت یومِ خندق حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۵۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔ احزاب ع۳۳	اے اہلبیت اللہ نے تم سے ہر قسم کا رجس دور رکھنے اور جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے پاک رکھنے کا ارادہ کیا ہے

تاریخ، تفسیر اور حدیث کی کوئی سی کتاب اٹھائیں اور احزاب ع۳۳ کا شانِ نزول
دیکھ لیں آپ کو یہی ملے گا کہ یہ آیت حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ اور
امام حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے اس سلسلہ میں روایات حدِ تواتر سے آگے
بڑھ کر مقامِ شمار سے بھی زیادہ ہیں۔

علامہ حسکانی نے شواہد التنزیل میں ایک سو اٹھ تیس احادیث نقل کی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ احزاب ۳۳ کا مصداق صرف مذکورہ چار ہستیاں ہی ہیں۔

علامہ بحرانی نے غایۃ المرام میں اہلسنت ذرائع سند سے اکتالیس احادیث مع مکمل سلسلہ سند کے نقل کی ہیں۔

اہمیت موضوع کے اعتبار سے ہم ذیل میں صرف چند ایک احادیث پہ اکتفا کریں گے

○ امام حنبل نے اپنی مسند ج ۶ ص ۲۹۲ پر ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ میرے ہی گھر تشریف فرما تھے کہ دختر نبی ہاتھ میں پتھر کی ہنڈیا جس میں گوشت کا ٹکڑا تھا لیے آئیں آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹی! اپنے شوہر اور بیٹوں کو بلایئے جب تمام آگئے تو سب مل کر گوشت کھانے لگے آپکے پاس خیبری چادر تھی میں اپنے حجرہ میں مصروف نوافل تھی۔ اللہ نے یہ آیت نازل کی آپ نے وہ چادر تمام پر ڈالی اور عرض کیا۔

میرے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں اس طرح پاکیزہ رکھ جسطرح پاکیزہ رکھنے کا حق ہے میں اپنے کمرہ سے باہر آئی چادر سے بنے ہوئے اس بیت میں سر داخل کر کے پوچھا۔ قبلہ! کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں ؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں ام سلمہ۔ تو نیکی پر ہے۔ تو نیکی پہ ہے۔

○ الفصول المہمہ میں ابن صباغ نے صحیح ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ۔

اس آیت کے نزول کے بعد آنحضورؐ چھ ماہ تک مسلسل ہر نماز کے بعد در علیؑ پر تشریف لا کر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے رہے۔

مولف — آپ کا چھ ماہ تک در علیؑ پر نماز کے بعد اس آیت کی تلاوت کا واضح مقصد یہی ہے کہ آپ پوری اُمّت کے چھ ماہ بلاناغہ روزانہ تین یا پانچ

مرتبہ اپنے عمل سے بتاتے رہے کہ اہلبیت کا مصداق فقط یہی چار ہیں ان کے علاوہ ازواج میں سے کوئی بھی زوجہ مصداق اہلبیت نہیں ہے۔

○ مستدرک میں حاکم نے سعد ابن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ۔ سعد کہا کرتا تھا۔ میں کبھی بھی حضرت علیؑ پر سب نہیں کروں گا۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولتا جب احزاب ۳۳ نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر چادر ڈالی اور عرض کیا۔

اے اللہ! میرے اہلبیت بس یہی ہیں۔

○ مسند طیالسی ج ۸ ص ۲۷۴ پر علامہ سلیمان نے انس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ احزاب ۳۳ کے نزول کے بعد ایک ماہ تک نماز صبح کے بعد در علیؑ پر کھڑے ہو کر احزاب ۳۳ کی تلاوت فرماتے رہے۔

○ مشکل الآثار ج۱ ص ۳۳۲ پر علامہ طحاوی نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ۔

اس آیت کا مصداق حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حسنین شریفین ہیں۔

○ در منثور میں علامہ سیوطی نے سعد سے روایت کی ہے کہ احزاب ۳۳ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت جناب فاطمہؑ، حضرت علیؑ اور حسنین شریفین کو زیر کساء لیکر عرض کر رہے تھے۔ اے اللہ! یہی ہیں میرے اہلبیت۔

○ مجمع الزوائد میں ہیثمی نے واثلہ ابن اسقع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت سے ملنا تھا جب آپ کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ حضرت علیؑ آپ کی زوجہ اور آپ کے بچوں کو زیر کساء لیے بیٹھے ہیں اور عرض کر رہے ہیں۔ اے اللہ! یہ میرے اہلبیتؑ ہیں جنہیں تو نے درود و سلام میں میرا شریک بنایا ہے۔

○ انساب الاشراف ج ۲ ص۱۰۴ پر علامہ بلاذری نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ احزاب ۳۳ کے نزول کے بعد متواتر چھ ماہ تک در علیؑ ہر نماز صبح کے وقت آکر اس آیت کی تلاوت فرماتے رہے۔

علاوہ ازیں دیگر علماء نے مختلف تعبیرات کے ساتھ آیہ تطہیر کا شان نزول دختر نبیؐ۔ آپ کے شوہر اور آپ کے دو بچوں کے لیے بیان کیا ہے۔

○ مثلاً علامہ محمد سائب کلبی نے اپنی تفسیر التسہیل فی علوم التنزیل ج۳ ص۱۳۷ پر

○ علامہ سوڈان فودی نے اپنی تفسیر کفایۃ الضعفاء ص۱۲ پر

○ علامہ مراغی نے تفسیر مراغی ج ۲۲ ص۷ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیہ تطہیر کے نزول کے نو ماہ تک در علیؑ پر آکر آیہ تطہیر کی تلاوت کرتے رہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مقتل الحسین ج ۱ ص۹۴ پر سعد ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔

"اے علی میں حوض کوثر کا انچارج، تو ساقی۔ حسنؑ نگران، حسینؑ پلانے کا حکم دینے والا۔ سجادؑ صف اول میں، محمد باقرؑ تقسیم کنندہ، جعفر صادقؑ سابق۔ موسیٰ ابن جعفرؑ دوستوں کو قریب، دشمنوں کو دور اور منافقوں کو شا ہنوالا۔ علی رضاؑ زین المومنین محمد تقیؑ مومنین کو مراتب جنت دکھانے والے۔ علی نقیؑ جنت کا خطیب۔ حسن عسکریؑ اہل جنت کا آفتاب اور امام مہدیؑ شفیع المذنبین ہوگا۔

○ مقتل الحسین ج ۱ ص۹۲ پر علامہ خوارزمی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ امام حسینؑ آپ کے زانو پر بیٹھے تھے۔ آپ امام حسینؑ کا شانہ اور آنکھیں چوم کر فرما رہے تھے۔

تو خود سردار ہے۔ سردار بھائی کا بھائی ہے۔ سردار باپ کا بیٹا ہے۔ سادات

کا باپ ہے۔ تو خود امام ہے۔ امام کا بھائی امام کا بیٹا اور آئمہ کا باپ ہے تو حجت

خدا ہے۔ حجت خدا کا بھائی ہے۔ حجت خدا کا بیٹا ہے اور نو حجج خدا کا باپ ہے جن

کا نواں قائم مہدیؑ ہوگا۔

تفسیر الحدیث ج ۸ صفحہ ۲۶۹ پر علامہ محمد عزت دروزہ نے مسلم اور ترمذی کے حوالے سے لکھا ہے کہ آیۂ تطہیر حضرت علیؑ۔ دختر رسولؐ اور حسنین شریفین کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضورؐ نے پنجتن پاک کو زیر کسا ولے رکھا تھا ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے چادر کے قریب آکر عرض کیا۔ قبلہ کیا میں بھی ان کے ساتھ اہلبیت میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں ام سلمہ اپنی جگہ رہنا۔ تو نیکی پر ہے۔

نور الابصار کے حاشیہ پر محمد ابن حبان نے اسعاف الراغبین صفحہ ۱۱۶ پر امام حنبل۔ اور طبرانی کی معجم کے حوالے سے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیۂ تطہیر یعنی احزاب ۳۳ پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

علامہ ابن اثیر نے تاریخ کامل ج ۳ صفحہ ۲۰۳ پر امام حسنؑ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ ہم وہ اہلبیتؑ نبی ہیں جو آیۂ تطہیر کے مصداق ہیں۔

علامہ شربینی نے اپنی تفسیر السراج المنیر ج ۳ صفحہ ۲۳۵ پر جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی ہے اور اس کا مصداق پنجتن پاک ہیں۔

۶۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا۔ احزاب/۴۱

اے ایمان والو! اللہ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو۔

○ ینابیع المودہ صفحہ ۱۱ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قرآن میں جہاں یاایہا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے

۷۔ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ (احزاب ۴۳)	اللہ اور اسکے ملائکہ ہی ہیں جو تم پر صلوات پڑھتے ہیں۔

○ مناقب خوارزمی صفحہ ۱۷ ح ۴۳ پر انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ ملائکہ نے مجھ پر اور علیؑ پر سات برس تک درود پڑھا۔

سوال کیا گیا۔ قبلہ اسکی وجہ؟

آپؐ نے فرمایا۔ میری بعثت کے آغاز میں سات برس تک میرے اور علیؑ کے سوا لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اور کوئی نہ تھا۔

○ فرائد السمطین ج ۱ ص ۴۹ پر علامہ حموینی نے ابو ایوب انصاری سے یہی روایت کی ہے

○ ابن اثیر نے اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۸ یہی روایت کی ہے

○ ذخائر العقبیٰ ص ۶۴ پر محب طبری نے یہی روایت نقل کی ہے۔

○ نزل السائرین فی احادیث سید المرسلین میں علامہ محمود نے ابو ایوب سے یہی روایت کی ہے

○ وسیلۃ المتعبدین میں علامہ عمر اردبیلی نے ابو ذر غفاری سے یہی روایت نقل کی ہے

۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ۔ (احزاب : ۴۹)	اے ایمان والو! جب مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر طلاق دو۔

۞ ۞ ۞

○ علامہ شبلنجی نے نور الابصار ص ۷۳ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن

یں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے علیؑ اس کا امیر و رئیس ہے۔

۹۔ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ ۔ (احزاب ۵۳)

تمہیں یہ حق نہیں تھا کہ تم رسول خدا کو اذیت دو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۹۸ پر علامہ حسکانی نے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو فرمایا۔

یا علیؑ جس نے تجھے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۹۷ کے حاشیہ پر علامہ محمودی نے صحیح ابن حبان کے حوالہ سے عمرو ابن شاس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے مجھے فرمایا۔

تو نے مجھے بہت اذیت دی ہے۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ میں آپ کو تو اذیت دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

آپ نے فرمایا۔ جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۱۰۔ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (احزاب: ۵۶)

اللہ اور ملائکہ نبیؐ پر سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبیؐ پر اس طرح درود و سلام بھیجو جس طرح بھیجنے کا حق ہے۔

○ صحیح بخاری ج ۳ کتاب تفسیر القرآن۔ باب ان اللہ وملائکتہ

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا۔ قبلہ آپ پر کیسے سلام کرنا ہے یہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اس طرح کہا کرو۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

مؤلف :۔ —— جہاں تک انجام بریدہ صلوات و سلام سے متعلق احادیث کا تعلق ہے تو انہیں ایک علیحدہ کتاب کے عنوان ہی سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ علامہ امینی نے کم و بیش علمائے اہل سنت سے ساٹھ مختلف مسندہائے سند سے متعدد احادیث بتائی ہیں۔

انجام بریدہ درود با اصطلاح سرور انبیاء وہ درود ہے جس میں صرف آپکا تذکرہ کیا جائے اور آل کا تذکرہ کیا جائے۔ مقام عبرت ہے کہ آج تمام وہ مسالک جو آپس میں مختلف ہونے کے باوجود خلافت ابو بکر پہ متحد ہیں۔ آل دشمنی میں بھی متحد ہیں۔ انتہائی تاکید کے ساتھ ایسی صلوات سے منع فرمایا ہے۔

مناسب ہوگا اگر مقام کی مناسبت سے چند ایک احادیث ہدیہ قارئین کر دیں

(۱) علامہ بحرانی نے غایۃ المرام ص۳۱۱ پہ تفسیر ثعلبی کے حوالہ سے کعب ابن عجرہ سے روایت کی ہے کہ

جب احزاب ع۵۶ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا۔ قبلہ! آپ پہ انداز سلام تو ہمیں معلوم ہے لیکن صلوات کیسے پڑھیں۔

آپ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۲) فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج ۵ ص۱۹ پہ علامہ مناوی نے طبرانی کی المعجم الاوسط سے روایت کی ہے کہ :

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ جس بھی دعا میں محمد وآل محمد پہ صلوات نہ ہو وہ بارگاہِ خالق میں پہنچنے سے روک دی جاتی ہے۔

(۳) الادب المفرد ص۹۳ پر امام بخاری نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پہ میرا بتایا ہوا درود پڑھا میں قیامت کے دن اس کے اسلام و ایمان کی گواہی بھی دونگا اور اسکی شفاعت بھی کرونگا۔ درود یہ ہے:

اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم وترحم علی محمد وال محمد کما ترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم۔

(۴) صحیح بخاری کتاب الدعوات۔ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ۔ میں امام بخاری نے کعب ابن عجرہ سے روایت کی ہے کہ۔ ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپکے اہل بیت پر صلوات کیسے بھیجی جائے؟

آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔

۵۔ علامہ مراغی نے تفسیر مراغی ج ۲۲ ص۳۴ پہ بعینہٖ یہی حدیث نقل کی ہے۔

(۶) صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ میں بخاری ہی کے سلسلہ سے حدیث نقل کی ہے کہ۔ ہم نے عرض کیا۔

قبلہ آپ پر سلام کیسے کرنا ہے؟ یہ تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم کہ صلوات کیسے بھیجنا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

اللھم صلِّ علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم۔

(۷) غایۃ المرام ص۱۱۱ پر علامہ بحرانی نے دیلمی کی کتاب الفردوس کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو دُعا محمد و آلِ محمد پر درود کے ساتھ کی جائے اسکے اور قبولیت کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

(۸) ایضاً علامہ بحرانی نے سمعانی کی مناقب الصحابہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے۔ ہر دُعا مقام قبولیت پر پہنچنے سے محجوب ہوتی ہے جس دعا میں محمد و آلِ محمد پہ درود بھیجا جائے وہ کبھی محجوب نہیں ہوتی۔

(۹) دار قطنی نے اپنی سنن ص۱۳۶ پر علی ابن عمر کے ذریعہ آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔ جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود نہ پڑھا جائے وہ کبھی قبول نہ ہوگی۔

(۱۰) صواعق محرقہ ص۸۸ پر علامہ ابن حجر نے امام شافعی کے یہ اشعار نقل کیے ہیں۔

یا آلِ بیت رسول اللہ حبکم	اے آلِ محمدؐ! آپ کی محبت اللہ کی طرف
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ	سے قرآن میں فرض کی گئی ہے۔
کفاکم من عظیم القدر انکم	آپ کی عظمت شان کے لیے اتنا ہی
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ	کافی ہے کہ جو شخص آپ پہ درود نہ بھیجے اُس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(۱۱) مسند حنبل ج ۵ ص۳۵ میں آنحضورؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھ پہ درود اس طرح بھیجا کرو:

اللھم اجعل صلوٰتک ورحمتک وبرکاتک علی محمد وال محمد کما جعلتہا علیٰ ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

اے اللہ! اپنی صلوات۔ اپنی رحمت اور اپنی برکات اس طرح محمد و آل محمد کے لئے مخصوص فرما جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم کے لیے مخصوص فرمائی ہے تو حمید و مجید ہے۔

(۱۱) سنن نسائی ج ۱ ص ۱۹۰ پر یہی حدیث موجود ہے۔

(۱۲) ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ ص ۶۵ پر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ درود یوں پڑھا کرو۔

اللھم صل علی محمد وال محمد اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد۔

(۱۳) سنن بیہقی ج ۲ ص ۱۴۷ میں مروی ہے کہ آنحضورؐ نماز میں فرمایا کرتے تھے۔

اللھم صل علی محمد وال محمد۔

(۱۴) مسند امام شافعی ص ۲۳ پر ابوہریرہ سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ نے فرمایا اللھم صل علی محمد وآل محمد

اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علیٰ ال ابراھیم۔

(۱۵) "تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۳ پر حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔ وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم۔

(۱۶) کنز العمال ج ۱ ص ۲۱۴ پر آنحضورؐ سے مروی ہے کہ اللہ کی طرف سے جبریل

اس طرح درود لایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۱۷) امام رازی نے تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ذیل میں لکھا ہے جسے علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ ص۸۹ پر نقل کیا ہے۔ اللہ نے پانچ چیزوں میں آل محمدؐ کو آنحضورؐ کے مساوی قرار دیا ہے۔

ا) محبت: آل محمد سے محبت کے متعلق فرمایا ہے:

لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔

(ب) حرمت صدقہ: جس طرح خود آنحضورؐ کے لیے صدقہ کھانا حرام تھا اسی طرح آل محمد پر بھی صدقہ حرام کیا آپ نے فرمایا ہے۔ صدقہ مجھ پر اور میرے اہلبیت پر حرام ہے۔

(ج) تطہیر: اللہ نے آنحضورؐ کی طہارت کا اعلان طٰہٰ سے کیا اور آل محمد کی تطہیر کا اعلان آیۂ تطہیر میں کیا۔

(د) سلام: آنحضورؐ پر اللہ نے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ، پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آل محمد کو سلامٌ علٰی آل یٰسین فرمایا ہے۔

(ہ) صلوٰۃ: نماز میں جس طرح خود آنحضورؐ کی ذات پر درود پڑھنا فرض ہے اسی طرح آل محمد پر صلوات پڑھنا بھی فرض ہے۔

(۱۸) فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱۳ ص۲۱۱ ابن حجر عسقلانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے یوں درود پڑھا میں اسکے اسلام کی گواہی دونگا اور اسکی شفاعت بھی کرونگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی

آلِ ابراھیم و بارِک علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما بارکت
علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم و ترحم علیٰ محمد و علیٰ آلِ
محمد کما ترحمت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم۔

(۱۹) مستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۶۹ پر آنحضور سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے
جب نماز میں تشہد پڑھ لو تو اس کے بعد یوں پڑھا کرو۔
اَللّٰھم صلِ علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد و بارِک علیٰ محمد و
علیٰ محمد وارحم محمدًا وآلِ محمد کما صلیت و بارکت
و ترحمت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انک حمید مجید۔

(۲۰) سنن بیہقی ج ۲ ص ۱۷۹ پر بھی یہی حدیث موجود ہے۔

(۲۱) تفسیر الحدیث ج ۸ ص ۲۸۶ پر فاضل معاصر محمد عزت دروزہ نے لکھا ہے۔
عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ اس نے کہا جب نبی پر درود پڑھو تو اچھی
طرح پڑھا کرو۔
آنحضورؐ سے سوال کیا گیا اچھی طرح کیسے ہوگی ہمیں بتائیں۔
آپ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔
اَللّٰھم صلِ علیٰ محمد وآلِ محمد کما صلیت علیٰ
ابراھیم وآلِ ابراھیم انک حمید مجید۔

۱۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیں گے اللہ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت ہوگی اور اللہ نے ان کے لیے ذلت

(احزاب ۵۷) | عذاب تیار کر رکھا ہے۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ ۲۳۳ پر اور علامہ ابن حبان نے اسعاف الراغبین ۱۵۴ پر لکھا ہے کہ ابن حجر ہیثمی اور امام حنبل نے عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔
عمرو صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھا۔ اور ایک مرتبہ حضرت علی کے ساتھ یمن گیا۔ وہاں کسی بات پر حضرت علیؑ سے ناراض ہوگیا۔ واپس مدینہ آکر اس نے اپنے سبب ناراضگی کو مرچ مصالحہ کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا۔
جب آنحضرتؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا۔
عمرو: تو کیوں مجھے اذیت دینے کے درپے ہے۔
عمرو کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ قبلہ میں بھلا آپکو اذیت دے سکتا ہوں۔
آپ نے فرمایا۔ یاد رکھو جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔
مؤلف: —— روایت میں یہ لفظ کہ اسے حضرت علیؑ سے تکلیف پہنچی قطعاً غلط ہیں۔ کیونکہ اگر حضرت علیؑ کی طرف سے فی الواقع اسے کوئی تکلیف پہنچی ہوتی تو آنحضورؐ نے اسے ڈانٹنے کی بجائے حضرت علی کو سمجھایا ہوتا آپ کا اسکو ڈانٹنا اس بات کا غماز ہے کہ اس نے حضرت علیؑ پر جھوٹ گھڑا تھا اور پروپیگنڈہ کیا تھا۔

۱۲- وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔
(احزاب ۵۸)

جو لوگ مومنین اور مومنات کو بلاوجہ اذیت دیتے ہیں وہ لوگ بہت بڑے بہتان اور گناہ عظیم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

○ شواہد التنزیل میں علامہ حسکانی نے مقاتل بلخی کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ:

احزاب ۵۸ ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علی کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے تھے۔

۱۳- یاایھا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسیٰ فبراہ اللہ مما قالوا۔ (احزاب ۶۹)

اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے حضرت موسیٰ پر جھوٹا بہتان باندھ کر اسے اذیت دی تھی اور اللہ نے حضرت موسیٰ کی برأت کا اعلان کیا تھا

○ مناقب خوارزمی ص ۱۹۰ کے مطابق آیت میں اہل ایمان سے مراد وہ کلمہ گو ہیں جنہوں نے زبان سے اسلام قبول کیا تھا لیکن دل اسلام پر مائل نہ تھا۔

۱۴- یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا۔ (احزاب ۷۰)

اے ایمان والو! متقی بنے رہو اور مستحکم بات کیا کرو۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۴۳ کے مطابق ابن عباس سے منقول ہے کہ قرآن میں جہاں بھی یاایھا الذین آمنوا ہے خطاب ہے علیؑ امیر المومنین ہے۔

۱۵- انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان

ہم نے آسمانوں، زمینوں، اور پہاڑوں پر اپنی امانت پیش کی مگر انہوں نے اس لیے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ممکن ہے کہ وہ اس کا تحفظ نہ کر سکیں۔

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔	مگر انسان نے اسے قبول کر لیا۔ انسان
(احزاب : ۷۲)	ظالم اور جاہل ہے۔

○ ینابیع المودہ ص۲۳۹ علامہ قندوزی نے محمد حنفیہ سے روایت کی ہے کہ احزاب ۷۲ میں امانت سے مراد ولایت علی ابن ابیطالبؑ ہے۔

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ لیجزی الذین آمنوا و عملوا الصالحات (۴)

۲۔ قل ما سألتکم من اجر فھو لکم (۴۷)

سورۂ سبا

۱ - لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۔ (سبا : ۴)

تاکہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اعمال صالح کرنے والوں کو جزا دے ۔ ان لوگوں کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہوگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۱ ص ۲۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنو وعملوا الصالحات ہے ان کا امیر و رئیس علیؑ ہے اللہ نے دیگر تمام صحابہ کو سرزنش فرمائی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے خیر وخوبی سے کیا ہے۔

---

۲ - قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ (سبا : ۴۷)

انہیں بتا دے میں نے تم سے جو بھی اجر مانگا ہے اس کا فائدہ تمہی کو ہوگا۔

○ ینابیع المودۃ ص ۹۹ پر علامہ قندوزی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سباؑ کا معنی یہ ہے کہ جس نے اوصیائے آل محمدؐ سے تولی کیا ۔ ان سے احکام دین حاصل کیے ۔ اسکی معرفت میں اضافہ ہوگا اور یہ سلسلہ معرفت میں اضافہ

آنحضورؐ سے لیکر حضرت آدمؑ تک دراز چلا جائیگا یعنی میرے مانگے ہوئے اجر کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ میرے اوصیاء کے ذریعہ تم ہدایت پاؤگے۔ سعادتمند بنوگے اور عذابِ آخرت سے نجات پاؤگے۔

۳۵

سُورَۃ فاطِر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دس آیات ہیں۔

۱۔ والذین امنوا وعملوا الصالحات لھم مغفرۃ واجر کبیر (۷)

۲۔ وما یستوی الاعمی والبصیر (الی) ولا الاموات (۱۹-۲۲)

۳۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (۲۸)

۴۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (الی) ولا یمسنا فیھا لغوب (۳۲-۳۵)

سُورۂ فاطر

۱۔ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ۔ (فاطر: ۷)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے انہیں مغفرت کے علاوہ اجر عظیم ملے گا۔

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن کی ہر وہ آیت جس میں الذین آمنوا وعملوا الصالحات ہے علیؑ اس کا امیر و رئیس ہے ذاتِ احدیت نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مدح وثنا سے کیا ہے۔

۲-۳۔ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ۔

(فاطر: ۱۹، ۲۰، ۲۱)

بینا و نابینا۔ ظلمت و نور۔ دھوپ و سایہ، اور زندہ و مردہ برابر نہیں ہوتے۔

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۱ رقم ۱۲۰ پر علامہ حسکانی نے مذکورہ آیات کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ان آیات میں نابینا سے مراد ابوجہل اور

بینا سے مراد حضرت علیؑ ہے۔ ظلمات سے مراد ابوجہل اور نور سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ظل سے مراد جنت میں مقام حضرت علیؑ اور حرور سے مراد جہنم میں ابوجہل کا ٹھکانا ہے۔ اس انفرادی تذکرہ کے بعد اموات میں اللہ نے تمام کفار کو اور احیاء میں تمام مخلص مومنین کو جمع کر دیا ہے۔

۵۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (فاطر ۲۸)

اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۰۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فاطر ۲۸ کا مصداق اول حضرت علیؑ ہے۔

۶-۷-۸-۹۔ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ

ہمارے بندوں میں سے ہماری کتاب کے وارث جو بنے ان میں سے کچھ ظالم تھے۔ کچھ میانہ رو اور کچھ باذن اللہ سابق الی الخیرات تھے۔ سابق الی الخیرات ہونا بہت بڑی فضیلت ہے۔

یہ لوگ جنت عدن میں داخل ہوں گے۔ اس جنت میں یہ لوگ سونے اور موتیوں کے زیورات سے آراستہ ہو کر ریشمی لباس پہنیں گے اور دعا

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ۔ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ۔

(فاطر، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵)

لگیں گے۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے یہاں ہر قسم کا غم واندوہ ہم سے دور کر دیا ہے اپنی نوازش سے ایسے عمدہ مقام میں جگہ دی ہے جہاں ہمیں کسی قسم کا غم و فکر نہیں ہے

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۲ صلا ۱۰۱ پر علامہ حسکانی نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ یا علیؑ اس آیت کا مصداق تیری ذریت کے علماء ہیں۔ یوم حشر جب محشور ہوں گے تو انکی تین اقسام ہونگی

○ ایسے سادات علماء جن کے نامۂ اعمال میں ثواب نہیں ہوگا۔

○ ایسے سادات علماء جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہونگی۔

○ ایسے سادات علماء جنکی برائیاں نہیں ہونگی اور نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔

○ درمنثور ج ۵ صلا ۲۵۱ پر علامہ سیوطی نے ابوداؤد طیاسی کے ذریعہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہے جہاں تک ظالم لنفسہ کا تعلق ہے تو وہ میرے تیرے جیسے لوگ ہوں گے۔

○ ایضاً صلا ۲۵۱ پر ابو سعید خدری سے روایت کی ہے جنت عدن میں اہل جنت کے سر پہ جو تاج ہونگے اگر ان کے تاجوں میں لگا ہوا ایک موتی بھی دنیا میں لایا جائے تمام مشرق و مغرب جگمگا اٹھیں۔

—۳۶—

سُورۃ یٰس

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وَكُلَّ شَيْءٍ احصيناه فِي امامٍ مبين (۱۲)

۲۔ واضرب لهم مثلاً اصحاب القرية اذ جاءها المرسلون (۱۳)

۳۔ وَجاء من اقصى المدينة رجلٌ يسعى (۲۰)

سُورۂ یٰسٓ

۱۔ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ۔ (یٰس ۱۲)	ہم نے ہر چیز کا علم امام مبین کو دے دیا ہے۔

○ ینابیع المودہ صفحہ پر علامہ قندوزی نے امام حسینؑ سے اور امام حسینؑ نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ ــــــ صحابہ نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ کیا امام مبین سے مراد ۔ توراۃ ہے انجیل ہے یا زبور ہے؟ اتنے میں میرے بابا حضرت علیؑ تشریف لائے ۔ آنحضورؐ نے دیکھ کر فرمایا ۔ یہ ہے وہ امام مبین جسے اللہ نے ہر چیز کا علم دیا ہے۔

○ ایضاً ، علامہ قندوزی نے عمار یاسر سے روایت کی ہے کہ ۔ میں ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے ساتھ تھا ہم وادی نمل سے گذرے ۔ میں نے چیونٹیوں کو دیکھ کر ازراہ تعجب کہا ۔ وہ ذات پاک ہے جو ان کی تعداد جانتی ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ایسا مت کہو ۔ بلکہ یوں کہو وہ ذات پاک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے ۔ انکی تعداد جاننے والا شخص موجود ہے ۔ میں نے عرض کیا ۔ کیا آپ جانتے ہیں ۔

آپؑ نے فرمایا ۔ میں ان میں سے نر اور مادہ کو بھی جانتا ہوں ۔ عمار بھلا تم نے سورہ یٰسین ع۱ نہیں پڑھی ؟ میں نے عرض کیا ۔ پڑھی ہے ۔ آپ نے فرمایا :

عمار! میں ہی وہ امام مبین ہوں جسے اللہ نے تمام علم سے نوازا ہے۔

۲- اضْرِبْ لَهُمْ أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ۔ (یٰسٓ ۱۳)

ان لوگوں کو بستی والوں کی مثال دے جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آتے تھے۔

درمنثور ج ۵ ص ۲۶۲ پر علامہ سیوطی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

بکثرت روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ آیت ایمانی حضرت علی کے لیے نازل ہوئی ہے کیونکہ آپ نے ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا۔

ابن عدی اور ابن عساکر سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

تین ایسے افراد ہیں جنہوں نے ایک لمحہ کے لیے بھی کفر باللہ نہیں کیا۔ مومن آل یاسین۔ علی ابن ابیطالب اور آسیہ۔

۳- جَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ۔ (یٰسٓ ۲۰)

شہر کے آخری سرے سے ایک شخص نے آکر کہا اے لوگو! اللہ کے نمائندوں کی بات مان لو۔

تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

آنحضورؐ سے مروی ہے کہ

تمام امتوں میں سے تین فرد سابق ہیں جنہوں نے طرفۃ العین کے لیے بھی شرک نہیں کیا۔ حزقیل مومن آل فرعون۔ حبیب نجار مومن آل یاسین اور علی ابن ابیطالبؑ۔

—۳۷—

سورۃ الصافات

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ فاھدوھم الی صراط مستقیم (۲۳)

۲۔ وقفوھم انھم مسئولون (۲۴)

۳۔ سلام علی ال یاسین (۱۳۰)

سورۂ صافات

۱۔ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ۔ (صافات: ۲۳)

ان لوگوں کو جہنم کی راہ دکھاؤ۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۲۶۰ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلۂ سند کے ذریعہ ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے سُنا ہے کہ:

یوم حشر اللہ کی طرف دو ملک پل صراط پر مقرر کیے جائیں گے جنہیں حکم ہوگا کہ جس شخص کے پاس حضرت علیؑ کا اجازت نامہ ہو اسے پل سے گذرنے دیں۔ اور جس کے پاس حضرت علیؑ کا اجازت نامہ نہ ہو اسے جہنم میں ڈال دیں۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ حضرت علی سے اجازت نامہ کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا۔ کلمہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ علی ابن ابیطالب وصی رسول اللہ

۲۔ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ۔ (صافات: ۲۴)

انہیں روک لو۔ ابھی ان سے کچھ پوچھنا باقی ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۰۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

قیامت کے دن مجھے اور علیؑ کو پل صراط پر مقرر کیا جائے گا، جو بھی پل صراط پہ آئیگا اس سے ولایت علیؑ کا سوال کریں گے محب علیؑ کو گذرنے کی اجازت ہوگی دوسروں کو جہنم میں ڈالیں گے۔ صافات ۲۴ سے یہی سوال مطلوب ہے۔

مؤلف: سابقہ آیت میں دو فرشتوں کا تذکرہ ہے اور اس آیت میں بنفس نفیس آنحضورؐ اور حضرت علیؑ کا ذکر ہے۔ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ دونوں احادیث ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں، کیونکہ

(۱) یہ بھی ممکن ہے کہ سابقہ آیت کی تفسیر میں بتائے گئے فرشتے آنحضورؐ اور حضرت علیؑ کے ماتحت ہوں، بحکم ان کا ہو اور جہنم میں پکڑ کر ملائکہ ڈالیں۔

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ آنحضورؐ اور حضرت علیؑ عظمت مرتبہ کے اعتبار سے ملائکہ کی نسبت زیادہ اشرف اور اعلیٰ مقام پر تشریف فرما ہیں۔

(۳) یہ بھی ممکن ہے کہ جہنم میں جانے والوں کے کچھ مراتب ہوں۔ کچھ افراد سے ملائکہ سوال کریں اور کچھ افراد سے براہ راست آنحضورؐ اور حضرت علیؑ سوال کریں۔

○ فرائد السمطین ج ۱ باب ۱۴ میں علامہ حموینی نے ابوسعید سے روایت کی ہے آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ انھم مسئولون ۔ یعنی ولایت علی ابن ابیطالبؑ کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

○ اسباب النزول میں علامہ واحدی نے یہی حدیث ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے۔

○ رشفۃ الصادی ص ۲۵ علامہ ابوبکر نے بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

○ صواعق محرقہ ص ۸۹ پر علامہ ابن حجر نے یہی حدیث درج کی ہے۔

○ الفصول المہمہ کی فصل اوّل میں علامہ ابن صباغ نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔

۳۔ سَلٰامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ۔ آلِ یاسین پر سلام ہو۔

(صافات ۱۳۰)

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ یسین سے مراد آنحضورؐ اور آل یاسین سے مراد ہم آل محمدؐ ہیں۔

○ ایضاً ص ۱۱۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سریانی زبان میں یسین سردار کو کہا جاتا ہے۔ جو آنحضورؐ کا لقب ہے۔ آل یاسین سے مراد آل محمدؐ ہیں۔

○ علامہ سیوطی نے درمنثور ج ۵ ص ۲۸۶ پر یہی روایت لکھی ہے۔

○ تفسیر کشاف ج ۲ ص ۲۲۲ پر علامہ زمخشری نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے وہ شہید ہے۔

جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے مغفور ہے۔

جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے تائب ہے۔

جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے مومن ہے۔

جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے پہلے ملک الموت پھر منکر و نکیر اسے جنت کی بشارت دینگے۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے اُسے اسطرح آراستہ کرکے جنت میں لیجایا جائیگا جس طرح دلہن کو سنوارا جاتا ہے۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے اسکے سامنے جنت کے دروازے قبر میں کھول دیئے جائیں گے۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے وہی سنت نبوی پر مرا۔

جو شخص بغضِ آلِ محمد پر مرے وہی سنت نبوی پہ مرا۔

جو شخص بغضِ آلِ محمدؐ پہ مرے وہ کافر مرا۔

جو شخص بغض آلِ محمدؐ پہ مرے جنت کی بو تک نہ پائے گا۔

آلِ محمدؐ کون ہیں؟

متواتر اور مسلسل احادیث کے مطابق جو اہلِ سنت نے روایت کی ہیں آلِ محمدؐ صرف فاطمہؑ۔ علیؑ اور حسنینؑ ہیں۔

- مثلاً محمد ابن طلحہ نے مطالب السئول ص۳ رص۹ پر۔
- خطیب خوارزمی نے مناقب خوارزمی ص۳۵ پر۔
- محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ ص۲۶ پر۔
- ابن حجر ہیثمی نے صواعق محرقہ ص۸۵ پر۔
- علامہ ابوبکر نے رشفۃ الصادی ص۱۶ پر۔
- صحیح مسلم ج ۲ ص۳۳۱ پر مسلم نے آیہ تطہیر کے شانِ نزول میں۔
- مستدرک حاکم ج ۳ ص۱۴۶ پر علامہ حاکم نے۔
- صحیح ترمذی ج ۲ ص ۲۹۳ رص۲۶۸ پر ابوعیسیٰ ترمذی نے۔
- مسندِ حنبل ج ۶ ص۳۱۲ پر امام حنبل نے۔

—۳۸—

سورۂ ص

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وان کثیرًا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض (۲۴)

۲۔ ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۲۸)

۳۔ قل ھو نبأ عظیم۔ انتم عنه معرضون (۶۷-۶۸)

سورۂ ص

۱- اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَیَبۡغِیۡ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیۡلٌ مَّا ہُمۡ - (ص : ۲۴)

مل بیٹھنے والوں کی اکثریت ایکدوسرے کے خلاف آمادہ بغاوت رہتی ہے - ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے وہ جتنے بھی ہیں کم ہیں -

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۲۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں - الذین امنوا و عملوا الصالحات - آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے - اللہ نے قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے - لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے مدح و ثنا سے فرمایا ہے -

---

۲- اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالۡمُفۡسِدِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۫ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِیۡنَ کَالۡفُجَّارِ - (ص : ۲۸)

کیا ہم اعمال صالحہ کرنیوالے مومنین کو روئے ارض پر فتنہ پردازوں - یا متقین کو فاجروں جیسا سمجھ لیں گے ؟

٭ ٭ ٭

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۵ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی

ہے کہ ص ع۲۸ کا مصداق تین مومن اور تین مشرک ہیں۔

حضرت علیؑ، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہؓ تین مومن۔ ان کے مقابلہ میں عتبہ، شیبہ

اور ولید تین مشرک تھے۔

۴۰۳۔ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ۔ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ۔ (ص ۳۸ ۶۹)

انہیں بتا دے وہی نبأ عظیم ہے [illegible] سے تم انحراف کرتے ہو۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۱۷ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی

کہ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے۔

بخدا میں ہی نبأ عظیم ہوں۔ بخدا مجھ سے عظیم نبأ کوئی نہیں۔ بخدا [illegible]

اللہ کی کوئی آیت نہیں۔

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۱۸ پر علامہ حسکانی نے عمرو ابن عاص کے [illegible]

نقل کئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

نصرناك من جهلنا يا ابن هند
على النبأ الاعظم الافضل
فاين الحصى من نجوم السماء
و اين معاوية من علی۔

اے ہند زادے ہم نے اپنی [illegible]
دورِ جاہلیت کی بنیاد پر۔ اللہ کے [illegible]
نبأ کے خلاف تیری نصرت کی [illegible]
کہاں آسمان کے درخشندہ ستارے [illegible]
سکتے ہیں اور معاویہ کہاں علیؑ کے [illegible]

-۳۹-

سورۃ الزمر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں گیارہ آیات ہیں۔

ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم (۷)

امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا (۹)

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (۹)

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب (۱۰)

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (۲۲)

ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون (۲۹)

ثم انکم یوم القیامۃ تختصمون (۳۱)

فمن اظلم ممن کذب علی اللہ (۳۲)

والذی جاء بالصدق وصدق بہ (الی) جزاء المحسنین (۳۳-۳۴)

ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت (۵۶)

سُورۂ زمر

۱- اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ (زمر ۷) | اگر تم کفر بھی کر جاؤ تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

○ ارذالی التاریخ ج ۲ ص ۱۵ میں محمد ابن جریر طبری کی تاریخ و تفسیر سے نقل کیا ہے کہ آنحضورؐ نے غدیر میں ولایت علیؑ کے اعلان کے بعد فرمایا تھا۔

لوگو! جو کچھ تمہیں میں نے کہا ہے ویسے کہو۔ علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ اور وہ بات کہو جس سے اللہ تم پر راضی ہو۔ اگر تم اس کا کفر بھی کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

۲- اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ (زمر ۹) | کیا ایسا شخص جو پوری رات قیام اور سجود میں گزار دینے کے باوجود بھی اللہ سے ڈرتا ہے اور رحمت الٰہی کا امیدوار رہتا ہے

غایۃ المرام ص ۶۵۰ پر علامہ بحرانی نے نیشاپوری کی روضۃ الواعظین کے حوالہ سے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ زمر ۹ حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں مغرب کے وقت حضرت علیؑ کے پاس آیا میں نے دیکھا

آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد آپ نے تلاوتِ قرآن شروع کر دی جو صبح طلوعِ فجر تک جاری رہی۔ پھر اٹھے تجدیدِ وضو کر کے صبح کی نماز پڑھائی پھر تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ طلوعِ آفتاب تک مصروفِ تعقیبات رہے۔ پھر لوگ مسائل پوچھنے اور نزاعات کے فیصلے لیکر آ گئے۔ ظہر تک آپ مصروف رہے۔ پھر نماز ظہر پڑھا کر تعقیبات میں بیٹھ گئے۔ عصر کی نماز پڑھا کر پھر لوگوں کے مسائل میں مصروف ہو گئے۔

مؤلف:۔ ــــــ آپ سے قلتِ نیند کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا:۔ اگر رات کو سو رہوں تو اپنے آپکو گنوا بیٹھوں گا اور اگر دن کو سو رہوں تو رعیت کا کوئی نگران نہ رہے گا۔

۲۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ۔ (زمر ع۹)	ان سے پوچھو کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ یہ تو صرف صاحبانِ دانش ہی تذکرہ کر سکتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عالم سے مراد علی اور اولادِ علی سے اشرہیں۔ جاہل سے مراد بنی امیہ ہیں اور اولیو دانش سے مراد شیعانِ علی ہیں۔

۳۔ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ (زمر ع۱)	صبر کرنیوالے ہی اپنی جزا بلا حساب پا سکیں گے

○ غایۃ المرام ص۹۳ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے انس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے:

قیامت کے دن ملائکہ حضرت علیؑ کو سات ناموں سے پکار کر عرض کریں گے۔

اے صدیق۔ یا اے رہنما۔ اے عابد۔ اے ہادی۔ اے مہدی۔ یا فتیٰ۔

یا علیؑ آپ خود اور آپ کے شیعہ بلاحساب جنت میں تشریف لے جائیں۔

۵۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(زمر ع۲۲)

کیا ایسا شخص اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہے اور وہ اللہ کی طرف سے روشنی میں ہے ان کے برابر ہو سکتا ہے جن کے دل ذکر خدا کے معاملے میں تنگ ہیں اور وہ ضلال مبین میں ہیں ان کیلئے یقیناً وادی ویل ہوگی۔

○ غایۃ المرام ص۱۵ پر علامہ بحرانی نے واحدی کی اسباب النزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ

آیت میں پہلے حصہ کا مصداق حضرت علیؑ و حمزہ ہیں۔ اور دوسرے حصہ کا مصداق ابوجہل اور اسکی حقیقی اور معنوی اولاد ہے۔

۶۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا

اللہ نے ایسے شخص کی مثال دی

فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (زمر ۲۹)

جو اپنے معبودوں میں گھرا ہوا ہے اور ایک شخص جو ایک شخص کے لیے ہر اعتبار سے قربان ہوتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ الحمد للہ! انکی اکثریت جاہل ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۷ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ معبودوں میں گھرا ہوا سے مراد ابوجہل اور ایک شخص پہ قربان شخص سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

○ ایضاً۔ محمد ابن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے۔ میں وہ شخص ہوں جو قدم قدم پہ آنحضور کا فدیہ بنتا رہا۔

۷۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (زمر ۳۱)

پھر تم قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرو گے۔

○ غایۃ المرام ص ۲۲۷ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے نقل کیا ہے کہ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ

ایک وقت تھا جب ہم کہا کرتے تھے کہ۔ ہمارا رب ایک ہے۔ دین ایک ہے پھر اللہ نے کس بات پر نزاع کے متعلق فرمایا ہے۔ جب جنگ جمل و صفین میں ہماری تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں تو ہمیں اس آیت کی تفسیر بھی سمجھ آئی۔

مؤلف: اس وقت تو یاد آنا ہی چاہیے تھا کیونکہ یہی صحابہ ہی تو ذیل کی احادیث کے راوی ہیں۔

○ اے علیؑ تجھ سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور تجھ سے صلح مجھ سے صلح ہے

○ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے۔

○ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔

○ جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے اسیطرح علیؑ تاویل قرآن پر جنگ کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۸۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ (زمر ۳۲)	اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور صدق آجانے کے بعد اسکی تکذیب کرے کیا کافرین کا ٹھکانا جہنم نہیں ہوگا۔

○ غایۃ المرام ص ۱۰۹ پر علامہ بحرانی نے مناقب ابن مردویہ کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

آیت میں صدق سے مراد اہلبیت کی ولایت ہے۔

۹۔ اَلَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ۔	جو لوگ صدق کے پاس آکر اس کی تصدیق کریں گے وہی متقی ہوں گے اللہ کے ہاں سے انہیں وہی ملے گا جس کی خواہش کریں گے محسنین کی یہی جزاء ہے

○ درمنثور ج ۵ ص ۳۲۸ پر علامہ سیوطیؒ اور کفایۃ الطالب ص ۱۰۹ پر علامہ گنجی [illegible] سے روایت کی ہے کہ

صدق سے مراد آنحضورؐ اور تصدیق کنندہ سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

۱۱۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ۔ (زمر ۵۶)

قیامت کے دن ایک نفس پکارے گا ہائے افسوس میں نے جنب اللہ کے معاملہ میں کتنی غفلت برتی اس وقت تو میں اس کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔"

○ نمایۃ المرام ص ۲۲۱ پر علامہ بحرانی نے۔المناقب الفاخرہ کے حوالہ سے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ یا علی تو اور میں جنب اللہ ہیں۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ! یہ جنب اللہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا یہ سر مکنون اور علم مخزون ہے جو ہمارے سوا کوئی نہیں۔ جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے کیا گیا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا وہ قیامت کے دن یہی حسرت کریگا۔

— ٤٠ —

سورۃ المومن (غافر)

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ الذین یحملون العرش من حولہ (الی) انک انت العزیز الحکیم (۷-۸)

۲۔ ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن (۴۰)

۳۔ وما یستوی الاعمی والبصیر (۵۸)

سورۂ مومن

۱۔۲۔ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

(مومن: ۷، ۸)

حاملین عرش اور ان کے ارد گرد والے حمدِ خدا کی تسبیح کرتے ہیں اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین کے لیے استغفار کر کے کہتے ہیں اے اللہ تو رحمت اور علم کے اعتبار سے وسیع تر ہے ان کو معاف فرما جو تیری بارگاہ میں رجوع کر کے تیری راہوں کی اتباع کرتے ہیں انہیں جہنم کی حرارت سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! انہیں ان جنت عدن میں داخل فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے انکے ساتھ ان کے آباؤ اجداد ازواج اور ذریات کو بھی معاف فرما جو صالح تھے۔ تو عزیز و حکیم ہے۔

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آغاز تخلیق کے بعد ایک عرصہ تک حاملین عرش صرف اور صرف میرے اور آنحضرت کے لیے استغفار کرتے رہے یہ دونوں آیات ہماری ہی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

اس پر بعض منافقین نے کہا۔ علیؑ کے وہ کون سے آباء ہیں جنکی شان میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں؟

تو حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ابوطالب اور عبداللہ سے لیکر اسماعیل و ابراہیم تک ہمارے آباء ہیں۔

ازواج سے مراد جناب خدیجہ اور ام السادات جناب فاطمہ ہیں۔

اور ذریات سے مراد ائمہ اہلبیت اور ان کے علاوہ صالح سادات مراد ہیں۔

۳۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(مومن ۴۰)

جن مومن مردوں اور عورتوں نے اعمال صالحہ کئے وہی داخل جنت ہوں گے اور وہاں انہیں بلا حساب رزق ملیگا۔

٭ ٭ ٭

○ غایۃ المرام صفحہ ۵۸۹ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔

میری امت میں سے ستر ہزار افراد ایسے ہونگے جو بلاحساب داخل جنت ہونگے پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا۔

اے علیؑ! وہ لوگ تیرے شیعہ ہونگے اور تو انکا امام ہوگا۔

۴۔ مَا يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ (مومن ۵۸)

بینا اور نابینا۔ اور اعمال صالحہ کرنیوالے اور بدعمل برابر نہیں ہوتے تم بہت کم فکر کرتے ہو۔

شواہد التنزیل ج اص ۱۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں (الذین امنوا وعملوا الصالحات) آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔ ذات احدیت نے تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی فرمایا ہے حسن وخوبی سے کیا ہے۔

٤١

سُورَةُ فُصِّلَت

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

١. ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم اجر غیر ممنون (٨)
٢. ویوم یحشر اعداء الله الی النار فهم یوزعون (١٩)
٣. وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلانا (٢٩)
٤. افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی آمنا (٤٠)

سورۂ فصلت

۱۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ۔ (فصلت : ۸)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے ان کے لیے بے حساب اجر ملے گا۔

* * *

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔ خالق نے قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا ذکر ہمیشہ مدح و ثنا سے فرمایا ہے۔

۲۔ یَوۡمَ یُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَہُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ۔ (فصلت ۱۹)

جس دن دشمنانِ خدا جہنم کی طرف ملجائے جائیں گے تو پشیمان ہونگے۔

* * *

○ شواہد التنزیل ج ۱ صفحہ ۲۹ پر علامہ حسکانی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضورؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا وہ قیامت میں یہودی محشور ہوگا۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ اگر آپ اہلبیت سے بغض رکھنے والا بزعم خود مسلمان نمازی اور روزہ دار ہو تو؟

آپ نے فرمایا۔ ایسا شخص جزیہ کے خوف اور غنیمت کے لالچ میں اعلانِ اسلام کر کے نماز و روزہ پڑھتا ہے۔

○ تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۳۱ پر علامہ بغدادی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اسے علیؑ سے محبت کرنا ہو گی جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض کیا اس نے اللہ سے بغض کیا اور جس نے اللہ سے بغض کیا وہ داخلِ جہنم ہو گا۔

۲۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ۔ (فصلت : ۲۹)

کافر کہیں گے۔ اے اللہ! ہمیں جن و انس میں سے وہ دو افراد دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں تلے روند ڈالیں اور وہ دونوں ذلیل و خوار ہوں

○ غایۃ المرام ص ۴۲۲ پر علامہ بحرانی نے عکرمہ جو خوارج سے تھا کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ نے فرمایا۔

سب سے پہلے جہنم میں فلاں فلاں داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے ان دونوں کو بلایا اور انہیں بتا دیا کہ یہ آیت تمہارے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (فصلت، ۴۰)

کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائیگا بہتر ہے یا وہ جو قیامت میں مومن ہو کر آئیگا۔ تم جو چاہو عمل کرو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

جہنم میں داخل ہونیوالے شخص سے ولید ابن مغیرہ۔ اور مومن سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

۔۔۔۴۲۔۔۔

سورۃ الشوریٰ

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات (۲۲)

۲۔ ذلک الذی یبشر عبادہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۲۳)

۳۔ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا (۲۳)

۴۔ ویستجیب الذین ینزل الغیث من بعد ما قنطوا (۲۸)

سورۂ شوریٰ

۱۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ (شوریٰ ۲۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالح کیے وہ جنت کے باغات میں رہیں گے وہاں جو چاہیں گے انہیں ملے گا یہ اللہ کی بہت بڑی نوازش ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۱۱ پر علامہ حسکانی نے عکرمہ کے ذریعے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:

قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔ آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہوگا۔ قرآن میں تمام صحابہ کو سرزنش کی گئی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ مدح و ثنا کے ساتھ ہی ہے۔

۲۔ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى شوریٰ ۲۳

یہ وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے مومن اور صالح بندوں کو دیتا ہے۔ کہہ دو کہ میں تم لوگوں سے ذوی القربیٰ کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۳۰۶ پر علامہ بحرانی نے مسند امام حنبل کے حوالہ سے سعید ابن جبیر اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کے ذوالقربیٰ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ علیؑ فاطمہ اور حسنینؑ۔

○ تفسیر خازن کے حاشیہ پر دی گئی تفسیر نسفی ج ۴ صفحہ ۹۹ پر علامہ نسفی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۳۰۶ پر علامہ بحرانی نے صحیح بخاری ج ۲ کے حوالہ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

○ ایضاً علامہ بحرانی نے صحیح مسلم ج ۵ کے حوالہ سے یہی حدیث درج کی ہے۔

○ ابن کثیر نے اپنی تفسیر کی ج ۴ میں یہی حدیث لکھی ہے۔

○ علامہ سید قطب فاضل معاصر نے اپنی تفسیر ظلال القرآن ج ۲۵ میں یہی حدیث ابن عباس سے روایت کی ہے۔

○ علامہ سیوطی نے تفسیر جلالین پ ۲۵ پر یہی حدیث درج کی ہے۔

○ علامہ ابن صباغ نے الفصول المہمہ کے مقدمہ میں یہی حدیث نقل کی ہے۔

○ علامہ حموینی نے فرائد السمطین ج ۱ باب دوم میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مناقب خوارزمی صفحہ ۲۳۹ پر اس حدیث کو درج کیا ہے۔

○ علامہ خوارزمی نے مقتل الحسین ج ۱ صفحہ ۲۵ پر جابر ابن عبداللہ سے ایک اور حدیث یوں نقل کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

○ جبرئیل میرے پاس سبز ریشم سے بنی ہوئی ایک دستاویز لیکر آیا ہے۔ جس پر سفید رنگ میں تحریر ہے۔ میں نے محبت علیؑ ابن ابیطالبؑ اپنی مخلوق پر فرض

کی ہے تمام کو آگاہ کرے۔

- علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ ص ۲۶۸ پر محبت اہلبیت کا فرض ہونا روایت کیا ہے
- علامہ کلبی نے اپنی تفسیر ج ۴ ص ۳۵ پر یہی روایت کی ہے۔
- علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں یہی روایت کی ہے۔
- علامہ شبلنجی نے نور الابصار ص ۱۰۲ پر یہی روایت نقل کی ہے۔
- علامہ ابن حبان نے اسعاف الراغبین کے ص ۱۰۵ پر اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۲۔ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ (الشوریٰ: ۲۳)	جس نے نیکی کی ہم اسکے نامۂ اعمال میں اضافہ کریں گے اللہ غفور و شکور ہے۔

- شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۴۶ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد مودت آلِ محمدؐ ہے۔
- ایضاً ص ۱۵۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ شوریٰ ع ۲۳ محبت آلِ محمدؐ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
- تفسیر کشاف۔ سورہ شوریٰ میں علامہ زمخشری نے سدی سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد آلِ محمدؐ سے محبت ہے۔
- مقاتل الطالبین ص ۵۱ پر ابو الفرج اموی نے امام حسنؑ سے روایت کی ہے کہ آیت میں نیکی سے مراد ہم آلِ محمدؐ کی محبت ہے۔

۳۔ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اللہ اہل ایمان اعمال صالحہ کرنے

وَيَعْمَلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ (شوریٰ، ۲۶)

والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی نوازش میں اضافہ فرماتا ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۱۰۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں بھی۔ الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔ ذات احدیت نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ مدح و ثنا سے فرمایا ہے۔

۵۔ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (شوریٰ: ۲۸)

اللہ ہی تو ہے جو مایوس ہو جانے کے بعد باران رحمت نازل کرتا ہے اپنی رحمت کو نشر کرتا ہے وہی ولی و حمید ہے۔

—۴۳—

سورۃ الزخرف

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں گیارہ آیات ہیں۔

۱۔ وجعلها كلمة باقية فى عقبه لعلهم يرجعون (۲۸)

۲۔ أفأنت تسمع الصم أو تهدى العمى (۴۰)

۳۔ فإما نذهبن بك فإنا منهم منتقمون (الى) وسوف تسئلون (۴۱/۴۴)

۴۔ وسئل من أرسلنا من قبلك من رسلنا (۴۵)

۵۔ فلما آسفونا انتقمنا منهم (۵۵)

۶۔ ولما ضرب ابن مريم مثلا (الى) لبنى اسرائيل (۵۷-۵۹)

سورہ زخرف

۱۔ جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (زخرف ۲۸)

ہم نے اس کی نسل میں اپنے کلمہ کو باقی رکھا تاکہ ممکن ہے یہ لوگ پلٹ آئیں۔

٭ ٭ ٭

○ ینابیع المودہ ص۱۱ پر علامہ قندوزی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ زخرف ۲۸ ہمارے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اللہ نے امامت تاقیامت نسل حسینؑ میں ودیعت کر دی ہے۔

۲۔ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ (زخرف ۴۰)

کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کی راہنمائی کر سکتا ہے یا واضح گمراہی میں ہوئے راہ راست پر لا سکتا ہے؟

○ غایۃ المرام ص۲۰ پر علامہ بحرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ولایت علیؑ کے تارک کو اللہ بہرا اور اندھا کر دے گا۔

۶-۵-۴-۳ ۔ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۔ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ (زخرف ۴۱ تا ۴۴)

ہم تجھے اس دنیا سے اٹھالیں گے۔ ہم ضرور ان سے انتقام لیں گے۔ ہم نے ان سے جو وعدہ کیا ہے تجھے دکھا دیں گے ہم ان پر قادر ہیں۔ تجھ پہ جو وحی کی گئی ہے اسی پر قائم رہ تو صراط مستقیم پہ ہے۔ یہ تیرے اور تیری قوم کے لیے ذکر ہے عنقریب تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۵۸ پر علامہ حسکانی نے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ

حجۃ الوداع میں مقام منیٰ پر میں تمام صحابہ کی نسبت آنحضورؐ سے قریب تر تھا کہ آپ نے فرمایا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے بعد کفار بن جاؤ گے۔ ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں اس لشکر کے ساتھ ہوں گا۔ جو تمہارے خلاف ہوگا۔

پھر آپ نے اپنے پیچھے دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا۔ علیؑ سے لڑو گے۔ علیؑ سے لڑو گے۔ علیؑ سے لڑو گے۔

آپ کے اس ارشاد کے فوراً بعد جبریل یہ آیت لیکر نازل ہوا۔

اور اس میں آپ سے کہا گیا ہے کہ۔ تجھ پہ جو وحی کی گئی ہے اس سے تمسک رکھ۔ یعنی علیؑ کے معاملہ میں جو کہا گیا ہے اسے پورا کر۔

تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ عنقریب تم سے اس کے متعلق پوچھا جائیگا۔ یعنی ولایت علیؑ کا سوال یوم حشر کیا جائیگا۔

ینابیع المودہ صفحہ ۹۹ پر علامہ قندوزی نے جابر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ ناکثین اور قاسطین سے انتقام لے گا۔

۷۔ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا۔ (زخرف: ۴۵)

ہمارے انبیاء میں سے تجھ سے پہلے جو ہم نے بھیجے ہیں ان سے سوال کرلے۔

غایۃ المرام صفحہ ۲۴۹ پر علامہ بحرانی نے حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھے آسمان پر لیجایا گیا تو اللہ نے تمام انبیاء کو جمع کیا۔

اللہ نے ارشاد فرمایا۔ میرے حبیب ان انبیاء سے سوال کرلے کہ انہیں کس بنیاد پر مبعوث کیا گیا ہے؟

تمام انبیاء نے جواب دیا۔ توحید، آپکی رسالت اور علی کی ولایت کے اقرار کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔

۸۔ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ۔ (زخرف: ۵۵)

جب ان لوگوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

ینابیع المودہ صفحہ ۲۵۸ پر علامہ قندوزی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

ذاتِ احدیت اس بات سے کہیں عظیم تر ہے کہ وہ محل عوارض ہو اور نادانی ہو۔ خلاقِ عالم نے ہماری ناراضگی اور ہمارے رنج و غم کو اپنی ذات سے منسوب فرمایا اور تنبیہہ کی ہے کہ

جب ان لوگوں نے ہم کو ناراض اور رنجیدہ کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

۹-۱۰-۱۱- وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ . وَقَالُوا ءَأَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا . بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

(الزخرف : ۵۷-۵۹)

جب ان کے سامنے ابن مریم کی مثال دی گئی تو تیری قوم اس سے ناک بھوں چڑھانے لگی۔ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارا خدا بہتر ہے یا یہ شخص۔ ان کا خدا سے یہ لوازم صرف اعتراض برائے اعتراض ہے۔ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ یہ تو ہمارا صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے نوازش کی ہے اور اسے بالخصوص بنی اسرائیل کے بطور مثال پیش کیا ہے۔

○ غایۃ المرام ص۱۷۱ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم کی کتاب "نزول القرآن فی علی" کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ

ہم آنحضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا،

ابھی ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئیگا جو تمہارے درمیان حضرت عیسٰی کی مانند ہے۔

اتنے میں ابوبکر آیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ قبلہ کیا یہی ہے؟

پھر عمر آیا۔ صحابہ نے پوچھا یہ ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔

پھر حضرت علیؑ آگئے۔ صحابہ نے پوچھا کیا یہی ہے؟

آپ نے فرمایا۔ ہاں

کچھ منافق صحابہ نے کہا۔ علیؑ کو ماننے کی بجائے تو ہمارے لات، منات اور عزیٰ کی عبادت آسان ہے۔

اس وقت ذاتِ احدیت نے زخرف ع۵ ر ۵۸ تا ۵۹ نازل کیں۔

○ ایضاً علامہ بحرانی نے ابن مردویہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔

یا علیؑ تجھ میں عیسیٰ کی چند مثالیں ہیں، جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس کی امت کے بعض افراد نے اس سے اتنی محبت کی کہ اسے معبود بنا لیا اور بعض نے اتنی نفرت کی اسے دشمن سمجھ لیا۔ اور یہ دونوں گروہ ہلاک ہو گئے۔ یہ سن کر منافق صحابہ نے کہا۔ آنحضورؐ کو حضرت علیؑ کے حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ اور کوئی مثال ہی نہیں۔

اس وقت جبرئیل زخرف ع۵ ر ۵۸ تا ۵۹ لیکر نازل ہوا۔

○ علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ ص۱۰۱ پر اور علامہ طبری نے ذخائر العقبیٰ ص۹۲ پر بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۴

سُورَۃُ الدُّخَان

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آٹھ آیات ہیں۔

۱ــــ کذلک واورثناها قوماً اٰخرین (۲۸)

۲ــــ انّ المتقین فی مقام امین (الیٰ)

ذلک الفوز العظیم (۵۱ ، ۵۷)

سُورۂ دخان

۱۔ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ - (دخان ۲۸)

اسیطرح سے اور ہم نے دوسری قوم کو وارث بنادیا۔

○ غایۃ المرام صفحہ ۲۱۰ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلۂ سند سے حضرت علیؑ کے غلام قنبر سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت علیؑ دریائے فرات پر نہانے تشریف لیگئے جب لنگ باندھ کر داخل دریا ہوئے اور نہاکر باہر آئے تو دیکھا کہ آپکی قمیص موجود نہ تھی۔ ہوا یوں تھا کہ آپ نے قمیص کنارے دریا رکھی تھی پانی کی لہر بلند ہوکر آئی اور قمیص کو بہاکر لے گئی۔ جب قمیص نہ ملی تو آپ متاسف ہوگئے۔ اتنے میں ہاتف نے آواز دی یا علیؑ دائیں جانب دیکھیں جو ضرورت ہو لے لیں۔ آپ نے جب دائیں دیکھا تو ایک رومال میں کچھ بندھا رکھا تھا۔ آپ نے اسے اٹھایا۔ کھولا۔ تو اسمیں ایک قمیص تھی۔ ساتھ ہی ایک رقعہ لکھا تھا جسکی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى عَلِىِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

رحمٰن ورحیم اللہ کے نام سے۔ یہ قمیص عزیز وحکیم اللہ کی طرف سے علی ابن ابیطالب کو ہدیہ ہے۔

ھذا قمیص ھارون ابن عمران کذلک اورثناھا قوماً اخرین۔

یہ ہارون ابن عمران کی قمیص ہے اسیطرح ہم نے دوسری قوم کو اس کا وارث بنا دیا ہے۔

۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۔ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ۔ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ۔ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى۔ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

(دخان ۵۱ تا ۵۷)

متقین یقیناً محفوظ مقام میں رہیں گے وہاں باغات اور چشمے ہوں گے ایک دوسرے کو نمائش کرتے ہوئے سندس اور استبراق کے لباس پہنیں گے۔ ہم ان کی حورالعین سے شادی کریں گے۔ انتہائی حفاظت سے ہر قسم کا میوہ کھا سکیں گے پہلی موت کے سوا پھر کبھی موت سے دوچار نہ ہوں گے۔ اللہ نے انہیں جہنم کی حرارت سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ اللہ کی نوازش ہے اور یہی فوزِ عظیم ہے۔

⭘ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بخدا۔ اس کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے۔ بخدا علی سید المتقین ہے۔

⭘ ایضاً ج ۲ ص ۲۱۶ ر ۸۵۱ پر انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ آلِ محمدؐ ہی ہر متقی کے سردار ہیں۔

۴۵

سُوۡرَۃُ الجَاثِیَۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔۔۔ ام حسب الذین اجترحوا السیئات (۲۱)

۲۔۔۔ فاما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فی دخلھم (۳۰)

سورۂ جاثیہ

۱۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۔ (جاثیہ : ۲۱)

جو لوگ بداعمالیوں میں ڈوبے رہتے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہم ان لوگوں کی طرح سمجھ لیں گے جو اعمال صالحہ کرنیوالے مومن ہیں؟ اور کیا ہم انکی موت وحیات کو ایک جیسا بنائیں گے ۔ بڑا برا فیصلہ ہے۔

* * *

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۲۸ رقم ۱۲۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت تین مومنین حضرت علی، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ اور تین مشرکین عتبہ، شیبہ اور ولید کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مکہ میں کسی بات پر ان میں باہمی نزاع ہوا تو مشرکین نے کہا۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو تو پھر بھی قیامت میں ہم تم سے افضل ہی ہوں گے۔ اسکے جواب میں ذاتِ احدیت نے یہ آیت نازل فرمائی۔

○ مناقب خطیب بغدادی ص ۱۹۳ پر علامہ بغدادی نے اور کفایۃ الطالب

ص۳۵ پر علامہ گنجی وغیرہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

۱۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ۔ (جاثیہ ۳۰)

جو لوگ بحالت ایمان اعمال صالح کرنے والے ہیں اللہ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں داخل کرے گا اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ا ص ۲۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ آیا ہے علی ان کا امیر و رئیس ہے۔ اللہ نے تمام صحابہ کو تھوڑی بہت سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے مدح وثنا سے کیا ہے۔

—۴۶—

سُورَۃُ الاحقاف

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً و رحمۃً (۱۲)

۲۔ واذ صرفنا الیک نفراً من الجن یستمعون القرآن (۲۹)

سورۂ احقاف

قبل ازیں موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی۔	۱۔ مِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً (احقاف ۱۲)

○ غایۃ المرام ص۳۰۵ پر علامہ ابن مردویہ نے مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوذر، مقداد اور سلمان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ

ہم آنحضورؐ کے حضور بیٹھے تھے کہ تین مہاجرین آئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائیگی۔

○ اہلِ حق ہوں گے جن میں باطل کی رتی تک نہ ہوگی۔ انکی مثال خالص سونے کی ہوگی جسے جس قدر آگ میں سینکا جائے اسکی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا امام یہ شخص ہوگا۔ آپ نے آنیوالے مہاجرین میں ایک کی طرف اشارہ فرمایا۔

○ ایک گروہ کلیۃً باطل پر ہوگا۔ ان میں حق رائی برابر بھی نہ ہوگا۔ انکی مثال لوہے کی سی ہوگی جسے جس قدر آگ میں ڈالا جائے اسکی سیاہی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ان تین مہاجرین میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کا امام یہ ہوگا۔

○ تیسرا گروہ حق و باطل میں مخلوط ہوگا۔ نیک و بد عمل کے جامع ہونگے۔ انکا

امام یہ ہوگا۔ مسلم کہتا ہے کہ میں نے ان سے پوچھا یہ تین کون تھے۔ تو انہوں
جواب دیا کہ اہل حق کا امام علیؑ ابن ابیطالبؑ تھا۔ دوسرے دو کا انہوں نے نام نہ لیا۔

---

۲ - اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ - احقاف ۲۹

جب ہم نے قوم جن میں سے چند افراد کو تیری طرف پھیرا وہ قرآن سننے لگے۔ جب وہ آ گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش رہو۔ جب تلاوت قرآن ختم ہو گئی تو اپنی قوم کی طرف منذرین کر واپس پلٹ گئے۔

* * *

○ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ حرف العین۔ میں علامہ ابن حجر نے قوم جن کے عرفطہ ابن شماخ کے حالات میں خرائطی کے حوالہ سے جناب سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم آنحضورؐ کے ساتھ تھے بارش ہو رہی تھی ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ ہم نے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز سنی۔ آپ نے جواب سلام دیا اور فرمایا۔

کون ہے؟

اس نے کہا۔ قبلہ میں عرفطہ ابن شماخ ہوں۔ مسلمان ہو کر آیا ہوں۔
آپ نے فرمایا۔ خوش آمدی۔ ذرا اپنی اصلی شکل میں ہمارے سامنے بھی ظاہر ہو۔ ہمارے سامنے ایک گھنے بالوں والا شخص ظاہر ہوا جسکے چہرے پہ بہت زیادہ بال تھے۔ اسکی آنکھیں اوپر نیچے تھیں۔ اسکے منہ میں

بے لمبے دانت باہر کو نکل رہے تھے۔ اسکی انگلیوں پر درندوں کی طرح لمبے ناخن تھے۔ اسے دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

اس بوڑھے نے عرض کیا۔ قبلہ میرے ساتھ اپنا نمائندہ بھیجئے جو میری قوم کو اسلام کی دعوت دے اسکے تحفظ کی ذمہ میں لیتا ہوں۔

خرائطی نے اسکے ساتھ حضرت علیؑ کو بھیجنے کا طویل قصہ نقل کیا ہے۔

حضرت علیؑ اونٹ پر بیٹھے۔ مجھے ساتھ لیا۔ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں نہ کوئی کاشت تھی اور نہ کوئی درخت۔ حضرت علیؑ ذکرِ خدا بکثرت فرماتے رہے۔ میں نے صبح کی نماز عرفطہ کے ساتھ پڑھی۔ صبح کے وقت حضرت علیؑ نے تمام قوم جن کو دعوتِ اسلام دی۔ اس پر وہ سب بگڑ گئے۔ حضرت علیؑ نے ایک طویل دعا پڑھی۔ جسکے نتیجہ میں بجلی گری اور بہت سے جن جل کر مر گئے۔ باقی بچنے والوں نے اسلام قبول کر لیا۔

آپ مجھے لیکر واپس مدینہ حضرت نبیؐ کی خدمت میں پہنچے۔ اور آنحضورؐ کو تمام واقعہ سنایا۔

آپ نے فرمایا۔

یا علی! اب یہ تمام قوم جن تا قیامت تجھ سے مرعوب رہیں گے۔

۴۷

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۵ آیات آیا۔

۱ والذین آمنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی محمد (۲)

۲ ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل (۳)

۳ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل اعمالھم (الی) عرفھا لھم (۴-۶)

۴ یا ایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم (۷)

۵ ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لھم (۱۱)

۶ ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصالحات (۱۲)

۷ افمن کان علی بینۃ من ربہ (۱۴)

۸ مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا (۱۵)

۹ ومنھم من یستمع الیک (الی) وآتاھم تقواھم (۱۶-۱۷)

۱۰ فاذا عزم الامر فلو صدقوا اللہ (الی) واعمی ابصارھم (۲۱-۲۳)

۱۱ ان الذین ارتدوا علی ادبارھم (الی) فاحبط اعمالھم (۲۵-۲۸)

۱۲ ام حسب الذین فی قلوبھم مرض (الی) فی لحن القول (۲۹-۳۰)

۱۳ ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم (۳۱)

۱۴ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ (۳۲)

۱۵ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ (۳۳)

۱۶ فلا تھنوا وتدعوا الی السلم (۳۵)

سورۂ محمد ۴

۱۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ۔

(محمد ۴۷: ۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے اور جو کچھ محمدؐ پہ نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے یہی اللہ کی طرف سے حق ہے اللہ انکی طرف سے ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے گا اور اللہ انکی حیثیت کو درست فرمائیگا

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۱، ص ۱۷۲ پہ علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن حسن کے ذریعہ امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ

محمدؐ ۲ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

یہ اس لیے کہ جو کافر ہیں وہ تابع باطل ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حق کے مطیع ہیں اللہ لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ (محمد ع ۲) ضرب الامثال سے سمجھاتا ہے۔

○ درِ منثور ج ۶ ص ۴۶ پر علامہ سیوطیؒ نے ابن مردویہ کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

سورہ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حالات میں نازل ہوئی ہے۔

۴-۵-۶- اَلَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ سَیَهْدِیْهِمْ وَیُصْلِحُ بَالَهُمْ۔ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ۔ (محمد ع ۲ پ ۲۶ ر ۵)

جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہو گئے ہیں۔ ان کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے اللہ انہیں ہدایت یافتہ کرے گا۔ ان کے حالات درست فرمائیگا اور جس جنت کی ان کے سامنے تعریف کی ہے اسی جنت میں انہیں داخل کریگا۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۳ پر علامہ حسکانی نے عطا کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

سورہ محمدؐ کی مذکورہ آیات جناب حمزہ، جناب جعفر طیار اور حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

۷- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد ع ۱)

اے ایمان والو! اگر تم نے اللہ کی مدد کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

○ حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۴ پر علامہ حموینی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ اس کا امیر المومنین ہے۔

۷- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔ (محمدؐ ۴۷ : ۱۱)

یہ اس لیے کہ اللہ مومنین کا مولا ہے اور کفار کا کوئی مولا نہیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۴ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ، جناب حمزہ، جناب جعفر طیار، جناب فاطمۃ الزہراؑ اور حسنین شریفین ہیں۔ اللہ ان کا ولی ہے اور کافرین سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں جن کا کوئی ولی نہیں ہوگا۔

۸- اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ۔

(محمدؐ ۴۷ : ۱۲)

اعمال صالحہ کرنے والے مومنین کو اللہ ایسی جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ اس طرح کھاتے پیتے ہیں جس طرح چوپائے! ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۴ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ــــــ محمدؐ ۴۷ کا پہلا حصہ ہم آل محمدؐ کی شان میں اور دوسرا حصہ

بنی امیہ کے حق میں نازل ہوا ہے۔

○ غایۃ المرام ص۱۰۱ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ سے روایت نقل کی ہے کہ الذین آمنوا سے مراد حضرت علیؑ، جناب حمزہ اور جناب عبیدہ ہیں جبکہ الذین کفروا کا مصداق عتبہ، شیبہ اور ولید ہیں۔

۹۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ۔ (محمد ۱۴)

کیا جو شخص اللہ کی طرف سے واضح دلائل کے ساتھ آیا ہو اسکی مانند ہو سکتا ہے جسکے اعمال خود اسی کو حسین نظر آتے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہو۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص۱۷۵ پر علامہ حسکانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آیت کا پہلا حصہ نبی اکرمؐ کی شان میں ہے اور دوسرا حصہ ابوجہل اور ابو سفیان وغیرہ کے حق میں ہے۔

۱۰۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا

جس جنت میں متقی ہوں گے اس میں خالص پانی کی نہریں ہونگی۔ ایسے دودھ کی نہریں ہوں گی جس کا ذائقہ کبھی نہ بدلا ہوگا۔ ایسی شراب کی نہریں ہونگی جو پینے والوں کے لیے سرور بخش ہوگا اور خالص شہد کی نہریں ہونگی انہیں

مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ۔
(محمدؐ ۴۷ آیت ۱۵)

ہر قسم کے پھل ملیں گے اور اللہ کیطرف سے نوازشات ہوں گی اور یہ سب کچھ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح انکے مقابلہ میں کچھ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہینگے۔ وہاں پینے کو انہیں ایسا گرم پانی ملیگا جس سے انکی آنتیں کٹ جائیں گی۔

٭ ٭ ٭

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۲ پر علامہ حسکانی نے جعفر ابن حسین ہاشمی سے روایت کی ہے کہ

محمدؐ ۴۷ ہمارے اور بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔

یعنی متقین سے مراد حضرت علی اور آپ کی معصوم اولاد ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والے بنی امیہ ہیں۔

۱۱-۱۲- مِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ (محمدؐ ۱۶-۱۷)

ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو تیری باتیں سننے کے باوجود جب تیرے پاس سے اٹھتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا ہے ان سے پوچھتے ہیں۔ محمدؐ ابھی کیا کہہ رہا تھا۔ اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگا دی ہے یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں۔ جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت اور تقویٰ میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

○ روح المعانی میں علامہ آلوسی نے اس آیت کی تفسیر میں ابن مردویہ کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

سورۃ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہل بیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۱۳-۱۴-۱۵- فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ - فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔ (محمدؐ ۱۳، ۱۴، ۱۵ ر ۲۳)

جب نبی کسی بات کا عزم مصمم کرلے اگر یہ لوگ اسکی اتباع کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا عنقریب جب تم حکمران ہو گے تو روئے ارض پر فتنہ و فساد کرکے قطع کروگے ان پر اللہ کی لعنت ہے یہ لوگ بہرے اور اندھے ہیں۔

* * *

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۸ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۔ جب آنحضورؐ حکم جنگ دیں۔

فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ ۔ بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ انہیں ایمان و جہاد کی تصدیق کرنا چاہیے۔ آنحضورؐ کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے اگر ایسا کریں تو ان سے بہتر ہوگا۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ ۔ جب تم اس امت کے حکمران بنوگے تو اللہ کی نافرمانی کروگے۔

تقطعوا ارحامکم: ابن عباس نے فرمایا ذات احدیت نے تمام امت مسلمہ کو بنی امیہ کے اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرنے کی خاطر از روئے امتحان چند روزہ حکومت دی۔

○ غایۃ المرام ص۲۲۳ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے روایت کی ہے کہ یہ آیات بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔

○ درمنثور ج ۶ ص۶۴ پر علامہ سیوطی نے عبداللہ مزنی سے روایت کی ہے مذکورہ آیات کا مصداق بنی امیہ ہیں۔

---

۲۵ تا ۲۸ - إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ

جو لوگ اپنے سابقہ قدموں پر مرتد ہو گئے حالانکہ ہدایت ان کے سامنے واضح ہو چکی تھی۔ یہ صرف شیطان کی خواہش پوری کی ہے اور ان لوگوں نے [illegible] سمجھنے والوں سے کہہ رکھا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس میں سے بعض کو ہم تسلیم کریں گے اللہ انکے راز جانتا ہے۔ یہ لوگ اس وقت کیا کریں گے جب ملائکہ انکے منہ اور پشت پر کوڑے برسائیں گے کیونکہ ان لوگوں نے ان کی اتباع کی جن پر اللہ ناراض تھا اور اللہ کی رضا کو ناپسند کیا اللہ نے انکے اعمال ضبط کیے

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۔

(محمد ع۴۵ س۲۶ ر۲۴ ۱۹)

○ درمنثور ج ۶ ص ۶۲ ر ۲۴ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔ اس آیت کا مصداق منافقین ہیں۔

ان آیات کا بالخصوص مصداق حضرت علی سے بغض رکھنے والے منافقین ہیں۔ ابن مردویہ نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ؛

زمانہ رسالت میں ہم منافقین کو بغض علیؑ سے پہچانتے تھے۔

۲۰۔۲۱۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ، فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (محمد ع۲۹ ر۳۰)

جن لوگوں کے دل بیمار ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے کینے باہر نہیں نکالیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو تجھے ان کے چہرے دکھا دیں ویسے زبان کے انداز بیان سے بھی تو انہیں پہچان لیگا۔

○ درمنثور ج ۶ ص ۶۶ پر علامہ سیوطی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ لتعرفنھم فی لحن القول سے مراد یہ ہے کہ۔ منافقین کو علی سے بغض کی بنا پر پہچانا جائیگا۔

○ کفایۃ الطالب ص۱۱ پر علامہ گنجی نے یہی روایت تاریخ ابن عساکر سے نقل کی ہے۔

۲۲۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں

الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ (محمد ۳۱)

سے مجاہدین اور صابرین کو پہچان لیں اور تمہارے حالات کو آزمالیں۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۷۸ پر علامہ حسکانی نے ربعیہ ابن ناجذ کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

سورۃ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہلبیت کی شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ۔ (محمد ۳۲)

جو لوگ کافر ہیں اور جنہوں نے راہ خدا سے روکنے کی کوشش کی ہے اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد نبی اکرمؐ کو اذیت پہنچاتے ہیں وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں دے سکتے ان کے تمام اعمال ضبط کر لیے جائیں گے۔

○ ینابیع المودہ ص ۲۱۱ پر علامہ قندوزی نے حافظ ابوبکر ابن مردویہ سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ علیؑ کے معاملہ میں واضح اعلان خلافت کے بعد جن لوگوں نے ولایت علیؑ سے انکار کر کے رسولِ خدا کو اذیت پہنچائی ان کے اعمال ضبط ہونگے۔

۲۴۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

اے ایمان والو! اللہ اور

اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ. (محمد ۱ع۳۳)	رسول کی اطاعت کرو۔

○ اسعاف الراغبین ص۱۶۱ پر علامہ ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں "یا ایہا الذین آمنوا" آیا ہے علیؑ اس کا امیر و رئیس ہے۔

۲۵۔ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ. (محمد ۳ع۳۵)	کمزور پڑ کر صلح کی دعوت نہ دو۔ تم ہی غالب ہو گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال کبھی ضائع نہ ہوں گے۔

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص۱۲۰ پر علامہ حسکانی نے حسن ابن امام حسنؑ سے روایت کی ہے کہ:

جب ہمیں اور بنی امیہ کو پہچاننا ہو تو سورہ محمدؐ کی تلاوت کیا کرو اس کی ایک آیت ہماری شان میں اور ایک آیت بنی امیہ کے حق میں ہے۔

-۴۸-

سُورۃ الفتح

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات مبارکہ ہیں۔

۱۔۔۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ (۱۰)

۲۔۔۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (۱۸)

۳۔۔۔ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ (۲۶)

۴۔۔۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار (۲۹)

۵۔۔۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات (۲۹)

سورۂ فتح

۱۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۔

(فتح : ۱۰)

جن لوگوں نے تیری بیعت کی گویا انہوں نے اللہ کی بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔ اب جس نے بھی بیعت شکنی کی وہ اپنے ہی خلاف کرے گا اور جس نے اللہ سے کیا گیا معاہدہ پورا اللہ عنقریب اسے اجر عظیم سے نوازے گا۔

○ غایۃ المرام ص ۳۴۴ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے جابر سے روایت کی ہے کہ صلح حدیبیہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ آج تم لوگ کرہ ارض پر خوش قسمت ترین افراد ہو۔

ہم نے درخت کے نیچے آنحضورؐ کی موت پر بیعت کی۔ ہم میں سے اسوقت صرف ابن قیس نے بیعت شکنی کی تھی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں رئیس ھا امیر حضرت علیؑ ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں فتح قریب کو نوید ہے وہ فتح قریب فتح خیبر تھی اور فتح خیبر کا سہرا حضرت علیؑ کے سر ہے۔

○ ماذا فی الت ریخ ج ۳ ص ۱۵۶ پر علامہ قبیسی نے تاریخ طبری کے حوالہ سے مقام خم غدیر پر آنحضورؐ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔

۲- لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔ (فتح ۱۸)

اللہ مومنین سے اس وقت راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ اللہ کو ان کے دل کا حال معلوم ہے بہر صورت اللہ نے انہیں اطمینان اور فتح قریب سے نوازا۔

○ علامہ سیوطی نے درمنثور ج ۶ ص ۷۳ پر عکرمہ سے روایت کی ہے کہ فتح قریب سے مراد صلح حدیبیہ کے بعد فتح خیبر ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۴۴۲ پر مناقب خوارزمی کے حوالہ سے جابر سے روایت کی ہے جو فتح ۱۱ میں پیش کی گئی ہے۔

○ مناقب بغدادی ص ۱۲ پر علامہ بغدادی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

○ کفایۃ الطالب ص ۱۳۰ پر علامہ گنجی نے بھی یہی روایت لکھی ہے۔

۳- فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اطمینان نازل کر کے انہیں کلمہ تقویٰ کی

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (فتح، ۲۶)

وصیت کی یہی مومنین تقویٰ کے زیادہ حقدار تھے اور یہی اہل تقویٰ تھے۔ اللہ ہر شے کا عالم ہے۔

○ مطالب السئول ص۲۲ پر علامہ قرشی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابو ہریرہ سے فرمایا

اے ابو ہریرہ اللہ نے مجھ سے علیؑ کے متعلق عہد لیا ہے کہ۔ علیؑ ہدایت کا علم۔ اور متقین کا لازمہ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح، ۲۹)

محمدؐ اللہ کا رسول ہے جو اسکے ساتھ ہیں کفار کے لیے سخت ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ شفیق ہیں۔ یہ اللہ سے نوازش و خوشنودی کے خواہش مند رہتے ہیں۔ انکی پیشانیوں پر سجدہ کے نشان واضح علامت کی طرح موجود ہیں انکی مثل انجیل میں اس کاشت سے دی گئی ہے جسکی کونپل نکل کر مستحکم ہو کر موٹی ہو جائے اپنے تنے پر کھڑی ہو جائے اور کاشتکاروں کے باعث حیرت بن جائے تاکہ کفار غصہ میں آپے سے باہر

○ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۹ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے

رُکعاً سجداً کا مصداق حضرت علیؑ ہیں۔

لیغیظ بھم الکفار سے مراد دشمنان علیؑ ہیں۔

○ ایضاً ص ۱۸۳ ابو محمد ابن اموریہ کے ذریعہ حسن سے روایت کی ہے کہ

فَاستَوٰی عَلٰی سُوقِہ کا مصداق حضرت علیؑ ہے

یُعجِبُ الزُّرَّاعَ کا مصداق حضرت علیؑ کے محبان ہیں۔

○ غایۃ المرام ص ۴۲۱ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ کی تلوار سے اسلامی شہرت محبان حضرت علیؑ کے لیے باعث حیرت ہوگی۔

۵۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنھُم مَّغفِرَۃً وَّاَجراً عَظِیماً ○ (فتح، ۲۹)

اللہ نے اہل ایمان اعمال صالحہ کرنے والوں کے ساتھ مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

○ غایۃ المرام ص ۴۲۱ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

کچھ لوگوں نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا بعثت کے بعد سید المومنین اور اسکے موال سامنے آجائیں۔ حضرت علیؑ اپنے تمام محبان اولین و آخرین کے ساتھ آگے بڑھ آئیں گے۔ حضرت علیؑ کے ہاتھ میں سفید نور کا علم ہوگا

جائیگا پھر ندا آئے گی تم لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ پھر حضرت علیؑ نور کے ایک منبر پر بیٹھ جائیں گے۔ ایک ایک شخص ان کے سامنے پیش کیا جائیگا اپنے محب کو جنت میں اور منکر کو جہنم میں بھیجتے جائیں گے۔

۴۹

سورة الحجرات

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

۱ یا ایها الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی الله (۱)

۲ یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (۲)

۳ ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله (۳)

۴ یا ایها الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ (۶)

۵ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما (۹)

۶ انما المؤمنون الذین آمنوا بالله (۱۵)

سورۂ حجرات

۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (حجرات ۱)

اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے قدم نہ بڑھاؤ اللہ سے ڈرو اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

شواہد التنزیل ج ۱ صـ ۶۴ پر علامہ حسکانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا ہے علیؑ ان کا امیر ہے۔

۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (حجرات ۲)

اے ایمان والو اپنی آواز آنحضورؐ کی آواز سے نہ تو بلند کرو اور نہ ہی انُسے اس طرح پکارو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

٭ ٭ ٭ ٭

نور الابصار صـ ۷۰ پر علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں یا ایہا الذین آمنوا کا امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہے اللہ نے

تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علی کا تذکرہ ہر جگہ مدح و ثنا سے کیا ہے۔

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (حجرات ۳)

جو لوگ آنحضورؐ کی موجودگی میں اپنی آواز پہ قابو رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کا اللہ نے اندر دل کے تقویٰ پہلے سے امتحان لے لیا ہوا ہے انہی کے لیے نوازش اور اجرِ عظیم ہے۔

غایۃ المرام ص۴۵۱ پر علامہ بحرانی نے۔ جمع بین الصحاح کے حوالہ سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ

صلح حدیبیہ کے بعد قریش ہمارے پاس آئے اور آکر کہا۔

ہمارے کچھ بیٹے اور غلام بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں یہ ہمیں واپس کر دو۔

آنحضورؐ نے ان سے فرمایا۔

اے قریشیو! احکام خدا کی مخالفت سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تم پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو تمہاری گردنیں اڑا دیگا۔

آپ کے صحابہ میں سے بعض نے سوال کیا۔ قبلہ وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا۔ وہ جو اس وقت میرا جوتا مرمت کر رہا ہے۔ اس وقت حضرت علیؑ ہی آنحضورؐ کا جوتا مرمت فرما رہے تھے۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہیں کوئی بات بتائے تو تحقیق

فتبینوا ۔ حجرات : ۶ | کر لیا کرو۔

غایۃ المرام ص۴۲۱ پر علامہ بحرانی نے ۔ وکیع اور قطان کی تفاسیر کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ امیر المومنین ہے۔

۵۔ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۔ (الحجرات ۹)

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو۔ اگر ایک گروہ بغاوت پر اتر آئے تو پھر اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ حکم خدا پر پلٹ کر نہ آئے۔

علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے ایک مرتبہ خوارج کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے بعد میری امت سے ایک گروہ اس طرح دین سے نکل جائیگا جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور یہ لوگ پھر کبھی دین میں واپس نہ آئیں گے یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائیگا ۔ انکی باتیں اچھی اور عمل برے ہونگے ۔ جو بھی ان سے ملے ان سے جنگ کرے جو ان سے جنگ کریگا وہ اجر عظیم پائے گا ۔ جو ان کے ہاتھوں قتل ہوگا شہید ہوگا ۔ وہ لوگ کائنات کے بدترین افراد ہوں گے ۔ اللہ ان سے بری ہوگا ۔ ان سے جنگ کرنے والا دونوں گروہوں کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

صحیح بخاری میں اس حدیث کے آگے یہ جملہ بھی لکھا ہوا ہے۔ ابو سعید خدری کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضورؐ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ نے ان سے جنگ کی ہے اور میں فوج حضرت علیؑ میں شامل تھا۔

۶۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۔ (حجرات ۱۵)

حقیقتاً مومن وہ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانے کے بعد رسالت میں شکوک نہ کرنے اور اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کیے وہی صادق ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۸۶ / ص ۱۸۷ پر علامہ حسکانی نے عقیل ابن حسین کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ نے ان افراد کی اطاعت الہیہ اور صداقت و وفا کی خود گواہی دیدی ہے۔

— ۵۰ —

سورہ ق

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وجاءت کل نفس معها سائق وشهيد (۲۱)

۲۔ القيا في جهنم كل كفار عنيد (۲۴)

۳۔ ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب (۳۷)

سُورۂ ق

۱۔ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ۔ ق ع۲۱	قیامت کے دن ہر نفس ہانکنے والے اور گواہ کے ساتھ پیش ہوگا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۱۸۹ پر علامہ حسکانی نے ام المومنین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آیت میں سائق کا مصداق آنحضرتؐ اور گواہ (شہید) کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

۲۔ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ۔ ق ع۲۴	تم دونوں ہر بدترین منکر کو جہنم میں ڈالتے جاؤ۔

مناقب ابن مغازلی کے آخر میں مطبوع مسند ولید کلابی میں شریک ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ۔ میں اعمش کی بیماری کے ایام میں اس کے پاس بیٹھا تھا کہ۔ ابوحنیفہ۔ ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلےٰ اسکی عیادت کو آگئے۔ دونوں

گفتگو انہوں نے اعمش سے کہا۔

تو فضائل علیؑ میں احادیث بیان کیا کرتا تھا۔ اب ان سے توبہ کرلے کیونکہ اس وقت تیرا دنیا میں آخری مقام اور آخرت میں پہلا قدم ہے۔

اعمش نے کہا مجھے سہارا دیکر بٹھاؤ۔ تین مرتبہ ایسا کیا۔

جب اُسے سہارا دیکر بٹھایا گیا تو اس نے کہا۔

مجھے ابو المتوکل ناجی نے ابو سعید خدری کے ذریعہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے جس دن قیامت کا روز ہوگا۔ ذات احدیت کی طرف سے مجھے اور علیؑ کو حکم ہوگا کہ تم دونوں اپنے دشمنوں کو جہنم میں اور اپنے محبین کو جنت میں داخل کرتے جاؤ۔

ان تینوں نے کہا یہ باز نہیں آئیگا اٹھو چلیں۔

۳۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَ ھُوَ شَہِیْدٌ۔ ق ع ۳

جسکے پاس دل ہو اور کان لگا کر سُنے اور حاضر بھی ہو اس کے لیے اس میں تذکرہ ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۳ پر علامہ حسکانی نے عطاء کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

ایک مرتبہ آنحضورؐ کو دو بہت بڑی عمدہ اور جسیم ناقائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ آپ نے تمام صحابہ سے فرمایا۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اس انداز میں دو رکعت نماز ادا کرے کہ اول نماز تا آخر نماز اس کے دل میں دنیا کی کوئی بات نہ آئے اور اس کی فکر امور دنیا سے قطعی خالی ہو۔ تاکہ میں ایک ناقہ اسے دیدوں۔

—۵۱—

سُورَۃُ الذَّارِیَاتِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السّلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (۱۷-۱۸)

سورۂ ذاریات

۲/۱ - کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ - ذاریات ۱۷ / ۱۸

کچھ لوگ رات میں بہت کم سوتے ہیں اور بوقت سحر استغفار کرتے ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۱۹۴ / صفحہ ۱۹۵ پر علامہ حسکانی نے ابو بکر ابن مومن کے ذریعہ سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں آیات حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ اور امام حسینؑ کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔

حضرت علیؑ کا معمول تھا کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سوتے تھے۔ درمیانی حصہ میں استغفار کرتے تھے۔

ہر رات ستر رکعت میں ختم قرآن کا آپ کا معمول تھا۔

—۵۲—

سُورَةُ الطُّورِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں بارہ آیات ہیں۔

۱۔ انّ المتقین فی جنات (الی) وزوجناھم بحورٍ عین (۱۷-۲۰)

۲۔ والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم (الی) انہ ھو البر الرحیم (۲۱-۲۸)

سورۂ طور

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝

طور، ۱۷ تا ۲۰

متقین باغات اور نعمات میں رہیں گے۔ اللہ کی عنایات پر مسرور ہونگے جہنم کی حرارت سے اللہ نے انہیں محفوظ رکھا ہے۔ انہیں کہا جائیگا۔ تمہارے اعمال کے عوض اب کھاؤ اور پیو تمہیں مبارک ہو۔ بچھے ہوئے پلنگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ اور ہم حورعین سے ان کی شادی کریں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۶ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت میں متقین کا مصداق جناب حمزہ۔ حضرت علی۔ جناب جعفر اور جناب سیدہ ہیں۔ جنت میں ہر ایک کو ایک ایک ایسا باغ بھی ملے گا جسکے درمیان میں سفید موتیوں سے تیار ایک خیمہ نصب ہوگا۔ اس خیمہ میں سونے اور موتیوں سے تیار کردہ پلنگ بچھا ہوگا۔

کوئی نہ اٹھا۔ تمام ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ حضرت علیؑ اٹھے اور معروفِ نماز
ہو گئے جب آپ نے سلام پڑھا تو جبرئیلؑ نے نازل ہو کر آنحضورؐ سے کہا ایک ناقہ انہی
کو دے دیں۔

آنحضورؐ مسکرائے اور فرمایا۔ جبرئیلؑ تشہد میں علیؑ سوچ رہا تھا کہ کونسی ناقہ چنے
میری شرط کے خلاف ہے۔

جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ حضورؐ! جس طرح آپ اسرارِ قلوب کے واقف ہیں اس
طرح مجھے بھی تو واقفیت ہے۔ علیؑ نے صرف اسی قدر تو نہیں سوچا بلکہ اس سے آگے
بھی سوچا ہے۔ اور وہ

یہ کہ ان میں سے کونسی زیادہ موٹی تازی ہے تاکہ وہ چن کرلے۔ اسے نحر کرے
اور راہ خدا میں صدقہ کر دے۔ آپ کی شرط تھی کہ امورِ دنیا کے متعلق نہ سوچے بھلا
راہ خدا میں صدقہ کرنے والی بات کہاں امورِ دنیا سے ہے یہ تو خالصۃً للہ فکر ہے۔
چنانچہ آنحضورؐ نے دونوں ناقائیں حضرت علیؑ کو دے دیں۔ اس وقت ق ع ۳ نازل
ہوئی اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

جو شخص بھی دو رکعت نماز اسطرح پڑھ لے کہ اس کے دل میں امورِ دنیا سے
کسی قسم کی فکر نہ ہو تو اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۵-۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
۷-۸ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا
۹-۱۰
۱۱-۱۲
بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ
مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ
بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ. وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ
وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ. يَتَنَازَعُوْنَ
فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ.
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ
لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ. وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ. قَالُوْٓا اِنَّا
كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ.
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ
السَّمُوْمِ. اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ
اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ.

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے بھی با ایمان ہو کر ان کی اطاعت کی ہم ان کی ذریت کو بھی انہی سے ملحق کریں گے۔ ان کے اعمال میں سے رائی برابر بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ہر انسان اپنے اعمال کا مرہون منت ہوگا۔ وہاں قسم قسم کے میوے اور گوشت جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اور وہ شراب کے ایک ایک جام پر وہ ایسا تنازعہ کریں گے جس میں نہ گناہ ہوگا نہ لغویات۔ ان کے غلام ان کے گرد طواف کریں گے ایسے غلام جو موتیوں کی طرح حسین ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔ دنیا میں تو ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر بھی خائف رہتے تھے اب اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے اور ہمیں جہنم سے بچا لیا ہے ہم دنیا میں بھی اللہ ہی کو پکارتے تھے۔ وہ مہربان اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۹۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیات نبی اکرمؐ۔ حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ اور

ان کی ذریت طاہرہ کی شان میں نازل ہوئی ہے

ایضاً ص۱۹۵ پر علامہ حسکانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ہم اصحاب رسولؐ میں درجہ بندی کر رہے تھے اور ہم نے کہا۔

ہم نے کہا۔ پہلا نمبر ابوبکر کا ہے دوسرا عمر کا اور تیسرا عثمان کا ہے۔ کسی نے کہا۔

اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم علیؑ کو کسی ترتیب میں نہیں لاؤ گے ؟

عبداللہ ابن عمر نے کہا۔ تو غارت ہو جائے ہم اصحاب کی بات کر رہے ہیں اور تو

اہلبیتؑ کو ان میں لا رہا ہے۔ علیؑ اہلبیتؑ سے ہے۔ اس کا تو کسی سے مقابلہ نہیں کیا

جا سکتا۔ وہ تو مراتب میں آنحضورؐ کے ساتھ ہوگا۔

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے بھی با ایمان ہو کر انکی اتباع کی۔

جناب فاطمہؑ بھی آنحضورؐ کے ساتھ مراتب جنت میں ہوں گی۔ اور علیؑ ان دونوں

کے ساتھ ہوگا۔

۵۳

سورۃ النجم

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والنجم اذا ھوی (الی) وھو بالافق الاعلی (۱-۷)

۲۔ وانہ ھو اضحک وابکی (۴۳)

سورۂ نجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی. مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی - وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی - اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی - عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی - ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی. وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی -

(النجم - ۱ - ۲ - ۷)

رحمٰن اور رحیم اللہ کے نام سے ابتدا ہوتی ہے اس ستارے کی قسم ہے جب وہ نازل ہوا تمہارا نبی نہ راہ سے بھٹکا ہے اور نہ گمراہ ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات سے کوئی بات نہیں وہ ہی بات کرتا ہے جو وحی ہوتی ہے امین ملک اسے وحی پہنچاتا ہے۔ عزم مصمم کا مالک ہے جسکا قیام افق اعلیٰ پر ہے

غایۃ المرام ص ۶۰۹ پر علامہ بحرانی نے مناقب مغازلی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

میں بنی ہاشم کے چند دیگر جوانوں کے ساتھ آنحضورؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ ہم نے آسمان سے ایک ستارے کو ٹوٹتے دیکھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا یہ ستارہ زمین پر آ پڑیگا اور جس کے گھر آئے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا۔

ہم تمام جوان اٹھ کر کھڑے ہوئے اور ستارے کو دیکھنے لگے۔ ستارہ

مدینہ کے اوپر آکر چکر لگانے لگا اور پھر خانۂ علیؑ میں آگیا۔

کچھ صحابہ نے کہا۔

یا نبی اللہ! آپ محبت علیؑ میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔

ان کے جواب میں ذات احدیت یہ آیات نازل کیں۔

علامہ گنجی نے کفایۃ الطالب ص۱۳۱ پر یہی واقعہ ابن عساکر کی تاریخ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۸۔

۸۔ اَنَّہٗ ھُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی۔ النجم ۴۳	اللہ ہی تو ہے جو رلاتا بھی ہے اور ہنساتا بھی ہے۔

شواہد التنزیل ج۲ ص۲۷۲ پر علامہ حسکانی حنفی کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آیت میں ہنسانا سے مراد حضرت علیؑ۔ جناب حمزہ اور جناب جعفر ہیں کہ یہی حضرات جنگ بدر میں کفار سے جنگ کے وقت مسکرا مسکرا کر ان پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور ابکیٰ کا مصداق کفار مکہ کے مقتول ہیں۔

۔۵۴۔

سُورۃُ القمر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السّلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

ا۔ انّ المتقین فی جنات ونھر ۔ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (۵۴-۵۵)

سُورۂ قمر

۲/۱- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ قمر ۵۴/۵۵

متقین باغات میں نہروں کے کنارے ہونگے جو عمدہ ترین قیام گاہ ہوگی اور ان کے باعزت ملائکہ ملازم ہونگے۔

مناقب خوارزمی ص۲۳۲ پر علامہ خوارزمی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آنحضور نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔ یا علیؑ جس نے تجھ سے محبت کی جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ پھر آپ نے قمر ۵۴/۵۵ کی تلاوت کی۔ علامہ طبری نے ذخائر العقبیٰ ص۹۱ پر اور خطیب بغدادی نے مناقب خطیب ص۱۸۶ پر بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر علماء اہل سنت نے بھی اپنی اپنی کتب میں اسے نقل کیا ہے۔

ـــ ۵۵ ـــ

سُورَۃُ الرَّحمٰن

اس سُورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱ـــ مَرَجَ البحرین یلتقیان۔ (الی) اللؤلؤ والمرجان (۱۹ـ۲۲)

سورۂ رحمٰن

آیۃ ۴۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۔

رحمٰن ۱۹ تا ۲۲

دو سمندر ہیں جو باہم ملتے ہیں۔ ان کے مابین حد فاصل ہے جس سے تجاوز نہیں کرتے تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں سمندروں سے موتی اور مرجان برآمد ہوتے ہیں۔

غایۃ المرام ص۳۴۲ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے سفیان ثوری سے روایت کی ہے کہ

بحرین کا مصداق حضرت علیؑ و فاطمہؑ ہیں۔

اور لولؤ و مرجان کا مصداق امام حسنؑ و امام حسینؑ ہیں۔

اور برزخ کا مصداق آنحضورؐ ہیں

نورالابصار ص۱۱۵ پر علامہ شبلنجی نے انس سے یہی روایت نقل کی ہے۔

درمنثور ج۶ ص۱۴۲ پر علامہ سیوطی نے

الفصول المہمہ کے مقدمہ میں علامہ ابن صباغ نے اور

۔۵۶۔

سُورَۃُ الوَاقِعَۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۲۰ آیات ہیں۔

۱۔ فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ (۸)

۲۔ والسابقون السابقون اولئک المقربون (۱۰-۱۱)

۳۔ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ (۱۴)

۴۔ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین (الی) وفرش مرفوعۃ (۲۷-۳۴)

۵۔ انا انشأناھن انشاء (الی) لاصحاب الیمین (۳۵-۳۸)

۶۔ فاما ان کان من المقربین (الی) وجنت نعیم (۸۸-۸۹)

۷۔ واما ان کان من اصحاب الیمین (۹۰-۹۱)

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱ پر علامہ قندوزی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

سورہ واقعہ

۱۔ فَاَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ۔	دائیں جانب والے۔ بھلا کون ہیں دائیں جانب والے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۸۶ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے جناب عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ اللہ نے اپنی مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین حصہ میں قرار دیا پھر آپ کے اصحاب الیمین میں سے میں رئیس و امیر ہوں پھر اللہ نے اس قسم کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے ان تین میں سے بہترین حصہ میں قرار دیا۔ اور ان کے متعلق فرمایا ہے۔ فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ۔

۲/۳۔ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔	سابق سابق ہی ہیں اور وہی مقرب ہونگے۔

غایۃ المرام صفحہ ۳۹۹ پر علامہ بحرانی نے مناقب ابن مغازلی کے حوالہ سے

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ یوشع موسے کے لیے سابق تھا۔ حزقیل آلِ فرعون سے سابق تھا۔ یٰسین عیلے کے لیے سابق تھا۔ اور علیؑ میرے لیے سابق ہے۔

غایۃ المرام ص۳۸۶ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموینی سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے دو سو مہاجرین و انصار کی موجودگی میں کہا۔ اللہ کو گواہ کر کے بتاؤ کہ جب واقعہ عذا / علا نازل ہوئی تو آنحضورؐ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

اس آیت کا تعلق انبیاء اور اوصیاء سے ہے۔ میں افضل الانبیاء ہوں اور علی سیّدالاوصیاء ہے

تمام مہاجرین و انصار نے کہا۔ ہم نے آنحضورؐ سے سُنا ہے۔

علامہ طبری نے تاریخ طبری ج ۳ ص۲۱۳ پر محمد ابن منکدر، ربیعہ ابن ابوعبدالرحمان ابو حازم مدنی اور کلبی سے روایت کی ہے کہ علی اوّل المسلمین ہے۔

مسند امام ابو حنیفہ ج ا ص۱۱۱ پر حبہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے اعلانِ اسلام کیا اور آنحضورؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

مناقب خطیب ص۱۹۱ پر علامہ بغدادی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

ہم نے آنحضورؐ سے واقعہ عذا / علا کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس کا مصداق علی اور اُسکے شیعہ ہیں۔

۴۔ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ؕ — آخرین میں سے کم ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۱۹ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

ثلۃ من الاولین کا مصداق جناب ہابیل مقتول مومن آل فرعون جناب حزقیل۔ اور صاحب لیسین مراد ہیں۔ اور قلیل من الآخرین سے علی ابن ابیطالب مقصود ہیں۔

۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲ — وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝

واقعہ ع ۲ تا ۲۷

اصحاب یمین۔ بھلا اصحاب یمین کون ہیں۔ رنگا رنگ درخت ہونگے بچھے ہوئے پھل ہونگے۔ لمبے سائے ہونگے۔ بہتا ہوا پانی ہوگا۔ بیشمار میوے ہونگے نہ کبھی ختم ہونگے نہ ان سے ممانعت ہوگی اور بچھے ہوئے بستر ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۲۰ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ سوموار کے دن آنحضورؐ کو اعلان نبوت کا حکم ملا۔ اور منگل کے دن میں نے اعلان اسلام کر دیا۔ آنحضورؐ نماز پڑھتے تھے میں آپ کے دائیں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا۔ میرے علاوہ کوئی بھی آنحضورؐ کے ساتھ نہیں ہوتا تھا۔ اس وقت اللہ نے یہ آیات نازل کیں۔

۱۳—۱۴ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۱۵—۱۶ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ واقعہ ع۲ ۳۵/۳۸	ہم نے ان حوروں کو حسین تر پیدا کیا ہم نے انہیں اصحاب یمین کے لیے ان چھوا رکھا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۲۹۳ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اصحاب الیمین کا مصداق شیعیان آل محمدؐ ہیں۔

۱۷/۱۸۔ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ۔	اگر مقربین سے ہوا تو آرام سکون خوشبوئیں اور نعمات جنت ہونگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۲۲۶ پر علامہ حسکانی نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ مقربین کا مصداق آل محمدؐ ہیں۔

۱۹/۲۰۔ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ۔ واقعہ ۹/۹۱	اگر اصحاب یمین سے ہے تو تجھے اصحاب یمین کیطرف سے سلام ہو۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۲۹۳ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں۔

---

*

— ۵۷ —

سُورَۃُ الحَدِیۡدِ

اس سورہ میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ وَالَّذِیۡنَ آمَنُوا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ (۱۹)

۲۔ سَابِقُوۡا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ (۲۱)

۳۔ وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ فِیۡہِ بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ (۲۵)

۴۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَآمِنُوۡا بِرَسُوۡلِہٖ (۲۸)

سورۂ حدید

۱۔ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۔ حدید/۱۹

جو لوگ اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لائے وہی اللہ کے نزدیک صدیق اور شہداء ہیں۔ انہی کے لیے اجر اور نور ہے جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں وہ صاحبانِ جہنم ہیں۔

غایۃ المرام ص ۴۹۵ پر علامہ بحرانی نے اہلسنت سلسلہ سند کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حدید ۱۹ کے مطابق علیؑ اس امت کا صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم ہے۔

اور شہداء عند ربھم کا مصداق حضرت علیؑ، جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار ہیں۔ جو ہر نبی کے لیے اس کی امت کے خلاف شہادت دیں گے کہ اس نبی نے احکام الہٰی کی کما حقہ تبلیغ کی ہے۔

لہم اجرھم سے مراد تصدیق نبوت کا اجر ہے۔

اور نور سے مراد پل صراط پر ان کی چمک و دمک ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۱۸۱، ص۱۸۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔

تکذیب آیات الٰہیہ سے مراد حق علیؑ سے انکار ہے۔

۲- سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ۔ حدید ۲۱

رحمت الٰہیہ کیطرف سبقت کرو۔

غایۃ المرام ص۳۴۶ پر علامہ بحرانی نے حافظ ابو نعیم کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ امت کا سابق علی ابن ابیطالب ہے۔

۳- أَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ۔

حدید ۲۵

ہم نے حدید نازل کیا جس میں انتہائی استحکام اور لوگوں کے مفادات کے علاوہ یہ معلوم کرنا بھی پنہاں ہے کہ اللہ اور اسکے انبیاء کی مدد کون کرتا ہے۔ اللہ قوی و عزیز ہے۔

حاشیہ احقاق الحق ج ۳ ص۳۳۹ پر تفسیر سدی کے حوالہ سے ابن عباس سے مروی ہے کہ

جب اللہ نے حضرت آدم کو جنت سے باہر بھیجا تو آپ کے پاس ذوالفقار تھی جسکے ذریعہ حضرت آدم جنوں اور شیطانوں میں اپنا دفاع کرتے تھے۔

اس پر لکھا ہوا تھا۔

میرے تمام انبیاء اس تلوار سے یکے بعد دیگرے تمام صدیق ایک دوسرے کے بعد اس تلوار سے جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وارث علی ابن ابیطالب بنے گا جو نبی امی کی معیت میں اس تلوار کے ذریعہ دشمنان خدا اور رسول سے جنگ کرے گا۔

۴۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

حدید ۲۸

اے ایمان والو! ایمان برقرار رکھو اللہ سے ڈرو۔ رسول خدا پر ایمان رکھو۔ اللہ تمہیں اپنی دگنی رحمت سے نوازیگا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اللہ غفور اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص۲۲۲ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کفلین من رحمتہ کا مصداق۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔

—۵۸—

سُورَۃُ المُجَادِلَۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔ ما یکون من نجوی ثلاثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ (۷)

۲۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان (۹)

۳۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس (۱۱)

۴۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی (الی خبیر بما تعملون (۱۲-۱۳)

۵۔ لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ (۲۲)

۶۔ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (۲۲)

سورۂ مجادلہ

۱۔ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

مجادلہ ع۸

جہاں کہیں تین آدمی بیٹھ کر سرگوشی کریں اللہ ان کے ساتھ چوتھا ہوتا ہے اگر چار آدمی بیٹھ کر خفیہ میٹنگ کریں تو اللہ ان کا پانچواں ہوتا ہے۔ ان کی تعداد اس سے زیادہ ہو یا کم جہاں کہیں ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوگا پھر اللہ قیامت کے دن انہیں تمام اعمال کی اطلاع دیگا اللہ ہر شئی کا عالم ہے۔

غایۃ المرام ص۴۳۹ پر علامہ بحرانی نے طبری کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

چند قریشی صحابہ نے حضرت علیؑ کو قتل کرنیکا منصوبہ بنایا۔ اور بصورت معاہدہ اسے لکھا اور ابو عبیدہ ابن جراح امین قریش کی تحویل میں دے دیا۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ آنحضورؐ نے ابو عبیدہ سے اس معاہدہ

کا مطالبہ کیا۔ تو ابو عبیدہ نے آنحضورؐ کو دے دیا۔

۲۔ یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَنَاجَیۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ وَ مَعۡصِیَتِ الرَّسُوۡلِ وَ تَنَاجَوۡا بِالۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۔
مجادلہ ۹

اے ایمان والو! جب کوئی خفیہ بات کرو تو گناہ اور سرکشی کی بات نہ کرو۔ نافرمانی رسول کی بات نہ کرو۔ بلکہ نیکی اور تقویٰ کی بات کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں محشور ہونا ہے۔

حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص۶۴ پر علامہ اصفہانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

مولف، جہاں کہیں مومنین کو اللہ کی طرف سے سرزنش ہوئی ہے اور خطاب یا ایھا الذین آمنوا سے ہوا ہے تو یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت علیؑ بھی اس تنبیہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ آیہ تطہیر کی رُو سے حضرت علیؑ معصوم ہیں۔ حضرت علیؑ کو یہ خطاب اسی طرح ہوگا جس طرح احزاب ع۱ میں آنحضورؐ کو مخاطب کیا گیا ہے

یا ایھا النبی اتق اللہ۔	اے نبی اللہ سے ڈر
لا تطع الکافرین۔	اے نبی کفار کی اطاعت نہ کر
والمنافقین۔	اے نبی منافقین کی بات نہ مان

ان جیسے دیگر خطابات بھی آنحضرتؐ کو ہیں۔ جس طرح ان خطابات میں آنحضورؐ کی عصمت متاثر نہیں ہوتی اور ان خطابات کا مقصد امت کو بالواسطہ خطاب ہوتا ہے اسی طرح یا ایھا الذین آمنوا کا امیر حضرت علیؑ ہوگا اور دوسرے مومنین بالواسطہ

غائب ہوگئے۔

۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ۔ مجادلہ ۱۱

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کو کھلا رکھو تو کھلا کر دیا کرو اللہ تمہارے لیے کشادگی کرے گا۔

ینابیع المودہ صفحہ ۱۲۶ پر علامہ قندوزی نے اعمش کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ ان کا امیر المومنین ہے اللہ نے تمام صحابہ کی سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے مدح و ثنا سے کیا ہے۔

۵/۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

اے ایمان والو! جب آنحضورؐ سے سرگوشی کرنا ہو تو سرگوشی سے پہلے آنحضورؐ کے سامنے کچھ پیسے رکھ دو یہ چیز تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ ترین ہوگی۔ اگر تمہیں آنحضورؐ کو دینے کے لیے کچھ نہ ملے تو اللہ غفور رحیم ہے۔ پس اس بات سے گھبرا گئے کہ ہم نے تمہیں کچھ دینے کو کہا ہے اب جبکہ تم نے ہمارا حکم نہیں مانا چلو ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔ اب نماز پڑھو زکاۃ

الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ - مجادلہ ۱۳/۲

دو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۳۲ پر علامہ حسکانی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ تو مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ ہی میرے بعد اس پر کوئی عمل کرے گا۔ جب مجادلہ ع۲ ر ع۱۳ یعنی ایۃ نجویٰ نازل ہوئی تو میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس کا خوردہ کرایا دس درہم لیے اور دس مرتبہ آنحضورؐ سے گفتگو کی۔ جب بھی گفتگو کرتا ایک درہم پیش کر دیتا۔ ادھر میرے درہم ختم ہوئے اور ادھر ذات احدیت نے اس آیت کا حکم منسوخ کر دیا۔

علامہ طبرسی نے اپنی تفسیر جامع البیان میں اس سورہ کی تفسیر میں مجاہد سے ایک روایت نقل کی ہے جب تمام صحابہ کو ملاقیت آنحضورؐ سے بات کرنے سے منع کر دیا گیا تو اس دوران سوائے حضرت علیؑ کے کسی نے آنحضور سے بات تک نہ کی۔ آپ نے ایک دینار دیکر آنحضورؐ سے باتیں کیں۔

غایۃ المرام ص ۳۴۹ پر علامہ بحرانی نے علامہ حموینی کے حوالے سے محمد ابن عثمان ابن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی سے دس مرتبہ دس قیمتی کلمات مروی ہیں جو آپنے دس درہم دیکر کہے تھے۔

پہلی مرتبہ آپنے سوال کیا۔

قبلہ۔ وفا کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی

دوسرا درہم دیکر آپ نے سوال کیا۔ فساد کیا ہے؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— شرک باللہ اور کفر فساد ہے۔

تیسرا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— حق کیا ہے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— اسلام قرآن اور میرے بعد تیری ولایت۔

چوتھا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— حیلہ کیا ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا ——— حیلہ کا ترک ہی بہتر ہے۔

پانچواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— مجھ پر کیا فرض ہے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— اللہ اور رسول کی اطاعت۔

چھٹا درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— اللہ سے دعا کیسے مانگی جائے۔

آنحضورؐ نے فرمایا ——— خلوص اور عقیدت کے ساتھ

ساتواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— اللہ سے کیا مانگا جائے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— نوازش اور مہربانی

آٹھواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— اپنی نجات کے لیے کیا کرنا چاہیئے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— حلال کھانا اور سچ بولنا

نواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— خوشی کیا ہے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— جنت کا دوسرا نام خوشی ہے۔

دسواں درہم دیکر آپ نے سوال کیا ——— آرام کیا ہے ؟

آنحضورؐ نے فرمایا ——— دربار خدا میں حاضری۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۳۳ تا ۲۳۵ پر علامہ حسکانی نے ابوبکر سکری کے ذریعہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جب آیہ نجویٰ نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے مجھے

بلا کر فرمایا۔

کیا ایک دینار دے گا؟

میں نے عرض کیا۔ تمام اُمت اس کی متحمل نہیں ہوگی۔

آپ نے فرمایا۔ کتنا دے گا؟ میں نے عرض کیا ایک درہم۔

درِ منثور ج ۶ ص ۱۸۵ اور لباب النقول ج ۲ ص ۸۰ پر علامہ سیوطی نے بھی یہ روایت درج کی ہے۔

۶۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

مجادلہ ع ۲۲

ایسے لوگ کم ہی ہونگے جو اللہ اور رسول پر ایمان بھی لاتے ہونگے اور پھر منکرینِ خدا اور رسول سے بھی محبت کرتے ہونگے خواہ منکرینِ خدا اُن کے باپ، بیٹے، بھائی اور قبیلہ ہی کیوں نہ ہوں۔ جو ایسا نہ کریں اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان نقش کر دیا ہے اللہ نے اُن کو روح القدس سے مؤید فرمایا۔ اللہ نے ان کو ایسی جنات میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہے یہ لوگ اللہ سے راضی ہیں۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۳۵ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ مجادلہ ۲۲ حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ مجادلہ ع۲۲ | یہ لوگ حزب اللہ ہیں۔ یقین رکھو حزب اللہ ہی کامیاب ہو گا۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۴۴۲ رقم ۴۴۳ پر علامہ قندوزی نے جابر ابن عبداللہ کے جندل ابن جنادہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اسلام لانے کے بعد آنحضورؐ سے پوچھا۔ قبلہ مجھے اپنے اوصیاء سے مطلع فرمائیں تاکہ آپ کے بعد میں ان کی اتباع کر سکوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے اوصیاء بارہ ہونگے۔ میں نے عرض کیا قبلہ تورات میں بھی ہم نے ایسے ہی پڑھا ہے۔

مجھے ان کے نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اوّل الاوصیاء ابو الائمہ علیؑ ہے۔ اس کے بعد بالترتیب حسنؑ اور حسینؑ ہونگے جب چوتھے وصی علی زین العابدین کی ولادت ہوگی تو تیری عمر ختم ہو جائیگی۔ دنیا سے تیرا آخری زاد دودھ کا ایک گھونٹ ہوگا۔

میں نے عرض کیا۔ قبلہ تورات میں تو بھی۔ ایلیا، شبّر اور شبیر کے نام سے ہیں یہ تو حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ ان کے بعد جو ہونگے ان کے اسمائے گرامی کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا امام حسینؑ کے بعد علی ابن حسینؑ۔ علی ابن حسینؑ کے بعد محمد ابن علی ہوگا جسکا لقب باقر العلوم ہوگا۔ محمدؑ کے بعد جعفر ابن محمدؑ ہوگا اس کا لقب صادق ہوگا اسکے بعد موسیٰ ابن جعفرؑ ہوگا اس کا لقب کاظم ہوگا۔ اس کے بعد علی ابن موسیٰ ہوگا جس کا لقب رضا ہوگا۔ اس کے بعد محمدؑ ابن علی ہوگا اسکا لقب تقی ہوگا اس کے بعد علیؑ ابن محمد ہوگا اس کا لقب نقی ہوگا اسکے بعد حسن ابن علیؑ ہوگا اس کا لقب عسکری ہوگا اس کے بعد محمد ابن حسنؑ ہوگا اس کا لقب قائم، مہدی

اور محبت ہوگا۔ جو طویل غیبت کے بعد ظاہر ہوگا اور ظہور کے بعد روئے ارض کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا۔ زمانہ غیبت میں صبر کرنیوالوں کو خوشخبری ہو، زمانہ غیبت میں ان کی محبت پر قائم رہ جانے والوں کو بشارت ہو۔ انہی لوگوں کے متعلق اللہ نے فرمایا ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب۔ اور مجادلہ ۲۲ بھی انہی کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا۔ اس اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے ان کی معرفت عطا کی ہے۔

۵۹

سورۃ الحشر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔

۱۔۔۔ مَا اَفَاءَ اللّٰہُ علی رسولہ من اھل القری فللہ و للرسول ولذی القربیٰ (۷)

۲۔۔۔ والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم (۹)

۳۔۔۔ والذین جاءو من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا (۱۰)

۴۔۔۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۱۸)

۵۔۔۔ لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ (۲۰)

سورۂ حشر

۱۔

۱۔ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۔

حشر ۷

اللہ کیطرف سے دیہاتوں میں سے جو کچھ فئی آنحضور کے قبضہ میں آتے وہ اللہ۔ رسول۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ مساکین اور مسافروں کے لیے مخصوص ہے تاکہ سرمایہ داروں میں جاگیرداری سسٹم نہ بن جائے۔

غایۃ المرام ص۳۲۳ پہ علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی سے لکھا ہے کہ بنی قریظہ۔ بنی نضیر۔ کی اراضی جو مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر تھی۔ فدک خیبر۔ عرینہ کی بستیاں اور ینبع یہ مال فئی ہے جو بلا جنگ آنحضور کے قبضہ میں آیا تھا۔

ذوی القربیٰ سے مراد آنحضور کے قرابت دار ہیں۔

علامہ طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے کہ مال فئی آنحضور کے اقرباء سے مخصوص ہے۔

تفسیر القرآن للقرآن ج ۱۴ صفحہ ۹۵۹ پر فاضل معاصر علامہ عبدالکریم نے لکھا ہے مال فئی آنحضورؐ کے اقرباء سے مخصوص ہے۔

---

۲. وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - حشر ۹

جن لوگوں نے آخرت کا گھر اور پہلے سے ایمان پر قائم ہیں جو بھی مہاجر بن کر ان کے پاس آئے اُسے پسند کرتے ہیں اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ انہیں خود ضرورت بھی ہو۔ جو لوگ اپنا ئی بخل سے محفوظ رہیں گے وہی فلاح یافتہ ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۴۶ پر علامہ حسکانی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آنحضورؐ کے پاس آیا اور عرض کی قبلہ بھوکا ہوں۔

آپ نے اپنی ازواج کے پاس کچھ دینے کا پیغام بھیجا۔ تو ہر طرف یہی جواب ملا کر ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ آج اس مہمان کو کون کھلائیگا ؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ میں کھلاؤں گا۔

آپ نے فرمایا جاؤ کھلائیے !

حضرت علیؑ گھر گئے جناب فاطمہؑ کو مطلع فرمایا

بی بی نے عرض کیا ہمارے ہاں تو سوائے بچوں کے کھانے اور کچھ بھی نہیں

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ بچوں کو سلا دو اور بھوکے مہمان کو کھلاؤ۔

بی بی نے کھانا مہمان کے لیے دے دیا۔ اور بچوں کو بلا طعام سلا دیا۔ دوسری صبح کو اللہ نے حشر ع۹ نازل کی۔

۳۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ حشر ع۱	جو لوگ ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے پالنے والے ہمیں اور ہمارے سابقہ مومن بھائیوں کو معاف فرما ہمارے دل میں کسی بھی مومن کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔ اے اللہ تو رؤف اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۳۹ پر علامہ حسکانی سلمہ ابن اکوع سے روایت کی ہے کہ

آغاز نبوت میں آنحضورؐ بقیع فرقد کے مقام پر تھے حضرت علیؑ ان کے ساتھ تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے نماز شروع کی حضرت علیؑ نے آپ کی اقتداء کی اتنے میں جعفر طیار قریب سے گزرے آپ نے فرمایا۔ جعفر اپنے بھائی کے ساتھ ہو جاؤ۔ چنانچہ جعفر نے بھی حضرت علیؑ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا۔ جعفر مجھے جبرئیل نے اطلاع دی ہے کہ اللہ نے تیرے لیے زبرجد اور یاقوت سے تیار شدہ دو پر مخصوص کر رکھے ہیں جس کے ذریعے تو جہاں چاہیگا اور جا سکے گا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا یہ تو جعفر کی جزا ہے بھلا میرے لیے کیا ہو گا؟

آپ نے فرمایا۔ یا علیؑ اللہ نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تا قیامت اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کا ثواب تیرے نامہ اعمال میں درج ہو گا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ وہ کون ہونگے۔

آنحضورؐ نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ نے حشر ع۱ میں تفصیل بتائی ہے۔

۴۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ حشر ع۱	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تم میں سے ہر انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے آخرت کے لیے کیا کیا ہے۔

کفایۃ الطالب صفحہ ۵۴ پر علامہ محمد نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

۵۔ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ حشر ع۲	جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی ہی کامران ہیں

غایۃ المرام صفحہ ۳۲۵ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم آنحضورؐ کے پاس تھے کہ حضرت علیؑ آ گئے۔ آپ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ بچوں کو سلا دو اور ہمارے مہمان کو کھلاؤ۔

بی بی نے کھانا مہمان کے لیے دے دیا۔ اور بچوں کو بلا طعام سلا دیا۔ دوسری صبح کو اللہ نے حشر ع۹ نازل کی۔

۳۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ حشر ع۱۰

جو لوگ ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے پالنے والے ہمیں اور ہمارے سابقہ مومن بھائیوں کو معاف فرما ہمارے دل میں کسی بھی مومن کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔ اے اللہ تو رؤف اور رحیم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۳۰ / ۲۳۹ پر علامہ حسکانی سلمہ ابن اکوع سے روایت کی ہے کہ

آغاز نبوت میں آنحضورؐ بقیع فرقد کے مقام پر تھے حضرت علیؑ ان کے ساتھ تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے نماز شروع کی حضرت علیؑ نے آپ کی اقتداء کی اتنے میں جعفر طیارؑ قریب سے گزرے آپ نے فرمایا۔ جعفر اپنے بھائی کے ساتھ ہو جاؤ۔ چنانچہ جعفرؑ نے بھی حضرت علیؑ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

نماز ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا۔ جعفر مجھے جبرئیل نے اطلاع دی ہے کہ اللہ نے تیرے لیے زبرجد اور یاقوت سے تیار شدہ دو پر مخصوص کر رکھے ہیں جس کے ذریعے تو جہاں جا ہیگا اور جا سکے گا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا یہ تو جعفر کی جزا ہے بھلا میرے لیے کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ یا علیؑ اللہ نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تا قیامت اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کا ثواب تیرے نامہ اعمال میں درج ہوگا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ قبلہ وہ کون ہونگے۔

آنحضورؐ نے فرمایا یہ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ نے حشر ع۱۰ میں تفصیل بتائی ہے۔

۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ حشر ع۱۸

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تم میں سے ہر انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے آخرت کے لیے کیا کیا ہے۔

کفایۃ الطالب صفحہ ۵۴ پر علامہ محمد نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ ان کا امیر و رئیس ہے۔

۵۔ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ۔ حشر ع۲۰

جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی ہی کامران ہیں

غایۃ المرام صفحہ ۳۲۵ پر علامہ بحرانی نے مناقب خوارزمی کے حوالے سے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم آنحضورؐ کے پاس تھے کہ حضرت علیؑ آ گئے۔ آپ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

جس ذات کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! یہ اور اس کے شیعہ ہی کامیاب ہونگے۔

۶۰

سُورَةُ المُمتَحِنَة

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱ــــ یا ایّھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (۱)

۲ــــ یا ایّھا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مھاجرات فامتحنوھن (۱۰)

سورۂ ممتحنہ

۱. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔

- ممتحنہ ۱

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان دشمنوں سے محبت کے ساتھ پیش آتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آچکا ہے یہ لوگ اس کے منکر ہیں ایمان کے جرم میں ہی تو انہوں نے تمہیں اور رسول کو گھروں سے نکالا ہے۔ میری راہ میں جہاد اور میری خوشنودی کیلئے گھر سے نکلے ہو تو پھر ان سے خفیہ اظہار محبت کیوں کرتے ہو میں تمہارے ظاہر و باطن سے واقف ہوں جس نے بھی ایسا کیا وہ راہ حق سے بھٹک جائیگا۔

در منثور ج ۶ صفحہ ۲۰۳ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت ایک قریشی کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب آنحضورؐ فتح مکہ کی تیاری کر رہے تھے تو اس صحابی نے کفار مکہ کو آنحضورؐ کی تیاریوں سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ جبرئیل یہ آیت لیکر آیا۔ رمز لغت ا چونکہ اس خط کا انکشاف حضرت علیؑ کے ذریعہ ہوا تھا اس لیے اسلام پر حضرت علیؑ کے منجملہ احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ۔ ممتحنہ ۱۰	اے ایمان والو! جب مومن عورتیں مہاجر بنکر تمہارے پاس آئیں تو امان دینے سے پہلے ان کا امتحان کر لیا کرو۔

علامہ بحرانی نے من مناقب امیرالمومنین کے ص۹۶ پر ابن مردویہ کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایھا الذین آمنوا، آیا ہے علیؑ امیرالمومنین ہے۔

۶۱

سُورَۃُ الصَّفّ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ (۴)

۲۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم (۸)

۳۔ یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ (۱۰)

۴۔ یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنات (۱۲)

سُورۂ صفّ

۱- اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ صف ۴

اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو راہ خدا میں جہاد کے وقت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ثابت قدم ہو کر لڑتے ہیں ۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۵۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت کا مصداق جناب حمزہ ۔ حضرت علیؑ اور جناب عبیدہ ابن حارث ہیں اور جناب مقداد کندی ہیں ۔

ایضاً صفحہ ۲۵۲ پر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

۲- یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ صف ۸

یہ لوگ نور خدا کو پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہیگا خواہ کافر اسے ناپسند ہی کریں ۔

ینابیع المودۃ ص۱۸۱ پر علامہ قندوزی نے امام سجادؑ سے روایت کی ہے کہ آیت میں نور سے مراد نور امامت ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ صف ۱۰

اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب جہنم سے بچا لے۔

نور الابصار ص۱۰۲ پر علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین آمنوا آیا ہے علیؑ امیرالمومنین ہے۔

۳۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔ صف ۱۲

اللہ تمہارے گناہ معاف کرکے ایسی جنات میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی پاکیزہ مکان ہونگے یہی عظیم کامیابی ہے۔

غایۃ المرام ص۴۸۵ پر علامہ بحرانی نے مسند حنبل کے حوالے سے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص جنت میں شجرہ طوبیٰ سے پھل حاصل کرنا چاہتا ہے وہ میں علیؑ ابن ابیطالب سے تمسک کرے۔

★

— ۶۲ —

سُورَۃُ الجُمُعَۃ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ (۲)

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (۹)

۳۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا (۱۱)

سُورۂ جُمعہ

۱۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۲﴾

جمعہ ۲

اللہ وہی ہے جس نے ان پڑھ افراد کے لیے ایسا رسُول مبعوث کیا جو اُن کے سامنے آیات الٰہیہ کی تلاوت کرتا ہے ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ قبل ازیں وہ کھلم کھلا گمراہی میں تھے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۵۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد ولایت علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ

جمعہ ۹

اے ایمان والو جب جمعہ کی اذان کہی جائے تو ذکر خدا کی طرف جلدی کرو اور بیع و شرا چھوڑ دو۔

مناقب خوارزمی ص۱۹۰ پر علامہ خوارزمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

قرآن میں جہاں کہیں۔ یا ایہا الذین امنوا۔ آیا ہے علی امیرالمومنین ہے۔

۳۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ جمعہ ع۱۱

جب یہ لوگ کوئی تجارۃ اور میلہ دیکھ لیتے ہیں تو تجھے نماز میں تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ انہیں بتادے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اللہ ہی تمام رازقوں سے اچھا رازق ہے۔

غایۃ المرام ص۲۱۲ میں علامہ بحرانی نے تفسیر مجاہد کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

دحیہ کلبی ایک مرتبہ سامان تجارت مدینہ میں لایا۔ اور مسجد کے قریب اپنا سامان اتار کر ڈھول پٹوایا تاکہ لوگوں کو مال تجارت کی آمد کا پتہ چل جائے۔ آنحضورؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ جونہی صحابہ نے صدائے ڈھول سنی تمام کے تمام خطبہ کو چھوڑ چلے گئے۔ حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ جناب سلمان۔ جناب ابوذر۔ جناب مقداد۔ اور جناب صہیب بچ گئے۔

آنحضورؐ کو بڑا افسوس ہوا اور آپ نے فرمایا۔

اگر آج میری مسجد میں یہ بچ جانے والے آٹھ افراد نہ بچ گئے ہوتے تو اللہ کیطرف سے تمام اہل مدینہ آتش عذاب میں جل جاتے۔ آگ سے پہلے ان پر قوم لوطؑ کی مانند پتھر برسائے جاتے۔

یہی وہ افراد ہیں جن کے متعلق ارشادِ قدرت ہے۔

یہ وہ افراد ہیں جنہیں تجارت لہو ولعب نہیں ڈالتی۔

۶۴

سورۃ التغابن

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق دو آیات ہیں۔

۱۔ فآمنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا (۸)

۲۔ یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم (۱۴)

سورۂ تغابن

۱۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔	اللہ۔ رسول اور رسول کے ساتھ ہمارے نازل کردہ نور پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

غایۃ المرام ص۳۲۴ پر علامہ طبرانی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے آیت میں نور کا مصداق ولایت علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

۲۔ مناقب الناریخ ج ۳ ص۱۴۲ پر علامہ قبیسی نے طبری کے حوالے روایت کی ہے کہ خطبہ غدیر میں آنحضورؐ نے فرمایا تھا۔

اے لوگوں! اللہ نے اپنی ذات اور میرے ساتھ تغابن ۸ میں جس نور کو شامل ایمان کیا ہے وہ نور مجھ میں ہے۔ علیؑ میں ہے اور پھر قائم مہدیؑ تک نسل علیؑ میں رہیگا۔

۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ	اے ایمان والو! ایمان لاؤ تمہاری

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ۔	اولاد اور ازواج میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔

نورالابصار مثۓ پر علامہ شبلنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔

قرآن میں جس آیت کی ابتداء یا ایھا الذین آمنوا سے ہوتی ہے علی امیرالمومنین ہے

۶۲

سُورَۃُ الطَّلَاق

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیت واحدہ ہے

لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمت الی النور (۱۱)

سورۂ طلاق

۱۔ رَسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ ... لِیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا ۔

طلاق ۱۱

تاکہ اللہ اعمال صالح کرنے والے مومنین کو ظلمات سے نکال کر نور میں لائے جو شخص اللہ پر ایمان لا کر اعمال صالح کریگا اللہ اسے ایسی جنات میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی وہ لوگ ہمیشہ وہاں رہیں گے اور اللہ ان کے لیے رزق احسن کا انتظام فرمائے گا۔

شواہد التنزیل ج ۲ صا۲۷۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں الذین آمنوا و عملوا الصالحات آیا ہے علی ابن ابیطالب ان کا امیر و رئیس ہے۔

—۶۵—

سُورَۃُ التَّحرِیم

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ وان تظاهرا علیه فان الله مولاه وجبریل صالح المؤمنین (۴)

۲۔ یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا (۶)

۳۔ یوم لا یخزی الله النبی والذین آمنوا معه (۸)

سورۂ تحریم

۱۔ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔

تحریم ع۲

اگر تم دونوں نے میرے رسُول کے خلاف اپنے مظاہروں میں کمی نہ کی تو پھر اللہ، جبریل، صالح المومنین اور ملائکہ میرے حبیبؐ کے معاون و مددگار ہوں گے۔

درمنثور ج ۶ صفحہ ۲۴۴ پر علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیش سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے سُنا ہے کہ صالح المومنین کا مصداق علی ابن ابیطالب ہے

ایضاً علامہ سیوطی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ۔ میں نے آنحضورؐ سے سُنا ہے کہ صالح المومنین کا مصداق حضرت علیؑ ہے

کفایۃ الطالب صفحہ ۵۳ پر علامہ محمد گنجی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تحریم ع۲ میں صالح المومنین کا مصداق علی ابن ابیطالبؑ ہے۔

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے ایمان والو! اپنے

قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡكُمۡ نَارًا
تحریم ۶

کو اور اپنے اہل کو آتش جہنم بچاؤ۔

ینابیع المودہ ص ۱۲۵ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں یا ایھا الذین امنوا آیا ہے حضرت علی ان کا امیر و رئیس ہے۔

۴۳۔ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَبِاَیۡمَانِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ
تحریم ۸

اس دن کو یاد رکھو جس دن اللہ اپنے نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے کو شرمندہ نہ کرے گا ان کا نور ان کی پیشانی اور دائیں جانب سے منور ہوگا۔ اور کہیں گے اے اللہ ہمارے نور کو مکمل فرما ہم پر نوازش فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۶۹ پر علامہ بحرانی نے تفسیر ثعلبی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

تحریم ۸ کا مصداق آنحضورؐ۔ حضرت علیؑ۔ جناب فاطمہؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ جناب حمزہ اور جناب جعفر طیار ہیں۔ پل صراط پر ان کا نور نور دنیا سے ستر گناہ زیادہ ہوگا۔

ـــ۶۶ـــ

سُورَۃ المُلک

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱ـــ افمن یَمشی مکبًّا علی وجھہٖ اھدیٰ (۲۲)

۲ـــ فلما رأوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا (۲۷)

سورۂ ملک

۱۔ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔
ملک ۲۲

کیا جو شخص اوندھے منہ چلے وہ اور صراط مستقیم پر سیدھا چلنے والا دونوں برابر ہیں۔

غایۃ المرام ص۳۳۵ پر علامہ بحرانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ میں تو حضرت علیؑ کی اتباع کرتا ہوں کیونکہ یہ شخص از روئے اسلام اول اور حق اس کے ساتھ ہے۔ میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے کہ۔ حضرت علیؑ صراط مستقیم پر سیدھا چلنے والا ہوگا۔

۲۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ۔ ملک ص ۲۷

جب یہ لوگ اسے اپنے قریب پائیں گے تو اسے دیکھ کر کفار کے چہروں کے اڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ یہی وہ ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۶۴ پر علامہ حسکانی نے ابن قبحویہ کے حوالہ سے اعمش سے روایت کی ہے کہ جب منافق حضرت علیؑ کے مراتب دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔

ایضاً علامہ حسکانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ

آیت کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

ایضاً صفحہ ۲۶۵ پر علامہ حسکانی نے تفسیر عتیق کے حوالہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ۔

جب منافق آنحضورؐ کے قریب حضرت علی کا مرتبہ دیکھیں گے تو ان کے چہروں کے رنگ اڑ جائیں گے۔

— ۶۷ —

سُورَۃُ القَلَم

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ن۔ (الی) ما انت بنعمۃ ربک بمجنون (۱-۲)

۲۔ و ان لک لاجراً غیر ممنون (۳)

۳۔ فستبصر ویبصرون۔ بایکم المفتون (۵-۶)

۴۔ ان ربک ھو اعلم بمن ضل (۷)

سورۂ قلم

۱۔ نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ۙ مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۔ قلم ع ۱ ر ۲

ن۔ قلم اور تحریر کی قسم ہے کہ تو نعمت الہیہ کے معاملہ میں ہرگز مجنون نہیں ہے۔

غایۃ المرام ص ۳۶۲ پر علامہ بحرانی نے ضحاک ابن مزاحم سے روایت کی ہے کہ قریش نے جب آنحضورؐ کا حضرت علیؑ کو قدم قدم پہ آگے بڑھاتا دیکھا تو کہنے لگے۔ کہ آنحضورؐ علی کے معاملہ میں حد سے بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت ذات احدیت نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۳۔ اِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ۔ قلم ۳

تجھے یقیناً اس بات کا غیر ممنون اجر دیا جائیگا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۶۸ پر علامہ حسکانی نے جعفر ابن محمد خزاعی کے ذریعہ ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ کے ساتھ وعدہ اجر ولایت علی کی تبلیغ پر کیا گیا ہے۔

۵/۴۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ۝ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ۔ قلم ع۳

عنقریب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۶۹ پر علامہ حسکانی نے تفسیر عتیق کے حوالہ سے کعب ابن عجرہ اور عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضورؐ سے حضرت علیؑ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

علیؑ اسلام میں تم سے اوّل، علم میں تم سے کہیں زیادہ، علم میں کہیں بلند۔ اللہ کے لیے ناراض ہونے میں سخت ترین ہے۔ میں نے اُسے اپنے علم سے نوازا ہے اپنے تمام راز اسی کے سپرد کیے ہیں۔ میری عظمت کا یہی محافظ ہے یہی میرا خلیفہ اور میری اُمت کا امین ہے۔

یہ سن کر بعض قریشیوں نے کہا کہ، علیؑ کے معاملہ میں بہت بڑھ گیا ہے اسے جو صفت نظر آتی ہے صرف علیؑ میں بیان کرتا ہے اس پر اللہ نے قلم ع۵ ر ع۶ نازل فرمائیں۔

۶۔ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ۔ قلم ع۷

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہ حق سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت یافتہ افراد کو بھی بہتر جانتا ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۶۹ پر علامہ حسکانی نے ضحاک ابن مزاحم سے روایت کی ہے کہ۔

جب قریش نے دیکھا کہ آنحضورؐ قدم قدم پہ علیؑ کو آگے بڑھاتے ہیں اور عظمت علیؑ بیان کرتے ہیں تو انہوں نے حضرت علیؑ کے لیے توہین آمیز کلمات کہنا

شروع کر دیئے۔ ساتھ آنحضورؐ کے بارے میں بھی نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگے
اس پر ذات احدیت نے یہ آیات فرمائیں۔ آنحضورؐ کو تسلی دی۔ اور منافقین کو
سرزنش کی۔

—۶۸—

سُورَةُ الحَاقَّة

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں سات آیات ہیں۔

۱۔۔۔ وتعیها اذن واعیة (۱۲)

۲۔۔۔ فاما من اوتی کتابه بیمینه (الیٰ) فی الایام الخالیة (۱۹-۲۴)

سورۃ الحاقہ

۱۔ وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ
الحاقہ ۱۲

حفاظت کرنیوالا کان اسے محفوظ رکھتا ہے۔

انساب الاشراف ج ۲ ص ۱۲۱ پر علامہ بلاذری نے مکحول سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علی سے فرمایا۔ یا علیؑ! میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ تجھے اپنی قوت سامعہ بنا دے۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد کبھی کوئی ایسی بات نہیں تھی جو میں نے سنی اور مجھے یاد نہ رہی ہو۔

۱۔ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۔ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ۔ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۔ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۔ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا

جسکا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو۔ مجھے یقین تھا کہ مجھے حساب کتاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ وہ شخص خوشگوار زندگی گزارے گا۔ اعلیٰ ترین جنت کا باسی ہوگا۔ جسکے

أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ۔ چھل چکے ہونگے ان سے کہا جائیگا کھاؤ

الحاقہ ۱۹-۲۰-۲۱ / ۲۲-۲۳-۲۴ اور پیؤ۔ خالی دنوں میں تم نے جو کچھ کیا ہے اس کی جزا ہے۔

غایۃ المرام ص۳۶۱ پر علامہ بحرانی نے ابن مردویہ کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

الحاقہ کی مذکورہ بالا چھ آیات کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

—۶۹—

سورۃ المعارج

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سأل سائل (الی) ذی المعارج (۱-۳)

سُورۂ مَعارج

۳/۲/۱- سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ - لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ

معارج ۱،۲،۳

مانگنے والے نے کفار کے لیے عذاب کا مطالبہ کیا۔ ذوالمعارج اللہ کیطرف آنیوالے عذاب کو کوئی بھی نہ روک سکیگا۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی نے روایت کی ہے کہ

اس آیت کا مصداق حارث ابن نعمان فہری ہے۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ آنحضور نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا ہے۔

من کنت مولاہ۔ فعلی مولاہ۔

تو اس نے کہا۔ اے اللہ! جو کچھ محمد کہہ رہا ہے اگر یہ حق ہے تو پھر ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اسے دُعا مانگتے ہوئے تھوڑا سا ہی وقت گزرا تھا کہ آسمان سے ایک پتھر آیا اس کے سر پڑا اور وہ اسی وقت اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

نورالابصار صفحہ ۷۸ پر علامہ شبلنجی نے یہی روایت سفیان ابن عیینہ سے نقل کی ہے

— ۷۲ —

سُوْرَةُ الْجِنّ

سورۃ ہذا میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیت واحدہ ہے۔

— ومن یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذاباً صعداً (۱۷)

سُورۂ جن

مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا۔

جن ۱۷

جو شخص ذکر خدا سے انحراف کرے گا اُسے سنگین ترین عذاب بھگتنا پڑے گا۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ۔

آیت میں ذکر رب سے مراد ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔

—۷۳—

سورۃ المزمل

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلاً (۱۹)

۲۔ ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل (۲۰)

سورۂ مزمل

۱- اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا۔
مزمل ع۱۹

یہ تو ایک تذکرہ ہے جس کا جی چاہے اللہ کی راہ پر چلے۔

ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۶ پر علامہ طبری نے اپنے سلسلہ سند سے آنحضور سے روایت کی ہے کہ میں اور

میرے اہلبیت جنت کا ایک ایسا درخت ہیں جس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ جس نے ہم سے تمسک کیا وہ راہ خدا پر چلا۔

اس حدیث کو ابو سعد نے شرف النبوۃ میں بھی روایت کیا ہے۔

۲- اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ۔
مزمل ع۲۰

اللہ جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ والوں میں سے ایک گروہ رات کا ⅔ حصہ یا ½ حصہ میری عبادت میں گزارتے ہو۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹۱ / صفحہ ۲۹۲ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

آیت میں طائفہ سے مراد حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ ہیں کیونکہ
حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جو آپ کے ساتھ قائم اللیل ہوا۔
حضرت علیؑ پہلا شخص ہے جس نے آپ کی بیعت کی۔
اور حضرت علیؑ پہلا وہ شخص ہے جس نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔

—۷۴—

سُورۃ المُدّثّر

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔۔۔ کل نفس بما کسبت ۔ الی فی جنات یتساءلون (۳۸۔۴۰)

سُورۂ مدثّر

۱-۲-۳۔ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّآ أَصْحَـٰبَ ٱلْيَمِينِ ۝ فِى جَنَّـٰتٍ يَتَسَآءَلُونَ ۔

مدثر ۷۴/۳۹/۴۰

ہر نفس اپنے اعمال کا مرہون منت ہوگا۔ لیکن اصحاب یمین ان سے مختلف ہونگے یہ لوگ جنت میں ایک دوسرے کی احوال پرسی کریں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۳/ ۲۹۴ پر علامہ حسکانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

ہم یمین ہیں اور ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں۔

-۷۳-

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱۔ فلاصدق ولا صلی (الی) الی اھلہ یتمطی (۳۱-۳۳)

سورۂ قیمت

۱-۲-۳- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۔ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۔

قیامت ۳۱/۳۲/۳۳

اس شخص نے نہ تصدیق کی، اور نہ نماز ادا کی، تکذیب کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور انگڑائیاں لیتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۹۶ / ص ۲۹۶ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے حذیفہ ابن الیمان سے روایت کی ہے کہ

بخدا میں آنحضورؐ کے سامنے ہی بیٹھا تھا جب اللہ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا کہ

اے نبی! جو کچھ کہا ہے وہ پہنچا دو۔

آپ فوراً کھڑے ہو گئے اور تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

لوگو! مجھے ایک بات کی تبلیغ کا ابھی ابھی حکم ملا ہے۔

پھر آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا۔ اور اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

پھر لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے اولیٰ اور تمہارا حاکم ہوں؟

سب نے عرض کیا۔ ہاں۔

آپ نے فرمایا۔ پھر من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ جو اس سے محبت رکھے تو اسے محبوب سمجھ۔ جو اس سے دشمنی کرے تو اُسے دشمن سمجھ جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کرنا۔ جو اس کی رسوائی چاہے تو اُسے ذلیل کرنا۔

بخدا میں نے معاویہ کو دیکھا غضبناک ہو کر اٹھا انگڑائی لی۔ اپنا دایاں ہاتھ عبداللہ ابن قیس اشعری کے کندھے پر رکھا۔ اپنا بایاں ہاتھ مغیرہ ابن شعبہ کے کندھے پر رکھا اور چلا گیا۔ جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

بخدا اس بات میں ہم کبھی محمدؐ کی تصدیق نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی ولایت علیؑ کا اقرار کرینگے۔

اسی وقت اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

* * *

—۷۶—

سورۃ الدھر

اس سورۃ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۳۲ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھل اتی علی الانسان (الیٰ) عذاباً الیماً (۱ - ۳۲)

سورۂ دھر

۱۔ هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ
تا
عَذَابًا أَلِيمًا۔

دھر ع۱/ع۳۱

مؤلف: ہم نے سورہ دھر کا ملا لکھدی ہے کیونکہ علامہ الوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی سورہ دھر کی مفصل روایت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ۔

جبرئیل نے نازل ہو کر کہا۔ اے محمدؐ! یہ لے اللہ نے آپ کو آپ کے اہلبیت کے سلسلہ میں تحفہ دیا ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔ کیا لوں؟

جبرئیل نے عرض کیا۔ مکمل سورۂ دھر

یعنی دیگر سورتوں میں آل محمدؐ کے علاوہ احکام یا افراد کا حصہ ہے لیکن سورہ دھر میں آل محمدؐ کے سوا کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

سورہ دھر کا شانِ نزول

علامہ حسکانی نے شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۲۹۹ تا صفحہ ۳۰۲ پر جو تحریر کیا ہے

ہم اس کا خلاصہ پیش کئے دیتے ہیں۔ احمد ابن ولید ابن احمد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ سے مروی ہے۔

ایک مرتبہ اتفاق سے حسنین شریفین بیک وقت دونوں بیمار ہو گئے۔ آنحضورؐ ان کی عیادت کو آئے اور مجھے فرمایا۔ اے ابوالحسن اگر آپ ان دونوں بچوں کی شفایابی کے لیے کوئی منت مان لیتے تو یہ جلد شفایاب ہو جاتے۔

میں نے اسی وقت آنحضورؐ کے سامنے منت مانی۔ اللہ کی بارگاہ میں میں منت مانتا ہوں کہ اگر میرے دونوں بچے شفایاب ہو گئے تو تین روزے رکھوں گا۔

جناب فاطمہؑ نے بھی ایسی ہی منت مانی۔ اور ہماری کنیز فضہ نے بھی یہی منت مان لی۔

بچے بہت جلد شفایاب ہو گئے۔

ان دنوں ہمارے ہاں کچھ نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ جو بھی آتا تھا فقراء و مساکین میں بانٹ دیا جاتا تھا تمام آل نے مع فضہ کے روزہ رکھ لیا۔ میں شمعون ابن جان یہودی کے پاس آیا۔ اس سے تین صاع جو قرض لئے۔ اگر دختر رسول کو دیئے۔ دختر رسول نے ایک صاع پیا گوندھا اور پانچ روٹیاں پکائیں میں نے مغربین کی نماز آنحضورؐ کی اقتداء میں پڑھی نماز سے فارغ ہو چکے بعد افطار کے لیے گھر آیا۔ دختر نبیؐ روٹیاں اور نمک لیکر آئیں جب ہم دستر خوان پہ کھانے کو بیٹھے دروازہ پہ ایک مسکین نے صدا دی۔

السلام علیکم اے آل محمدؐ! امت مسلمہ کی اولاد میں سے ایک مسکین ہوں اللہ آپکو جنت کے کھانے عنایت فرمائے ایک وقت کی روٹی عنایت

فرما دو۔

ہم نے تمام روٹیاں اٹھا کر مسکین کے حوالہ کر دیں۔ ہم تمام نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

دوسرے دن دختر رسولؐ نے دوسرا صاع پیس کر پانچ روٹیاں پکائیں۔ میں نے حسب معمول مغرب کی نماز مسجد نبوی میں آنحضورؐ کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز کے بعد افطار کے لیے گھر آیا۔

دختر نبیؐ نے دسترخوان پر نمک اور روٹیاں رکھیں۔ ہم کھانے کو بیٹھے۔ دروازے پر ایک صدا آئی۔

السلام علیکم اے آل محمدؐ! میں اُمت مسلمہ کے یتامیٰ میں سے ایک یتیم ہوں میرا والد جنگ اُحد میں آنحضورؐ کے ساتھ شہید ہو گیا تھا۔ اللہ آپ کو جنت کے کھانے کھلائے ایک وقت کی روٹی کھلا دو ہم تمام نے اپنی اپنی روٹی اٹھا کر یتیم کو دیدی اور پانی سے افطار کر لیا۔

تیسرے دن دختر رسولؐ نے تیسرا صاع پیس کر پکایا۔ میں مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آیا بنت نبیؐ نے دسترخوان پر روٹیاں رکھیں جب ہم کھانے کے لیے بیٹھے تو

ایک قیدی نے صدا دی۔ آل محمدؐ اللہ آپ کو جنت کی نعمت سے نوازے ہمیں بھی کچھ کھلا دو۔ ہم نے تمام روٹیاں اٹھا کر دے دیں اور ہم نے تیسری رات بھی صرف پانی سے افطار کر لیا۔

چوتھے دن دختر نبیؐ۔ دونوں بچے اور جناب حسنینؑ بھوک سے نڈھال ہو گئے۔ جب عشاء کی نماز کے بعد معمول کے مطابق آنحضورؐ کی زیارت کو آئے تو آپ

سے ان کے زرد چہرے اور نڈھال جسم دیکھے نہ گئے۔

آنحضورؐ نے عرض کی۔ بار الہا! یہ میرے اہلبیت ہیں اور تیری راہ میں قربانیاں دے دے کر بھوک سے نڈھال ہو گئے ہیں۔

اس وقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا اور سورہ دھر کی تئیس آیات لیکر آیا۔

٭ تذکرۃ الخواص ص ۳۲۳ پر علامہ ابن جوزی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

٭ تفسیر قرطبی میں علامہ قرطبی نے یہی روایت ابن عباس سے نقل کی ہے۔

٭ تفسیر طبری کے حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری میں علامہ نظام الدین نیشاپوری نے یہی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ۔ روایت میں ہے کہ۔ تینوں مرتبہ سائل جبرئیل ہی تھا جو مسکین۔ یتیم اور اسیر کی صورت میں صرف آل محمدؐ کے امتحان کی خاطر مانگت بن کر آیا تھا۔

٭ تفسیر بغوی میں علامہ بغوی نے ابن عباس سے یہی شانِ نزول نقل کیا ہے۔

٭ لباب التاویل فی معانی التاویل میں علامہ خازن نے بھی سورہ دھر کا یہی شان نزول روایت کیا ہے۔

٭ نور الابصار ص ۱۱۳ پر علامہ شبلنجی نے یہی شان نزول روایت کیا ہے۔

٭ تفسیر ج ۴ ص ۳۱۸ پر علامہ نے یہی روایت نقل کی ہے۔

٭ مناقب بغدادی ص ۸۱ اور ص ۱۸۳ پر علامہ بغدادی نے یہی روایت نقل کی ہے۔

۷۵

سُورَةُ المُرسَلاتُ

۱ اس سورت میں حضرت علی کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ إنّ المتقین فی ظلالٍ وعیون (الی) نجزی المحسنین (۴۱-۴۴)

سورۂ مرسلات

۱-۲-۳-۴- إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۔ مرسلات ۴۱ تا ۴۴

متقین سایوں چشموں اور من پسند میوہ جات میں ہونگے ۔ انہیں کہا جائے گا ۔ اپنے اعمال کے عوض جنت کی نعمات کھاؤ پیو تمہیں مبارک ہو ۔ ہم محسنین کو اسطرح جزا دیتے ہیں ۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۱۶ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیات کا مصداق آل محمد ہیں ۔

***

ـــ ۷۶ ـــ

سُورَۃُ النَّبَاء

اس سورت میں حضرت علی علیہ السّلام کے حق میں بارہ آیات ہیں۔

۱ـــ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمّ یتساءلون عن النبأ العظیم (الی)
ثم کلا سیعلمون (۱-۵)

۲ـــ انّ للمتقین مفازا (الی) عطاءً حسابًا (۳۱-۳۶)

۳ـــ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفًّا (۳۸)

سُورۂ نبأ

۱-۲-۳-۴- عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ. عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ. الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ. كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ.

نبا ۱ تا ۴

یہ لوگ نباء عظیم کے متعلق پوچھتے ہیں، وہ نبا عظیم جس میں ان لوگوں کا باہمی اختلاف ہے مگر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۱۷ پر علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے صخر ابن حرب آنحضورؐ کے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا۔ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا ؟

آپ نے فرمایا۔ جسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ

اہلِ مکہ تجھ سے خلافت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اور پھر کچھ مانتے ہیں اور کچھ انکار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ عنقریب انہیں یقین ہو جائے گا کہ علی حق تھا کیونکہ جب از مشرق تا مغرب اور از شمال تا جنوب ہر مرنے والے کے لیے توحید و رسالت کے بعد امامت کا سوال کیا جائے گا۔

۵-۶-۷-۸-۹-۱۰- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۭ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ

نبأ ۳۱ تا ۳۶

متقین ہی کامران ہونگے۔ انہیں انگور و باغات ملیں گے۔ حسین بیویاں ملیں گی۔ چھلکتے جام ہونگے۔ وہاں وہ کسی قسم کی لغوگوئی اور جھوٹ نہ سنیں گے یہ اللہ کیطرف سے جزا ہوگی اور عنایت ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۱۹ / ۳۲۰ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

حضرت علیؑ سید المتقین ہیں۔

۱۱- يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۭ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۔

نبأ ۳۸

جس دن ملائکہ اور روح صف بستہ کھڑے ہونگے اس دن کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگی صرف انہی لوگوں کو اجازت ہوگی جنہیں اللہ کی طرف بولنے کی اجازت ہوگی اور وہ درست کہیں گے

شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۲۳ پر علامہ حسکانی امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے تکلم سے مراد توحید و رسالت کی گواہی ہے۔ اور قیامت کے دن صرف انہی افراد کو توحید و رسالت کی شہادت یاد رہ جائے گی جو ولایت علیؑ ابن ابیطالب کی شہادت دیں گے۔

۷۹

سورۃ النازعات

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس (۳۰ - ۳۱)

سورۂ نازعات

۱-۲- وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔ نازعات ۴۰/۴۱

جو شخص اللہ سے ڈرا اور اپنے کو خواہشات سے دور رکھا جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نازعات ۴۰ اور ۴۱ کا مصداق حضرت علیؑ ہے کیونکہ حضرت علیؑ واحد وہ فرد ہے جس نے اپنے آپ کو خواہشات سے دور رکھا اور ہر لمحہ عبادت الٰہیہ میں گزارا۔

—۷۸—

سُوْرَةُ عَبَسَ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱ــــ وجوہ یومئذ مسفرۃ ۔ ضاحکۃ مستبشرۃ (۳۸-۳۹)

سورۂ عبس

۲-۱ - وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ۔

عبس ع۳۸ تا ۳۹

قیامت کے دن کچھ چہرے خوشحال مسکراتے اور مسرور ہونگے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۴ پر علامہ حسکانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضورؐ سے اس آیت کے مصادیق کا سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا اے انس یہ چہرے ہمارے ہونگے۔ میں علی ابن ابیطالب حمزہ، جعفر، حسن حسین اور میری بیٹی فاطمہ مقصود خالق ہے جب ہم محشر کے لیے اٹھیں گے تو ہمارے چہروں سے نور سورج کی مانند درخشاں ہوگا۔

—۸۳—

سُورَۃُ المُطَفِّفِین

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں ۱۹ آیات ہیں۔

۱۔ کلا ان کتاب الابرار لفی علیین۔ (الی) فلیتنافس المتنافسون (۱۸ - ۲۶)

۲۔ ومزاجہ من تسنیم۔ عینا یشرب بھا المقربون (۲۷ - ۲۸)

۳۔ ان الذین اجرموا کانوا من الذین آمنوا یضحکون (الی) ما کانوا یفعلون (۲۹ - ۳۶)

سورۂ مطففین

۱—۲
۳—۴
۵—۶
۷—۸
۹

كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۞ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۞ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۞ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۔ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۙ خِتٰمُهُ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۞

مطففین ۱۸ تا ۲۶

یقیناً ابرار کا نامۂ اعمال علیین میں ہوگا تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے۔ لکھی ہوئی کتاب ہے جس پر مقربین کی گواہی ہے ابرار نعمات جنت میں ہونگے۔ پلنگوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہونگے۔ نعمات کی خوشحالی ان کے چہروں سے عیاں ہوگی سیاہ مرچ آمیز شراب کے جام پئیں گے۔ ان کی صراحیوں پر کستوری سے مہر کی گئی ہوگی۔ ہر رغبت کرنیوالے کو ایسے انجام کی طرف رغبت کرنا چاہیئے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۵ پر علامہ حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے کہ جنگ تبوک میں آنحضورؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے قریب بلایا اور کافی دیر تک آپ

سے سرگوشی کے سے انداز میں باتیں کرنے کے بعد فرمایا۔

اسے لوگو! یہ نہ کہنا کہ میں نے اپنی خواہش سے علیؑ کے ساتھ سرگوشی کی ہے بلکہ میں نے حکم الہی کی اتباع کی ہے۔

پھر فرمایا۔

رغبت کرنیوالوں کو اسی میں رغبت کرنا چاہیے۔

(۱-۱) - وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۔ مطففین ۲۷، ۲۸	اس شراب میں خوشبو بھی ہوگی۔ ایسا چشمہ ہوگا جس سے تمام مقربین سیراب ہوں گے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۶ پر علامہ حسکانی نے جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے

تسنیم مشروبات جنت میں اشرف ترین مشروب ہوگا جو آل محمدؐ کے لیے مخصوص ہوگا۔ آل محمدؐ ہی مقربین ہیں۔ آل محمدؐ ہی سابقین ہیں۔

۲-۱-۳، ۵-۴-۶، ۸-۷-۹ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۔ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۔ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۔ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا	مجرم مومنین کا مذاق اڑاتے ہیں، جب مومنین ان کے قریب سے گزریں تو مجرمین آنکھوں سے مومنین کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب گھر پلٹتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور مومنین کو دیکھ کر کہتے ہیں یہ گمراہ لوگ ہیں۔ حالانکہ

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

• مطففین ۲۹ تا ۳۶

ان لوگوں کو محافظ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ آج قیامت کے دن مومنین مجرمین کا مذاق اڑائیں گے۔ پلنگوں پر بیٹھ کر کفار کا انجام دیکھیں گے کہ انہیں ان کے کرتوتوں کی سزا بھی مل چکی ہے؟

شواہد التنزیل ج ۲ ص۳۲۹ پر علامہ حسکانی نے تفسیر مقاتل کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضرت علیؑ چند افراد کے ساتھ تشریف لا رہے تھے راستہ میں چند منافق صحابہ بیٹھے تھے وہ حضرت علی کو دیکھ کر کہنے لگے دیکھو گمراہوں کا ٹولہ آگیا ہے۔ محمد کے پاس جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم بھی کچھ بن گئے ہیں۔

ابھی تک حضرت علی آنحضورؐ کے پاس نہ پہنچے تھے کہ ذات احدیت کی طرف اس واقعہ کی اطلاع ان آیات کے ذریعہ آنحضورؐ کو دی گئی۔

و ایضاً ضحاک کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

مجرمین سے مراد بنو عبدالشمس کا ایک گروہ ہے۔ حضرت علی کے ساتھ چند مخلص صحابہ تھے جب ان کے قریب سے گزرے تو ان لوگوں کی آنکھوں کے اشاروں سے ایک دوسرے کو بتایا اور حضرت علی اور آپ کے ساتھیوں کا مذاق اڑایا۔

حضرت علی کے آنحضور کی خدمت میں پہنچنے سے قبل آنحضور کی ذات احدیت کے ان آیات کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ۔ فسوف یحاسب (۷-۹)

۲۔ الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات (۲۵)

و مناقب خطیب میں ص۲۷۵ پر علامہ بغدادی نے بھی آیات کا شان نزول یہی لکھا ہے

سورۂ انشقاق

۱-۲-۳- فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۞ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۞

(الانشقاق ۸/۷/۸۴)

جس کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا گیا اس سے انتہائی آسان حساب لیا جائے گا۔

و غایۃ المرام ص۶۵۸ پر علامہ بحرانی نے عبداللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم نے آنحضورؐ سے حضرتؑ کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ ناراض ہوگئے اور فرمایا مجھے تعجب ہے لوگوں پر کہ مجھ سے اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جسکا مرتبہ اللہ کی نگاہ میں میرے مرتبہ جیسا اور نبوت کے علاوہ جسکا مقام میرے مقام کے برابر ہے۔ یاد رکھو۔

جس نے علیؑ سے محبت کی اسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا اور انبیاء کیطرح اس سے کم حساب لیا جائے گا۔

و کشف الغمہ میں مذکورہ آیت کے ذیل میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ اور آپ کے شیعہ کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۴۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ الانشقاق ع۲۵	ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کا اجر انہیں بلا احسان جتلائے دیا جائیگا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۱۲ پر علامہ حسکانی نے عکرمہ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ:۔

قرآن میں جہاں کہیں الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علیؑ ان کا امیر و شریف ہے۔ اللہ تمام صحابہ کو سرزنش کی ہے لیکن علیؑ کا تذکرہ جہاں بھی کیا ہے مدح و ثنا سے کیا ہے۔

مجھے علیؑ کے اتنے فضائل معلوم ہیں کہ اگر انہیں بیان کرنے لگوں تو آسمان و زمین کی وسعتیں کم ہو جائیں

—۸۱—

سورۃ البروج

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں تین آیات ہیں۔

۱ــــ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والسماء ذات البروج (۱-۲)

۲ــــ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت (۱۱)

سورۂ بروج

۱. وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ | برجوں والے آسمان کی قسم ہے۔

بروج ۱

ینابیع المودہ ص۳ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ میں آسمان ہوں اور میری ذریت سے آئمہ برُج ہیں جن میں سے پہلا علیؑ اور آخری مہدیؑ ہو گا۔

---

۲. اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝ | جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے ایسی جنات ہونگی جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ فوز کبیر ہے۔

شواہد التنزیل ج ۱ ص۲۱ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں۔ الذین آمنوا وعملوا الصالحات آیا ہے علیؑ اس کا امیر و رئیس ہے۔

۸۹

سُورۃُ الفجر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ۰ ارجعی الی ربک (۲۷-۳۰)

سُورۂ فجر

۱-۲-۳-۴- یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝

اے نفس مطمئنہ اللہ کی طرف خوشی خوشی لوٹ آ۔ میرے بندوں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۳۰ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ

یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

—۸۴—

سورۃ الشمس

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چھ آیات ہیں۔

۱—بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والشمس وضحاھا۔
والقمر اذا تلاھا (الی) ینشھا (۱-۵)

۲—اذ انبعث اشقاھا (۱۳)

سورۂ والشمس

۱۔۲۔۳۔۴۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۙ

شمس ۱ تا ۴

مجھے سورج اور اس کی دھوپ کی قسم ہے۔ مجھے سورج کے بعد آنیوالے چاند قسم ہے مجھے دن کے اجالا اور رات کی تاریکی کی قسم ہے۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۴۳۳ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے سورج نبی اکرمؐ ہیں۔ چاند علی ابن ابیطالبؑ ہے۔ دن کا اجالا حسنینؑ شریفین ہیں اور رات کی تاریکی انکے مظالم ہیں۔

۵۔ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ

شمس ۱۲

جب امت کا بد بخت ترین فرد جسارت کرے گا۔

یا علیؑ۔ اولین میں بدبخت ترین فرد کون تھا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ ناقہ صالح کو پے کرنیوالا۔

آپ نے فرمایا تونے درست بتایا ہے۔ اب بتا کہ آخرین میں بدنصیب

ترین کون ہوگا؟

آپ نے عرض کیا آپ ہی فرمادیں۔

آپ نے حضرت علیؑ کی ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا جو اس ریش کو تیرے سر کے خون سے رنگین کرے گا وہ قوم صالح کے بدنصیب فرد سے بھی بدترین ہوگا۔

و ایضا صفحہ ۳۴۲ پر علامہ حسکانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے۔

مجھے صادق و مصدق نبی نے بطور عہد بتایا ہے کہ میری اُمت کا بدبخت ترین آدمی تجھے شہید کرے گا۔

و ایضا۔ علامہ حسکانی نے آنحضور سے روایت کی ہے کہ

اشقیائے اولین سے فقط ایک قدیر تھا جس نے ناقہ صالحؑ کو پے کیا تھا اور اشقیائے آخرین سے یا علیؑ تیرا قاتل ہوگا۔

-۸۵-

سورۃ الضحیٰ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (۵)

۲۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (۱۱)

سُورۂ ضحیٰ

۱۔ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۔ | عنقریب اللہ تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائیگا۔

• جامع البیان میں علامہ طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آلِ محمدؐ کے معاملہ میں اللہ آنحضورؐ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

• درمنثور ج ۶ ص ۳۱۶ پر علامہ سیوطی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے ضحیٰ ۵ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ

اللہ نے ہم اہلبیت کے لیے دنیا کی نسبت آخرت کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔

۲۔ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ ضحیٰ ۱۱ | نعمت خدا کا تذکرہ ضرور کیا کرو۔

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۳۷/۳۴۸ پر علامہ حسکانی نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ۔

سات افراد ہیں جن کی وجہ سے اہلِ ارض کو رزق ۔ مدد اور بارش دیجاتی ہے ۔ ان میں ابوذر ۔ عمار ۔ سلمان ۔ مقداد حذیفہ اور حضرت علی ہیں اور حضرت علی ان کا امام ہے ۔

—۸۶—

سُورَۃُ الشَّرح

اس سورت میں حضرت علیؑ کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ورفعنا لك ذكرك (۴)

۲۔ فاذا فرغت فانصب (۷)

سورۃ الم نشرح

۱۔ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ | ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا ہے۔

الم نشرح ع۲

تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی نے لکھا ہے

بلندی ذکر کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے آنحضور کو اتنی نسل سے نوازا ہے کہ تاقیامت آل محمد ختم نہیں ہونگے آپ خود اندازہ کرلیں اتنی سادات کشی کے باوجود بھی روئے ارض سادات سے لبریز ہے۔

۲۔ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ | جب تو حج سے فارغ ہو جائے تو اسے مقرر کردے۔

الم نشرح ع۲

شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۲۹ پر علامہ حسکانی نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ۔

"ذات احدیت کیطرف سے آنحضور کو یہ حکم حجۃ الوداع کے بعد اور آیۃ غدیر سے پہلے ملا تھا کہ جب حج سے فارغ ہو جائے تو علی کی خلافت کیلئے تقرری کا اعلان کردے"

۸۷

سورۃ التین

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آٹھ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والتین والزیتون۔ الیٰ باحکم الحاکمین (۱-۸)

سورۂ تین

۱۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۗ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۗ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۔

تین ۱ تا ۸

مجھے تین و زیتون کی قسم۔ مجھے طور سینین کی قسم۔ ہم نے انسان کو انتہائی حسین پیدا کیا۔ پھر اسے پستی میں گرایا۔ ان لوگوں ان لوگوں کے سوا جو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لائے۔ انہیں بلا احسان جتلائے اجر دیا جائیگا۔ تجھے قیامت کے معاملہ میں کوئی نہ جھٹلائیگا کیا اللہ احکم الحاکمین نہیں ہے۔

و شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۵۳ / ص ۳۵۴ پر علامہ حسکانی نے تفسیر فرات کے حوالے سے امام موسیٰ کاظم سے روایت کی ہے کہ۔

تین سے مراد امام حسنؑ۔ زیتون سے مراد حضرت امام حسینؑ اور طور سے مراد

حضرت علیؑ اور بلد الامین سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں۔ الذین آمنوا سے مراد شیعان علیؑ ہیں۔

و علامہ بغدادی نے "تاریخ بغداد ج ۲ ص۹۰" پر انس ابن مالک سے روایت کی ہے "تجھے قیامت کے سلسلہ میں نہیں جھٹلائیگا" کا مصداق حضرت علیؑ ہے۔

—۸۸—

سُورۃُ القَدرِ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں آیت واحدہ ہے

۱ ـــ لیلۃ القدر خیر من الف شھر (۳)

سورۂ قدر

شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔	۱۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ

حاشیہ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۵۳ پر علامہ محمودی نے مدائنی سے روایت کی ہے کہ

سفیان ابن ابولیلیٰ ہندی امام حسنؑ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا۔

اے سفیان اللہ کی تجھ پر رحمت ہو۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے اسے فرمایا!

آنحضورؐ نے عالم خواب میں بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا تو آپ پر شاق گزرا، آپ نے ذات احدیت سے استدعا کی تو اللہ نے جواب میں قدر ۳ نازل کی۔

میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ۔

اس امت کی اگ ڈور چوڑے زخرے اور بڑے پیٹ والے کے ہاتھ میں آئے گی۔

میں نے عرض کیا وہ کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ معاویہ۔

اللہ نے اپنے قرآن میں بنی امیہ کی مدت حکومت بتادی ہے۔ اور وہ ہے ہزار ماہ

-۸۹-

سورۃ البینۃ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت اولٰئک ھم خیر البریۃ۔ جزاؤھم عند ربھم (۷-۸)

سورۂ بیّنہ

۷-۸ - اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۔

بیّنہ ۹۸ / ۸

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے وہی کائنات میں سے بہترین لوگ ہیں ۔ اللہ کے ہاں اُنکی جزا جنت عدن ہوگی جس کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ لوگ ہمیشہ یہیں رہیں گے یہ لوگ اللہ سے راضی ہونگے اللہ ان سے راضی ہوگا۔ یہ سب کچھ ان کے لیے ہوگا جو اللہ سے ڈرتے ہونگے ۔

علامہ طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے ۔ یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہو ۔

در منثور ج ۶ ص ۳۷۹ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں ۔

غایۃ المرام ص ۳۲۶ پر علامہ بحرانی نے انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ بیّنہ ۹۸

کے مصداق حضرت علیؑ اور شیعیانِ علیؑ ہیں۔

و کنز العمال ج ۶ صـ ۲۰۳ پر علامہ متقی ہندی نے ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے۔ علی تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔

و کنوز الحقائق صـ ۳ پر علامہ مناوی نے، کفایۃ الطالب صـ ۱۱۸ و صـ ۱۱۹ پر علامہ گنجی نے اور نور الابصار صـ ۷۸ پر علامہ شبلنجی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

—۹۰—

سُورَۃُ العَادِیَاتْ

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں چھ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (الی) فوسطن بہ جمعاً (۱۔۲)

سورۂ عادیات

۱۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ

عادیات ۱ تا ۵

مجھے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم ۱ مجھے ان کے ٹاپوں سے اڑتی ہوئی چنگاریوں کی قسم ا جنہوں نے صبح کے وقت حملہ کیا، غبار اڑایا، اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔

احقاق الحق ج ۳ ص ۲۲۸ ہے کہ حاشیہ پر علامہ مرعشی نے مذکورہ آیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

عرب بدوں کے ایک گروہ نے وادی رملہ میں اس غرض سے آکر قیام کیا کہ مدینہ پر شب خون ماریں گے۔ آنحضورؐ کو جب اطلاع ملی تو آپ نے صحابہ سے پوچھا۔

ان کا مقابلہ کون کرے گا۔

اہل صفہ میں سے ایک گروہ اٹھا اور کہنے لگا کہ ہم ان کے مقابلہ میں جائیں گے آپ جسے چاہیں ہمارا سالار بنا دیں۔ ان میں قرعہ اندازی کی گئی۔ قرعہ اصحاب صفہ اور ان کے علاوہ میں سے اسی افراد کے نام نکلا آپ نے ابوبکر کو علمبردار بنایا اور

فرمایا بنی سلیم کیطرف جاؤ یہ لوگ وادی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔
جب ابوبکر کی سالاری میں پہنچا تو ان لوگوں نے اسلامی لشکر کو مار بھگایا۔ اکثر غازی شہید ہوگئے سالار لشکر جان بچا کر واپس آگیا۔

پھر حضرت نے عمر ابن خطاب کو سالار لشکر بنا کر بھیجا یہ بھی شکست کھا کر واپس آگئے۔ عمرو ابن عاص نے عرض کیا قبلہ اب مجھے اجازت دیں۔ عمرو بھی شکست کھا کر واپس آیا کچھ صحابہ بھی شہید ہوگئے۔ آخر آپ نے حضرت علیؑ کو بھیجا اور فرمایا وادی الرمل کیطرف جانا۔ ابوبکر۔ عمر۔ عمرو عاص وغیرہ کو بھی شامل لشکر کر دیا۔ آپ رات کو چلے اور دن کو روپوش ہو کر بیٹھ گئے۔ دوسری رات کو آپ پھر چلے اور وادی تک پہنچ گئے۔

عمرو ابن عاص کو یقین ہوگیا کہ اب علیؑ فتح کرے گا چنانچہ عمرو نے ابوبکر سے کہا کہ اس وادی میں بھیڑیئے بکثرت رہتے ہیں۔ جو بنی سلیم کی نسبت زیادہ خونخوار ہیں لہٰذا مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم وادی کے دوسری طرف سے جائیں اس کا مقصد بنی سلیم کو مطلع کرنا تھا۔

جب حضرت علیؑ سے کہا گیا تو آپ نے کوئی توجہ نہ دی اور صبح تک وہیں ٹھہر کر انتظار کیا عین وقت صبح حضرت علیؑ نے ان پر حملہ کر دیا۔ بنی سلیم بُری طرح پسپا ہوگئے اس وقت اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ جیسے ہی آپ فاتح اور کامران ہو کر واپس پلٹے تو آنحضورؐ نے بیرون مدینہ آکر استقبال کیا اور فرمایا۔ یا علیؑ۔
اگر مجھے اپنی اُمت کے لیے وُہ خوف نہ ہوتا جو عیسٰی کی اُمت عیسٰی کے متعلق خیال کرنے لگی ہے تو میں تیرے ایسے فضائل بیان کرتا کہ تو جہاں سے بھی گزرتا لوگ تیرے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک بنا لیتے۔

—۹۱—

سُورَةُ القَارِعَةُ

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱۔ فاما من ثقلت موازینہ ۔ فھو فی عیشۃ الراضیۃ (۶۔۷)

سورۂ قارعہ

۱-۲- فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ

قارعہ ۶/۷

جس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری رہا وہ خوشگوار زندگی گزارے گا۔

و شواہد التنزیل ج ۲ صفحہ ۳۶۷ پر علامہ حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انبیاء کے بعد جس فرد کا پلڑا سب سے بھاری ہوگا وہ علی ابن ابیطالب ہوگا کیونکہ آپ کے اعمالِ صالحہ کے علاوہ کچھ ہوگا ہی نہیں۔

—۹۲—

سورۃ التکاثر

اس سورت میں حضرت علی کے حق میں آیت واحدہ ہے۔

۱۔ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (۸)

سورۂ تکاثر

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ تکاثر ع۸	اس دن تم سے نعیم کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

• ینابیع المودہ ص۱۱۱ پر علامہ قندوزی نے بیہقی کے حوالے سے ابن عباس صولی سے روایت کی ہے کہ ایک دن ہم امام رضا کے پاس بیٹھے تھے کہ

ایک عالم نے کہا تکاثر ع۸ میں نعیم سے مراد دنیا کا ٹھنڈا پانی ہے۔

امام رضا نے یہ سن کر آواز بلند فرمایا۔ یہ تم لوگوں کی اپنی تفسیر ہے جسے تم عوام پر ٹھونس رہے ہو۔ کوئی کہتا ہے ٹھنڈا پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ نیند ہے۔ کوئی کہتا ہے لذیذ کھانے ہیں۔

حالانکہ مجھے اپنے آباء کے ذریعہ امام محمد باقر سے پہنچا ہے کہ

جب ایک عام انسان اپنی دی ہوئی چیز کسی سے نہیں پوچھتا تو اللہ تو اس بات سے اجل ہے کہ جو نعمات اس نے دنیا میں ہمیں دی ہیں قیامت میں ان کے متعلق پوچھنے لگے اور سوال کرنے لگے۔ دین میں نعیم سے مراد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔ جسکا سوال اللہ اپنی توحید اور رسالت کے بعد کرے گا۔

مجھے میرے باپ نے بتایا تھا کہ مجھے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعہ آنحضورؐ سے پہنچا ہے۔

یا علیؑ! مرنے کے بعد انسان سے سب سے پہلے جو سوال کیا جائے گا وہ اللہ کی توحید۔ میری رسالت اور تیری ولایت کا سوال ہوگا۔
جس نے اس کا اقرار کر لیا وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

• علامہ قندوزی نے ینابیع المودہ کے ص۱۱۳ پر حافظ ابونعیم کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
میں نے آنحضورؐ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ ولایت علیؑ کا سوال ہوگا۔

۹۳

سُورَۃُ العَصر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں چار آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ (الی) وتواصوا بالصبر (۱-۳)

سورۂ عصر

۱/۲/۳ - وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

عصر ۱ تا ۳

زمانہ کی قسم ! تمام انسان خسارے میں ہیں ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اعمال صالحہ کئے اور حق و صبر کی وصیت کی۔

• در منثور ج ۶ ص ۳۹۲ پر علامہ سیوطی نے ابن مردویہ کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ

خسارے والوں کا مصداق ابوجہل ہے۔

اور امنوا و عملوا الصّٰلحٰت کا مصداق حضرت علیؑ اور سلمان ہیں۔

• ماذا فی التاریخ ج ۳۵ ص ۱۳۵ پر علامہ قبیسی نے تفسیر طبری کے حوالے سے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے

سورہ عصر محبانِ علیؑ اور دشمنانِ علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

• نزھۃ المجالس ج ۲ صفحہ ۴۱۳ پر علامہ عبد الرحمٰن صفدری نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

• الامامۃ والسیاستہ صفحہ ۴۷ پر علامہ ابن قتیبہ نے محمد ابن ابو بکر سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل میں محمد ابن ابو بکر نے اپنی بہن کے کجاوہ کے پاس جا کر کہا۔ کیا تو نے آنحضورؐ سے سنا نہیں تھا؟

علیؑ مع الحق والحق مع علیؑ

• کفایۃ الطالب صفحہ ۱۳۵ پر علامہ گنجی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

• مناقب خطیب صفحہ ۳۱۸ پر علامہ بغدادی نے یہی حدیث نقل کی ہے۔

—۹۴—

سُورَةُ الْكَوْثَر

اس سورت میں حضرت علی علیہ السّلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱—بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۲)

سورۂ کوثر

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ کوثر، ع ۱	ہم نے تجھے کثرت سے دیا ہے۔

• شواہد التنزیل ج ۲ ص ۳۷۵ پر علامہ حسکانی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ نے مجھے بتایا ہے۔

یا علی! مجھے جنت میں اپنا اور اپنے اہلبیت کے تمام افراد کے مکانات دکھا دیئے گئے ہیں۔

۹۵ سورۃ النصر

اس سورہ میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں دو آیات ہیں۔

۱ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح (۲)

سُورۂ نصر

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ نصر ع ۲۔	جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی۔

در منثور ج ۶ ص ۴۰۷ پر علامہ سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضورؐ ایک جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ۔ یہ سورہ نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا۔

یا علیؑ۔ یا فاطمہؑ بنت محمدؐ اس وقت کو یاد رکھو جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

—۹۶—

سُورَةُ الاِخلاص

اس سورت میں حضرت علی علیہ السلام کے حق میں پانچ آیات ہیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد ۔ لم یلد ولم یولد ۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

(۱–۵)

سورۂ اخلاصؑ

انہیں بتا دے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ کسی کا پیدا کردہ ہے۔ کوئی بھی اس کا مثل نہیں ہے۔	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اخلاص ۱۔

ینابیع المودۃ ص۱۲۵ پر علامہ قندوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یا علیؑ لوگوں میں تیری مثال ایسے ہے جیسے قرآن میں سورۂ اخلاص ہے۔

جو شخص سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے گویا اس نے ۱/۳ حصہ قرآن کی تلاوت کی ہے جو دو مرتبہ پڑھے گویا اس نے ۲/۳ حصہ قرآن کی تلاوت کی۔ اور جس نے تین مرتبہ تلاوت کی گویا پورے قرآن کی تلاوت کی۔ یا علیؑ! بالکل اسی طرح جس نے تجھے دل سے محبت کی اس نے ایمان کا ۱/۳ حصہ مکمل کیا۔ جس نے دل اور زبان سے محبت کی اس نے ایمان کے دو حصے حاصل کر لیے اور جس نے دل، زبان اور ہاتھ سے محبت کی اس نے ایمان کامل کیا۔ جس ذات نے مجھے مبعوث برحق کیا ہے اس کی قسم اگر اہل ارض تجھ سے اس طرح محبت کرتے جس طرح اہل سماء تجھ سے محبت رکھتے ہیں تو اللہ جہنم کو پیدا نہ کرتا۔